SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 22, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes after tenn of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذ یریکموھم اذالتقیتم فی اعینکم قلیلا و یقللکم فی
اعینھم لیقضی ا للہ امرا کان مفعولا والی ا للہ ترجع
الا مور- یا یھاالذین امنو ا اذالقیتم فیة .فاثبتوا
واذکروا للہ کثیرا لعلکم تفلحون- واطیوا للہ ورسولہ
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ
مع الصبرین-

ترجمہ :- اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں
تھوڑا کرکے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کرکے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا
منظور تھا اسے کر ڈالے- اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے- مومنو! جب (کفار کی)
کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو-
اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم
بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا تم صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے-

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 22, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes after tenn of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran.

بسم الله الرحمن الرحيم

واذ یریکموھم اذالتقیتم فی اعینکم قلیلا و یقللکم فی
اعینھم لیقضی ا لله امرا کان مفعولا والی ا لله ترجع
الا مور- یا یھاالذین امنو ا اذالقیتم فیة .فاثبتوا
واذکروا لله کثیرا لعلکم تفلحون- واطیوا لله ورسولہ
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان الله
مع الصبرین-

ترجمہ :- اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں
تھوڑا کرکے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کرکے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا
منظور تھا اسے کر ڈالے- اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے- مومنو! جب (کفار کی)
کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو-
اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم
بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا تم صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے-

جناب چیئرمین: اچھا جناب آج پریذیڈنٹ کے ایڈریس پر موشن فکسڈ ہے اور رولز تو یہ کہتے ہیں کہ جس دن پریذیڈنٹ کے ایڈرس کے موشن پر ڈسکشن ہواس دن کوئی اور بزنس جس طرح کہ QUESTION HOUR ہے اس قسم کی کارروائی نہیں ہوتی۔ تو آپ مجھے اب مشورہ دیں کہ پھر اس کو اس طریقے سے چلایا جائے تاکہ وہ ختم کر لیا جائے۔ ٹھیک ہے تاکہ یہ معاملہ ختم کریں۔ منظور ہے جی ؟ ۔

جناب عبدالرحمان جمالی: جناب question hour ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ وہ ہونا چاہیئے تو ٹھیک ہے لیکن اس (کے متعلق دیکھیں ناں رولز میں یہ ہے۔ اس کو آپ اسپیشلی یا تو سسپنڈ کریں۔ اس کا (نتیجہ) یہ ہوگا کہ ایک گھنٹہ آپ کا نکل جائے گا۔ اور یہ معاملہ پھر طول پکڑتا جائے گا۔ اور دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ اس دن میں نے سرسری طور پر آپ سے مشورہ کرکے یہ کہا تھا کہ 20 منٹ لیڈر کے لئے اور پندرہ منٹ ممبر کے لئے۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ نہیں کم ہے وقت تھوڑا زیادہ ہونا چاہیئے تو دوبارہ میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ ٹھیک ہے یا آپ اس میں اضافہ چاہیں گے۔

متعدد فاضل اراکین: ہر ممبر کے لئے 20 منٹ

Mr. Chairman: 20 minutes for a member,
پھر لیڈر کے لئے؟

متعدد فاضل اراکین: 30 منٹ۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے جی۔ 30 منٹ لیڈر صاحب کے لئے اور 20 منٹ ایک ممبر کے لئے تو ابھی debate open ہو گیا ہے کہ نہیں ہوا؟

چوہدری امیر حسین: نہیں جناب۔

جناب چیئرمین: ابھی نہیں ہوا تو پھر کون بولے گا؟

چوہدری امیر حسین: جناب ! میں نے گزارش کرنی ہے- جناب آپ کی مہربانی آپ نے یہ consensus کے لئے بات کی ہے- جناب ایک اور بات جو اگر مناسب سمجھیں-

جناب چیئرمین: جی فرمایئے-

چوہدری امیر حسین: جناب! دو طریقے ہوتے ہیں کہ یا .تو جب debate open ہو جائے اس کو ختم کر لیا جائے اور جب وہ ختم ہو جائے تو پھر کوئی اور بزنس کیا جائے- اگر ہاؤس چاہے تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک دن ڈیبیٹ بھی ہو اور دوسرا بزنس بھی کیونکہ legislative business بھی کافی ہے- اگر یہ ہاؤس approve کرتا ہے- تو روزانہ کچھ وقت رکھ لیا جائے ڈیبیٹ کے لئے اور کچھ legislative business کے لئے-

جناب چیئرمین: جی کیوں جناب غفار جتوئی صاحب! کیا خیال ہے آپ کا یہ suggestion کہ ڈیبیٹ بھی ہو اور تھوڑا بہت ٹائم لیجسلیشن کے لئے بھی کرلیں-

ڈاکٹر عبدالغفار جتوئی: جو ہاؤس کا consensus ہے جناب -

جناب چیئرمین : کیوں جی آپ کا ویسے مشورہ کیا ہو گا؟

ڈاکٹر عبدالغفار جتوئی: میرا تو سر عرض یہ ہے کہ اس ڈیبیٹ کو ختم کر لیا جائے-

جناب چیئرمین: اچھا حافظ صاحب کیا خیال ہے آپ کا؟

حافظ حسین احمد: میں عرض کروں گا کہ رمضان شریف بھی ہے بلکہ ہمارے قائدایوان صاحب کا آج روزہ ہے- تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پھر timing کا بھی یہ خیال رکھا جائے تاکہ .....

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے 10 بجے انشاء اللہ اگر شروع کر دیں دس سوا دس اور 2 بجے تک کم از کم اتنا تو ہو اس کے بعد آدمی جا کر آرام کرلے۔

فاضل اراکین: صحیح ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی 2 بجے مناسب رہے گا 2 بجے تک کوشش کریں گے کہ چلتا رہے تو کیا خیال ہے لیجسلیشن بھی کی جائے ساتھ ساتھ یا خالی ایڈریس (پر بحث) رکھی جائے۔

فاضل اراکین: جی (لیجسلیشن) ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: تھوڑی بہت ہونی چاہیئے۔

فاضل اراکین: دونوں ہونی چاہیئں۔

جناب چیئرمین: دونوں ہونی چاہئیں، کیوں جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! میں تو کہتا ہوں کہ ڈیبیٹ چلے اور پورا ایک کام ہو جائے مکمل ایسے گیپ ڈال کر پھر اس کو.........(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کا خیال ہے کہ صرف ڈیبیٹ ہونی چاہیئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اسے مکمل ہونے میں چار دن لگتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا، محمد علی خان صاحب کیا خیال ہے، آپ کا۔

جناب محمد علی خان: بات یہ ہے جناب کہ اگر صبح ہم ڈیبیٹ

رکھیں اور بعد میں آخری 45 منٹ میں ہم لیجسلیشن کے لئے وقت نکالیں تو پھر لوگ نہیں ہوں گے جی difficulty یہی ہے جی۔ اور اگر صبح پھر ہم یعنی لیجسلیشن کے لئے وقت نکالیں اوراس کے بعد ڈیبیٹ کریں تو پھر بھی لوگ کم ہوں گے۔

جناب چیئرمین: بات نہیں بنے گی۔

جناب محمد علی خان: بات نہیں بنے گی تو جس طرح کہ ... ...(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں آج شروع کرتے ہیں ڈیبیٹ and then we will see.

جناب محمد علی خان: میرے خیال میں اگر کسی وقت سارے اکٹھے بیٹھ کر میٹنگ کر لیں۔

جناب چیئرمین: میں نے آج request کی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ آپ کو request بھیجیں کہ سیشن کے فوراً بعد اگر آپ میرے چیمبر میں آجائیں تو وہاں بھی ڈسکشن کر سکتے ہیں۔

جناب محمد علی خان: بات کر لیں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین: تو فی الحال پھر اس کو شروع کراتے ہیں۔
who will like to open the debate?
عبداللہ شاہ صاحب کدھر ہیں؟ جی جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: آپ نے ایک طرف سے پوچھا، سب سے پوچھ رہے تھے، میرا خیال ہے کہ سوال وغیرہ جو ہیں یہ عوامی مسئلہ بہت important ہے، ان کا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ پھر ....(مداخلت)

جناب چیئرمین: تو پھر رولز (اجازت نہیں دیتے)

ڈاکٹر محمد ریحان: یا پھر آپ ڈیفر کردیں- کہ یہ سوال جو ہیں دوبارہ آئیں گے کیونکہ ان کے ضمنی سوالات ہیں سارے ملک کے مسئلے ہیں، اور کوئی سینٹ کا کہیں تو اثر ہو-

جناب چیئرمین: یہ آپ پر یہ اس کا .... (مداخلت)

سید فصیح اقبال: آج یعنی آپ لوگ جو بیٹھے ہیں، آئے ہیں آج جہاں تو آپ لوگ جواب بھی دیں ناں-

جناب چیئرمین: اس کی دو possibilities ہیں- ایک تو یہ ہے کہ آپ نے جس طرح فرمایا ہے کہ ان ساروں کو ڈیفر کر دیا جائے ممکن ہے- دوسرا یہ ہے ان سوالات اور جوابات کو بھی taken as read اور اس میں کوئی چیز آپ ڈسکشن میں لانا چاہیں- تو آدھے گھنٹے کا آپ نوٹس دے دیں یہ دوسرا ہے یہ آپ سوچ لیں- اس طرح کریں آپ نہیں فیصلہ کرتے، آپ سوچ کر پھر مجھے کل بتا دیں-

سید فصیح اقبال: تو آج اتنے اچھے اچھے question ہمارے آئے ہوئے ہیں سارے لسٹ پر آئے ہیں سارے ممبروں نے آج بڑے important question دیئے ہیں ہیلتھ کے اوپر ہیں، یوٹیلٹی ہے- گھی prices پر ہیں.......... ہاں ہاں ڈیبیٹ کل کرلیں گے جمالی صاحب بولیں ناں پھر آپ-

جناب چیئرمین: اچھا اسی طرح کرتے ہیں، جمالی صاحب کہ آج question hour لے لیتے ہیں کیونکہ ابھی ہم نے ڈیبیٹ کو شروع نہیں کیا ہے- جب شروع کریں گے تو پھر question hour نہیں ہو گا- Unless the House suspend the rules.
تو یہی ہو گا ناں ٹھیک ہے-

(it was agreed)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: او کے جی question hour عالم علی لالیکا question No.36

*36. **Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to refer to Senate Starred Question No. 105, replied on 27th August, 1992 and state the number of persons recruited in PASSCO from December 1990 to December, 1992, indicating also their names, grades and place of domicile?

Lt. Gen. (Retd) Malik Abdul Majeed: The desired information is attached.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

جناب چیئرمین: سپلمنٹری کوئسچن نہیں ہے۔ اگلا سوال سید فضل آغا صاحب نمبر 37-

*37. **Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Production be pleased to state the province-wise break-up of the officers working in each of the public sector corporation indicating also their names, place of domicile and pay scales?

Islam Nabi: Province-wise break-up of the officers working in each of the public sector corporation under Ministry of Production is at Annex-I. Details indicating their names, place of domicile and pay scales are at Annex-II.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین: جی فرمایئے جی سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہاں تو اینکسچر ہمارے پاس نہیں ہے یہاں انہوں نے لکھ دیا کہ
Annexures have been placed in the Senate Library.

لیکن میں ایسے ہی وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جنوری 1992 سے دسمبر 1992 اس دوران میں کتنے لوگوں کو ریکروٹ کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: کون جواب دے گا۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یکم جنوری 1992 تا دسمبر 1992ء۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! جو اینکسچر لائبریری میں رکھا گیا ہے۔ اس میں date of appointment جو ہے یہ 1992ء ہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی یہ سب 1992ء کے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: جی ہاں جناب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: تو جناب اس میں یعنی آپ کی توجہ کے لئے کہ یہاں گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ 1992ء کی یکم جنوری کے بعد recruitment کے اصولوں کے مطابق rules کے مطابق ایڈورٹائزمنٹ ہوگی۔ written امتحانات ہونگے میں وزیر موصوف سے پچھوں گا کہ کیا ان recruitments کے advertisements ہوئے ہیں اور اگر ہوئے ہیں تو کن اخباروں میں۔ یہ ذرا بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: اس کی تفصیل تو میرے پاس نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کروں کہ یہ ایک لمیٹڈ کمپنی ہے ۔ جو کہ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں جن میں صرف 25 فیصد حکومت کا شیئر ہے اور باقی 75 فیصد پبلک کا شیئر ہے۔ اور اس کی recruitment کا طریقہ کار جو بورڈ ہے وہ طے کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی اگلا سوال جی جناب فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: شکریہ جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ کی گئی تھی منسٹر پروڈکشن سے کہ جتنی بھی آرگنائزیشنز ہیں، ان میں بتایا جائے کہ..........

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب جی۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جی میں عرض کروں گا کہ اس میں جناب اگر آپ یہ بہت لمبی چوڑی لسٹ ہے لازمی بات ہے، پورے پاکستان کی ہے۔ تو بہت مشکل سے وہ فصیح صاحب والی بات ہے، اونٹ کے منہ میں زیرہ بھی نظر نہیں آتا۔ تو اب یہ calculation تو میں گھر جا کے کروں گا۔ کیا percentage بنتی ہے لیکن ویسے اگر آپ فائل کھول کر دیکھ لیں تو کوئی 200 نمبروں کے بعد بھی جا کر کہیں بلوچستان کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس سلسلے میں منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ یہ جو deficiency ہے یا وہاں سے لوگ ابھی پورے نہیں لئے گئے ہیں بلوچستان کو 3.5 یا 5.1 کا جو کوٹہ ہے۔ اس کے متعلق یہ کیا سوچ رہے ہیں یہ کیا کریں گے۔ کیونکہ اس میں تو کہیں نظر نہیں آتا جی ایک پرسنٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ فائل بہت بڑی ہے۔ ۔میں بعد میں اسے repeat کرونگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی،

So, no answer is required.

انجینئر سید محمد فضل آغا: جی answer is required کیا وجہ

ہے کہ اتنی کم representation ہیں یہ کب تک پورا کریں گے کیا کریں گے جی بہت بری بات ہے یہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب وہ پوچھ رہے ہیں جی کہ اس کا جواب چاہیئے انہیں۔

رانا نذیر احمد خان: یہ پروڈکشن کا سوال نہیں ہے جناب۔

چوہدری عبدالغفور: میں عرض کروں کہ یہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ کوٹہ جو ہے یہ observe ہوتا ہے بی پی ایس 17 اور above کے اوپر کے لئے جو پرائیویٹ کمپنیز یا کارپوریشن جن کے متعلق یہ کارپوریشن پبلک کیڈر میں بنائی گئی ہیں۔
Most of the companies were nationalized and they were in Private Sector.

اور اس کا پہلے تو وہ کوٹہ آبزرو نہیں ہوتا تھا

There are various reasons.

اور اس میں کئی ایک وجوہات ہیں جکی بنا پر imbalance موجود ہے۔ پر ہم .... لیکن جب سے یہ نیشنلائز ہوئی ان کے بعد اس کو آبزرو کرنا شروع کیا ہے۔ یا کئی ایک ایسی لوکیشن کی بنیاد پر ہے جو کہ ان کا کوٹہ اس کے مطابق نہیں آتا۔ کئی ایک چیزیں ہیں کچھ وہ پرائیویٹ سیکٹر سے نیشنلائز ہوئیں۔ تو اس میں اگر جناب والا ! ملاحظہ فرمائیں گے تو ایک لمبی لسٹ ہے جو اس میں کئی ایک کمپنیاں جیسا کہ کوٹہ سے بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً یہ میں عرض کروں کہ یہ جی
State Patroleum Refining and Petrochemical Corporati
میں نمبر 1 پر ہے ان کا 6 فیصد ہے above the quota ہے - اس طرح ایک ٹیکسٹائل وائنڈنگ مشین کمپنی ہے جس طرح انجینرنگ کارپوریشن میں اس میں بھی ان کے کوٹے سے زیادہ ہے۔ اس طرح Bolan casloring اور بیلا انجنیئرنگ میں اور اسی طرح فیڈرل کیمیکل اینڈ سیانک کارپوریشن، راوی انجنیئرنگ اور راوی وولن میں 80 فیصد تک ہیں - اور یہ جاویدان سیمنٹ اور الیسوی ایٹیڈ سیمنٹ

روہڑی میں یہ کافی ساری کمپنیاں ایسی ہیں جس میں ان کے کوٹے سے زیادہ ہیں۔ لیکن میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ there are many reasons اور reason اس کی یہ ہے۔ کہ یہ Initial recruitment میں کوٹہ آبزرو ہوتا ہے۔ جب اس کی نان ایگزیکٹو سے ایگزیکٹو میں کی ترقی ہوتی ہے تب وہ کئی دفعہ imbalance ہو جاتا ہے، یا ٹیکنیکل لوگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں کئی دفعہ اسس لوکیشن میں وہ available نہیں ہوتے so there are many reasons لیکن یہ کہنا کہ اب یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس میں imbalance موجود ہے۔ اور ہم اسے کور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو ڈی نیشنلائز ہوگئی ہیں بہت سی کمپنیز ان کو نہیں کہہ سکتے لیکن جو گورنمنٹ کے پاس ہیں۔ اس کی پالیسی اب آبزرو ہو رہی ہے۔ لیکن پہلے سے جو imbalance ہیں اس کو واقعی promotions کی وجہ سے لوکیشن کی وجہ سے ٹیکنیکل requirement کی وجہ سے So, many various reasons, Sir.

جناب چیئرمین: جی جناب فضل آغا صاحب۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: میں وزیر موصوف صاحب کا بڑا ممنوں ہوں کہ انہوں نے بڑی خوبصورتی سے پکچر کو otherwise paint کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک تو پرائیویٹائزڈ ہے۔ اور یہ پبلک سیکٹر میں ہیں اور پھر دو چار جو چھوٹے یونٹ ہیں۔ اب سوئی گیس ہے۔ اب اس کا تو اب نچلی کوئی جہاں پر لوگ جانا چاہتے ہیں سوائے کلاس فور کے، وہاں کے لوگ نہیں ہیں، لیکن جناب بڑی بات یہ ہے کہ آپ پی ٹی وی کی لسٹ نکالیں، باقی باتیں چھوڑیں، پی ٹی وی کے بارے میں بتائیں جو کہ یہی گورنمنٹ آرگنائزیشن ہے، اس میں آپ دیکھ لیں، لسٹ آپ کے سامنے بھی پڑی ہوگی، اس میں بالکل وہی بات ہے جو کہ میں نے آپ سے کی ہے کہ یہ ڈیڑھ پرسنٹ سے زیادہ بنتی ہی نہیں ہے میری گزارش یہ ہے کہ چوہدری صاحب سے اور کابینہ کے جتنے دوسرے ممبرز ہیں ان سے کہیں کہ وہ facts کو نہ چھپائیں، اس سے اور زیادہ دل آزاری ہوتی ہے۔ جو deficiency ہے، جو کمی ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ لوگوں کی تسلی ہو ایک تو ہمارے ساتھ زیادتی ہوتی ہے.............

جناب چیئرمین: سوال کیا ہے؟

انجنیئر سید محمد فضل آغا: سوال یہ ہے کہ جو چوہدری صاحب نے فرمایا ہے وہ بالکل حقائق سے دور ہے، وہ حقائق کی بات کریں تاکہ اتنی تسلی تو ہو کہ اگر حق نہیں دیا ہے تو صحیح بات تو سامنے آجائے۔

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: ابھی جیسے وزیر صاحب نے، وزیر پیداوار کے ایما پر فرمایا ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ سٹیل مل کی پوزیشن میرے ذاتی علم میں ہے کیونکہ اب اس کے بارے میں اتنے سوال ہوچکے ہیں کہ یہ ہمیں از بر ہوچکے ہیں۔ میں نے پہلے سوال میں وزیر صاحب کو زیادہ نہیں چھیڑا ہے کیونکہ جنرل صاحب ہسپتال میں ہیں اور یہ ان کی نمائندگی کر رہے ہیں ورنہ میں ان کو بتاؤں کہ 563 ملازمین ہیں جو اب تک بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال بھی تو کریں ناں۔

سید فصیح اقبال : میرا سوال یہ ہے کہ سٹیل ملز میں ہمارے جو انجنیئرز ہیں یہ 28 کے تھے، جن میں سے 17 کو فیل کر دیا گیا ہے اگر چوہدری غفور صاحب اس لسٹ کو دیکھیں تو ان کو معلوم ہو گا کہ بلوچستان کا آفیسرز گریڈ میں 16 سے لے کر 20 تک ہیں جو ہماری نمائندگی 3.5 بنتی ہے، وہ بھی ڈیڑھ پرسنٹ ہے۔ وزیر پیداوار کی طرف سے کہا گیا تھا کہ اب جو بھرتی ہوگی یا اب جو نئی بھرتی ہو گی اس میں backlog پورا ہوگا۔ چونکہ اب بھرتی شروع ہو گئی ہے اس لئے اب یہ ہاؤس کویقین دلائیں کہ بلوچستان کی جو کمی ہے وہ پوری کریں گے۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! میرے پاس یہ مکمل ریکارڈ موجود ہے، جیسے کہ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ due to some technical reasons سٹاف اس requirement سے نہ ملے یا وہاں Location کی بنیاد پر سٹاف نہ ملے یا نان ایگزیکٹو سے ایگزیکٹو میں پرموشن ہو یا جو پہلے imbalance ہے۔ اب ہم جناب اس کی پوری پابندی کریں گے کہ جو ریکوائرمنٹ ہیں اور جہاں سے

available ہیں، وہ اس کے مطابق کیا جائے۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جناب والا! آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: صرف تین ضمنی سوالات کی اجازت ہے۔ اب نمبر 38 سید فضل آغا صاحب،

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جناب اتنی سختی کب سے شروع ہو گئی ہے؟

جناب چیئرمین: پرسوں آپ کی عدم موجودگی میں فیصلہ ہاؤس نے کیا تھا۔

*38. **Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Food and Agriculture and Cooperatives be pleased to state the number of tractors procured under the Chinese Grant since 1985, with their province-wise break-up?

Lt.Gen.(Retd) Abdul Majeed Malik: Nil.

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جی، اس کے بارے میں جنرل صاحب نے کہہ دیا ہے کہ nil اب nil کے بارے میں، میں کیا سوال پوچھوں۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ specific سوال چین کی گرانٹ کے متعلق کیا تھا لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ جتنے بھی ٹریکٹر پاکستان میں ملتے ہیں وہ ین گرانٹ سے ملتے ہیں اور اس میں بلوچستان بھی شامل ہے لیکن گزشتہ تین سالوں سے yen گرانٹ میں بلوچستان کا جو مطلوبہ کوٹہ ٹریکٹرز کا بنتا ہے وہ ڈھائی سو ٹریکٹر کا بنتا ہے جو کم کر دیا گیا ہے اس کے بارے میں وزیر صاحب جواب دیں۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ چین سے جاپان چلے گئے ہیں۔

سید فصیح اقبال: جناب ! ہمیں یہ گرانٹ yen سے ہی ملتی ہے جتنے بلڈوزر یا ٹریکٹر ہیں وہ اسی گرانٹ سے ملتے ہیں۔

جناب چیئرمین : بہرحال یہ بات صحیح ہے لیکن آپ چین سے جاپان چلے گئے ہیں۔

رانا نذیر احمد خان: جناب والا! جو فصیح اقبال صاحب نے فرمایا ہے اصل میں یہی بات ہے چونکہ اس کے متعلق سوال نہیں پوچھا گیا تھا۔ گرانٹ ضرور ہے لیکن اگراس میں کمی بیشی کے متعلق دوبارہ سوال کریں تو میں جواب دے سکوں گا۔

سید فصیح اقبال: جناب ساری بات تو ضرورت کے اوپر ہوتی ہے۔ ہمیں یقین دلائیں کہ ہماری جو ضرورت ہے 250 ٹریکٹروں کی، وہ ہماری پوری کریں گے۔

جناب چیئرمین: بہرحال جی، اگلاسوال نمبر 39 ، سید فضل آغا صاحب۔

*39. **Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the original estimated cost of the Bolan Medical College, Quetta;

(b) the date of start of work on the project and the total expenditure incurred so far;

(c) the total estimated cost of the project after its completion; and

(d) the time by which the project will be completed?

Syed Tasneem Nawaz Gerdazi: (a) The original estimated cost as approved by ECNEC in January, 1973 was Rs. 75.0 million with foreign exchange component of Rs. 20.60 million.

(b) The work on the project was started in 1973. An 694.796 amount of Rs. million has been incurred upto 30.6.1992.

(c) The total estimated cost of the project for completion is Rs. 1193.0 million with foreign exchange component of Rs. 253.495 million according to the last revised PC-I, approved by ECNEC on 17.1.1991.

(d) According to the PC-I Form the project is required to be completed by June, 1995.

جناب چیئرمین: کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں-

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جی، بہت سوال ہیں لیکن آپ نے تو پابندی لگا دی ہے-

جناب چیئرمین: یہ ہاؤس نے فیصلہ کیا ہے اور یہ پرسوں ہوا تھا-

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جناب! گزارش یہ ہے کہ کیا گردیزی صاحب بتائیں گے کہ original plan اور scope of work change ہوگیا ہے کہ original estimated cost 75 جمع 20 جو ہے یہ 95 کے قریب تھا لیکن اب تک اس پر خرچہ 694 ملین کا ہو چکا ہے اور completion کے بعد یہ

1193 تک چلا جائے گا جب کہ اس کا 92 original estimate ملین تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ 73 کا پراجیکٹ شروع ہے اور یہ 95 میں مکمل ہو گا۔ بلوچستان کے لوگوں کی میڈیکل کی سہولت کی جو حالت ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ وہاں جو میڈیکل کالج کی صورت حال ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے کہ 22 سال میں ایک میڈیکل کالج مکمل نہیں ہوا ہے اس کی original estimated cost تھی 92 ملین تھی جو کہ اب 1193 ملین پر چلی گئی ہے۔ اس کے بارے میں وزیر خزانہ صاحب فرمائیں گے کہ کیا وجہ ہے scope of work change ہوگیا ہے یا plinth area بدل گیا ہے، specification بدل گئی ہے، اس کی کیا reasons ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! بہتر تھا کہ آغا صاحب یہ سوال اپنی صوبائی حکومت سے پوچھتے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس پراجیکٹ کی جو fundings ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے۔ 1973ء میں یہ پراجیکٹ approve ہوا تھا 75 ملین روپے کا، اب imagine کریں کہ اس پر اس وقت کام شروع ہوا لیکن وہاں red-tapism کی وجہ سے، inefficiency کی وجہ سے کام نہیں ہوا۔ ٹھیکیداروں کا آپس میں کوئی پرابلم بنا رہا، اس وجہ سے یہ delay ہوتا گیا تو نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جیسے ہی delay ہوا تو cost escalate کرتی گئی، بڑھ گئی۔ اب وہاں پر بورڈ آف گورنرز ہے جو بلوچستان گورنمنٹ کا ہے، جس کے چیئرمین بلوچستان کے گورنر ہیں، اس کے علاوہ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ اس کی کنسٹرکشن کو look after کر رہی ہے۔

جہاں تک فیڈرل گورنمنٹ کا تعلق ہے، ہم صرف فنڈز مہیا کر رہے ہیں۔
We are only providing funds and according to PC-I we will Insha Allah provide the funds and by 1995 the project will be completed according to PC-I.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فضل آغا صاحب۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: میں تسنیم نواز گردیزی صاحب کا نہایت ہی احترام کرتا ہوں لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جب فنڈ فیڈرل گورنمنٹ مہیا کر رہی ہے تو اس کو look after کرنے کی ذمہ داری بھی ان کی نہیں بنتی ہے۔ اب ایک تو فنڈز 75 ملین سے بڑھ کر 100 ملین تک چلے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان 23 سالوں میں جن لوگوں کی وجہ سے یہ پراجیکٹس lingeron ہوئے ہیں ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں؟ اس لئے محض یہ کہنا کہ صرف اس کی ذمہ داری صوبائی حکومت پر ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ وہاں پر ہر وقت ایک کمیٹی بنی رہی ہے اور اس میں فیڈرل گورنمنٹ کاڈائریکٹر،فیڈرل گورنمنٹ کی نمائندگی کرتا رہا ہے۔ بلکہ overall تمام پراجیکٹ کی supervision کرتا رہا ہے تو کیا یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں بنتی ہے کہ اس پراجیکٹ میں کروڑوں روپے ضائع ہو گئے ہیں اور ہمارے 22 قیمتی سال بھی ضائع ہو گئے ہیں تو کیا اس دوران کسی ذمہ دار آفیسر کے خلاف کوئی ایکشن ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ہم نے یہی رویہ رکھا کہ جی فیڈرل گورنمنٹ صرف پیسوں کی ذمہ دار ہے اور ان کو look after نہیں کرے گی تو بات کیسے بنے گی۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا through out یہ سکیم صوبائی حکومت کے پاس ہی رہی ہے۔ کچھ وقت ایسا آیا ہے جب فیڈرل گورنمنٹ کے پاس اس کا کنسٹرکشن ورک اور دیگر چیزیں آئی تھیں اب آغا صاحب کی بات بھی صحیح ہے۔ میں اس کو درست تسلیم کرتا ہوں، کہ ایک پراجیکٹ جو کہ 1973ء میں approve ہوتا ہے، پھر revise ہوتا ہے اور اس طرح آج تقریباً 20 سال ہوگئے ہیں اس پراجیکٹ کو بنتے ہوئے۔

جناب چیئرمین: اور یہ مکمل نہیں ہوا ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جی مکمل نہیں ہوا۔ تاہم ہماری گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 1995 تک اس کو ہر حالت میں مکمل کرنا ہے۔ اب یہ بات صحیح کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر جو کنسٹرکشن کمپنی تھی، کنٹریکٹرز تھے ان میں آپس میں کوئی جھگڑا وغیرہ چلتا رہا ہے۔ ان کی آپس میں کوئی گھپلا بازی بھی ہوئی ہے اس وجہ سے بھی یہ کام رکا رہا ہے۔ ان کی بات صحیح ہے۔ اب چونکہ یہ پراجیکٹ صوبے کے پاس ہے، وہ اس کی نگرانی کر رہے ہیں، میں دوبارہ اس

کے متعلق انکوائری کرواتاہوں کہ یہ معاملہ کس حد تک آگئے بڑھ رہا ہے، کیوں delay ہوا ہے، اب کیا گڑ بڑ ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: ٹھیک ہے اگر ہمیں بھی اس میں شامل کریں۔

سید تسنیم نواز گردیزی: ٹھیک ہے جی، میں ان کو شامل کروں گا۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اس عرصہ میں 1193 ملین سے کتنا روپیہ صحیح طور پر لگا ہے؟

جناب چیئرمین: 1193 میں سے کتنے فیصد لگا ہے۔

حافظ حسین احمد: کتنے فیصد صحیح طور پر خرچ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح طور پر۔

سید تسنیم نواز گردیزی: صحیح طور پر تو اللہ ہی جانتا ہے۔ صحیح طور پر لگا ہے۔

حافظ حسین احمد: میں گزارش کروں گا یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ بلوچستان کے واحد میڈیکل کالج کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس پر آپ کمیٹی بنا دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی ہیلتھ کمیٹی ہے وہ اس کو دیکھے۔ اس میں بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

Mr. Chairman: No more supplementary questions. We can't relax rules now.

جب رولز بنتے ہیں تو پھر رول ہے۔ سوال نمبر 40 فارن آفیئر کے بارے میں ہے۔ صدیق کانجو صاحب کی اطلاع آئی ہے وہ کسی کو receive کرنے گئے ہیں۔ واپس آئیں گے تو آپ اس وقت ٹیکاپ کرلیں۔ آپ اجازت دیں تو اس وقت کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 42 حافظ حسین احمد صاحب۔

*42. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to prohibit sale of drugs without proper prescription?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Under the Drugs Act, 1976, the sale of drugs is regulated by the Provincial Governments who have already notified the Drug Sale Rules according to which sale of certain categories of drugs is to be made on the prescription of a registered medical practitioner.

جناب چیئرمین: سپلمنٹری۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب 41 کے متعلق لکھا ہے، یہ سوال وزارت مواصلات کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ کہاں سے منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ سوال کس کا ہے۔

جناب چیئرمین: بتائیں جی یہ کس کا سوال ہے۔ چیک کرکے بتاتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: ضمنی سوال۔ کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ کیا اسلام آباد میں انہوں نے ادویات کے متعلق جو قانون بنایا ہے۔ اسلام آباد میں اس کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اگر ہوئی ہے تو انہوں نے کیا سزا دی گئی ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: کس قسم کی خلاف ورزی کی آپ بات کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد: آپ نے فرمایا کہ وہ صوبوں کے حوالے ہے وہ قواعد و ضوابط وضع کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اسلام آباد تو آپ کے حوالے ہے۔ کیا یہاں پر ان قواعد و ضوابط پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور اگر نہیں ہو رہا تو ان کو کیا سزا دی گئی ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: اس میں سزا کی بات نہیں ہے یہ رولز بنے ہوئے ہیں۔ جناب یہ ایک جنرل پرابلم ہے۔ چاہے وہ اسلام آباد ہو یا provinces ہوں۔ ایک قانون for cecertain drugs بنا ہوا ہے۔ جیسے نارکوٹیکس ہے۔

phychotropics, antibiotics, harmons and certain poisonous drugs

ان کا ایک قانون بنا ہوا ہے کہ وہ withot prescription نہیں دینے چاہیئں لیکن actually یہ implement نہ صوبے میں ہورہا ہے نہ یہاں پر ہو رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان کی ہمارے پاس shortage ہے۔ جب لوگ بیمار ہوتے ہیں تو فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس جانے کی بجائےیا جو بھی ان کو ڈاکٹر available ہوتا ہے چاہے وہ رجسٹرڈ ہے یا نہیں ہے۔ اس سے prescription لیکر وہ جا کر medicines لے لیتے ہیں یا فوری طور پر خود جا کر میڈیسن خریدتے ہیں تو اس کی ہم نے ایکسرسائز کی ہے اور فوری طور پر تمام صوبوں کو میں نے وقتاً فوقتاً پہلے بھی لکھا ہے۔ اب strictly ہم ان کو لکھ رہے ہیں without prescription یہ میڈیسن جو ہیں وہ نہیں ملنی چاہئیں اور یہی ہم اسلام آباد میں سی ڈی اے کو لکھیں گے کہ اس پر پوری طرح عملدرآمد کرایا جائے۔

حافظ حسین احمد: انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ اس وقت جو ہزاروں ڈاکٹرز posting کے لئے اور ملازمتوں کے لئے بیکار پھر رہے ہیں۔ کیا ان سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! میں ان ڈاکٹرز کی بات کر رہا ہوں۔

اس وقت جو ہمارے رجسٹرڈ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ جو ڈاکٹر بیکار ہیں ظاہر ہے گورنمنٹ نے ان کے لئے self employment scheme بھی شروع کی ہوئی ہے اور وقتاً فوقتاً گورنمنٹ ہسپتالوں میں بھی پوسٹیں نکلتی رہتی ہیں۔ اس پر ڈاکٹر کے مسئلے والی بات نہیں ہے۔ اصل میں ہوتا یہ ہے اب جیسے میں نے عرض کیا ہے----

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی۔ حافظ صاحب آپ نے سوال نمبر 41 کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ آپ کا سوال تھا اور آپ نے پلاننگ سے پوچھا تھا۔ پلاننگ والوں نے کہا کہ یہ کمیونی کیشن کا ہے تو ان کو بھیج دیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جواب دیں گے۔ جی جناب وزیر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: اس سلسلے میں ہم پوری توجہ دے رہے ہیں۔ صوبوں کو بھی لکھ رہے ہیں اور اسلام آباد میں بھی ہم اس پر سختی سے عملدرآمد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی ڈاکٹر صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: I would like to ask the honourable Health Minister whether the Government is going to allow doctors to prescribe drugs like opium and heroin for the cancer patients which is of course incurable. Sir, everybody knows that they are in agony and the researchers around the world say that well if this drug which is of course is very bad when it is used as narcotic but for cases like cancer; because there is no other thing to sedate them, I am asking this question Sir, and the honourable Health Minister will please reply it?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Well Sir, it is a new question and it is a very technical question of course and

we cannot allow every doctor to give these medicines to the cancer patients. Anyway, if this is happening in other countries, in developed countries, of course, if it is a good practice we will also start, Sir.

(interruption)

Mr. Chairman: Sorry, no more supplementary questions.

40 نمبر ہم ڈیفر کر رہے ہیں کانجو صاحب آجائیں۔ وہ کسی کو receive کرنے گئے ہیں انہوں نے اطلاع بھیجی ہے میں آؤں تو یہ ٹیک اپ کر لیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 43 حافظ حسین احمد صاحب۔

*43. **Hafiz Hussain Ahmad:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to advance loans to the fishermen; if so, the details thereof?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: Credit facilities are already being extended through Agricultural Development Bank and other Commercial Banks to fisheries sector. An amount of Rs. 191.888 million was disbursed as loan to fisheries sector by Agricultural Development Bank of Pakistan alone during the last three years:

Year	*Sector*	*Loan in million*
1989-90	Marine	50.931
	Inland	34.616
1990-91	Marine	50.623
	Inland	21.618
1991-92	Marine	24.306
	Inland	9.794

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری ؟

حافظ حسین احمد : میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ انہوں نے جو کہا ہے کہ ماہی گیروں کے لئے قرضے فراہم کر رہے ہیں اور ساحل بلوچستان اور صوبہ بلوچسان میں کتنے فیصد انہوں نے قرضے فراہم کئے ہیں۔ کل قرضہ کتنا ہے اور بلوچستان کے ماہی گیروں کو کتنا قرضہ فراہم کیا گیا ہے۔

رانا نذیر احمد خان: جناب والا! ٹوٹل جتنا قرضہ دیا گیا ہے وہ تو موجود ہے۔ یہ جو قرضہ ہے یہ سندھ اور بلوچستان کے ساحل کے لئے ہے لیکن اس کا بریک اپ میرے پاس موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے سپلیمنٹری پوچھنا ہے، فرمائیے۔

سید فصیح اقبال: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اعداد و شمار کے تحت، 90-89 میں marine کا ہے 50 ملین اور Inland ہے 34.616 ملین اور 92-91 میں marine، کا ہے 24.306 ملین اور in land 9.794 اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قرضے کی limit بڑھی بھی ہے اسی ratio سے بلوچستان کے لئے گھٹ گئی ہے، اس سے آپ اندازہ کریں۔ 89 میں بلوچستان کے لئے 50 ملین ہے اور اب 20 ملین مل رہا ہے۔ اور 24 ملین inland قرضہ ہے اور اب وہ 9 ملین مل رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کواپنے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ جواب دیا جائے کہ ماہی گیروں کے 775 کلو میٹر ساحل میں آپ نے یہ حالت رکھی ہے۔

رانا نذیر احمد خان : جناب والا! یہ کوئی limit نہیں ہے fisher man apply کرتا ہے وہ قواعد و ضوابط کے تحت پورااترتا ہے تو اس کو دے دیا جاتا ہے اگر زیادہ لوگوں نے اپلائی کیا ہے تو اس کو زیادہ بڑھا دیا جائے گا۔

جناب منظور احمد گچگی: میرا سوال یہ ہے ماہی گیروں میں جو انجن

تقسیم کئے گئے ہیں، پہلی بات تو یہ ہے ان کے تقسیم کرنے کا طریقہ کار کیا ہے۔ کیونکہ اس کی بابت کافی شکایتیں ہیں۔

رانا نذیر احمد خان: جناب یہ سوال تو loan کا ہے وہ loan کے لئے اپلائی کرتے ہیں اور وہ انجن خود ہی خریدتے ہیں۔ لون ایڈوانس کرتا ہے agriculture development میں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! ایسا نہیں ہے۔ وہاں پر باقاعدہ جو واقعی ماہی گیر ہیں اکثر شکایت یہ ہے کہ ورلڈ بنک یا ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے جو امداد دی ہے ان اداروں نے بلوچستان کے ماہی گیروں کو تو وہ ماہی گیروں کی بجائے ان دوسرے لوگوں کو انجن دیئے ہیں جن کا بلوچستان سے تعلق بھی نہیں ہے اور وہ ماہی گیر بھی نہیں ہیں تو اس سلسلے میں وزیرموصوف یہ بتائیں گے کہ اس کے میرٹ کا طریقہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی فشر مین کو loan دینے کا طریقہ کیا ہے۔ میرٹ کیا ہے۔

رانا نذیر احمد خان: جناب والا! اس کا ایک prescribed criterian ہے چاہے وہ جس علاقے سے ہو، فشر مین ہو، اس کی تصدیق ہو اور اگر کوئی ایسا محترم پوائنٹ آوٹ فرمائیں اس کی انکوائری کرا کے کارروائی کی جائے گی۔ ویسے میں گزارش کروں ان کا جو سوال ہے، سوال تو انہوں نے loan کا کیا ہے۔ باقی یہ جاپانی گرانٹ کے بارے میں فرما رہے ہیں جو کہ ابھی حکومت کے زیر تجویز ہے۔ جس میں 50 فیصد subsidy پر جاپان کی ایڈ کا پراجیکٹ شروع ہوا ہے اور اس کو expand کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ 50 فیصد سبسڈی پر ان کو انجن اور ان کو پلاسٹک نٹ اور بولٹس وغیرہ کا دوسرا سامان ہے۔ آپ جو فرما رہے ہیں وہ دوسرا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے بارے میں سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب کانجو صاحب آگئے ہیں۔ 40 نمبر سوال سہراب خان کھوسو صاحب کا ہے۔

*40. Mir Sohrab Khan Khoso (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of persons working in Foreign Service against Balochistan quota, indicating also their names, addresses, grades and place of posting?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Presently 15 officers belogning to Balochistan province are working in the Foreign Service of Pakistan. Their names alongwith other details are given in Annexure.

In addition to the above two non-career Ambassadors namely Mr. Jamshaid K. Marker and Mir M. Naseer Mengal are serving as the Permanent Reprersentative of Pakistan to the United Nations, New York and as Ambassador of Pakistan to Qatar respectively.

Two officers of Balochistan namely Ms. Helena Iqbal Saeed and Mr. Asghar Ali Gola are undergoing training at the Foreign Service Academy, Islamabad.

Annexure

S. No.	Name	Designation	Grade	Place of Posting	Address
1.	Mr. Gul Haneef	Additional Secretary (Acting)	20	Islamabad.	Jinnah Road, Quetta.
2.	Mr. Ashraf Jahangir Qazi.	Ambassador	20	Moscow	Pishin City, Pishin Distt.
3.	Mr. Hasan Sarmad.	Director General	20	Islamabad	Hakim Mohammad Aslam Street, Macongey Road, Quetta.
4.	Mr. Hadi Basharat Asif.	Director	19	Islamabad	Moti Ram Road, Quetta.
5.	Mr. Habibur Rehman.	Counsellor	19	New Delhi	Railway Colony, Quetta.
6.	Mr. Abdul Lateef.	DCP	19	Islamabad	B-5, Satellite Town, Quetta.
7.	Mr. Noorullah Khan.	Director	19	Islamabad	Noshki, Chaghi Distt.
8.	Mr. Khalid Aziz Babar.	Counsellor	19	Canberra	Dr. Bano Road, Quetta.
9.	Mr. Mohammad Alam Brohi.	DCP	18	Lahore	Naseerabad Distt.
10.	Mr. Tahir Iqbal Butt.	Director	18	Islamabad	Railway Colony, Muslim Bagh.
11.	Mr. Ghalib Iqbal.	Second Secretary	18	Rome	Tahir Khan Road, Quetta.
12.	Mr. Inayatullah.	Protocol Officer	18	Quetta	Nara Killi, Quetta.
13.	Mr. Salik Khan Qadri.	Second Secretary	18	Muscat	Sarib Road, Quetta.
14.	Mr. Asif Ali Khan Durrani.	Second Secretary	18	New Delhi	Sirki Road, Quetta.
15.	Mr. Moinul Haque.	Section Officer	17	Islamabad	Prince Road, Quetta.

جناب چیئرمین: پلیز

سید فصیح اقبال: یہ جو لسٹ ہے ایک تو پندرہ آدمیوں کی لسٹ ہے۔ ابھی تک ہمیں یہ نہیں پتہ کہ یہ پندرہ واقعی یا ان میں سے کچھ لوگ .... یہ مسئلہ ہے۔ ہم اسٹیبلشمنٹ سے پوچھیں گے لیکن پندرہ میں بھی آپ نے پچاس فیصد اسلام آباد میں گراونڈ کردیئے ہیں۔ یہ جو لسٹ آپ نےاتفاق سے دی ہے۔ career کے لوگوں کی، وہ بلوچستان کے 50 فیصد لوگ اسلام آباد میں گراونڈ ہیں........

جناب چیئرمین: پوچھا ہی اسلام آباد کے بارے میں ہے ناں جی۔

سید فصیح اقبال: جی ہاں پوچھا تو اسلام آباد کے بارے میں ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ وہ سب جو 50 فیصد بنتا ہے کیوں اسلام آباد میں serve کر رہے ہیں۔ وہ باہر کے سفارتخانوں میں کیوں نہیں گئے؟

جناب محمد صدیق خانکانجو: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں معذرت خواہ ہوں کہ میں لیٹ پہنچا ہوں وہ ایک مہمان تھے جن کی فلائیٹ 9.25 پر آنی تھی لیکن وہ لیٹ ہوگئی اس وجہ سے میں لیٹ پہنچا یہ گراونڈ سے مراد میں نہیں سمجھا کہ محترم سینیٹر صاحب کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

سید فصیح اقبال: ہیڈ کوارٹرز میں ہیں۔

جناب چیئرمین: مطلب یہ ہے کہ ان کو باہر نہیں بھیجا آپ نے۔

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Headquarter mean they are serving in the Ministry I must make it very clear,

کہ ہم سب سے زیادہ اہمیت ہیڈکوارٹرز کو دیتے ہیں کہ ہیڈکوارٹرز میں جہاں پالیسی پلاننگ ہوتی ہے جہاں ایک آفیسر کو زیادہ کام کرنے کے مواقع ہوتے ہیں اور باقی یہ چیز دوسری جگہ یہ ان کو deny کیا گیا ہے، نہیں، یہ اہمیت سمجھ کر ان کو ہیڈکوارٹرز میں رکھا گیا ہے۔

سید فصیح اقبال: شکر ہے انہوں نے یہ آج بتایا ہے ناں کیریئر کا 2 تو جب سے 85 سے جمہوریت کی revival ہوئی تھی چار نان کیریئر سفارتکار تھے۔ بار بار مطالبہ ہوتا رہا کہ وہی ceiling رکھی جائے۔ اب تک جو نئے ایمبیسڈرز بنے۔ ان میں بلوچستان کا کوئی شامل نہیں ہے تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ دو کب تک نئے ایمبیسڈرز لئے جائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے خارجہ امور۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: جناب والا18 نان کیریئر ایمبیسڈرز ہیں ان میں سے 2 بلوچستان سے ہیں تو percentage آپ خود اندازہ لگالیں کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اور اگر ہمیں کوئی ایسا اہل آدمی ملا جس سے ہم مستفید ہو سکیں۔ اور ملک کو فائدہ ہو سکے۔ ہم ضرور کریں مگر میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ percentage بھی ناں کیریئرز میں سے کوئی ایسی نہیں ہے کہ یہاں پر اس کے متعلق کوئی سوال ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی جناب گھگی صاحب آخری سوال۔

جناب منظور احمد گھگی: جناب میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں یہ جو دو آفیسرز اسلام آباد میں فارن سروس اکیڈمی میں تربیت حاصل کر رہے ہیں آپ نے ان کے ڈومیسائل کو صوبائی حکومت سے verify کروایا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ نام سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ......they do not belong to

جناب چیئرمین: جی یہ کونسے نمبر پر ہیں جی؟

جناب منظور احمد گھگی: جی آپ 40 پر دیکھیں یہ جی last paragraph پر جواب میں

Mr. Chairman: Two officers of Balochistan namely Helena Iqbal Saeed and Asghar Ali Gohar are undergoing training.

جناب منظور احمد گچکی: اصغر علی گوہر جی یہاں پر یہ لکھا ہوا ہے جی-
یہ نام میرا خیال ہے یہاں پر کافی بلوچستان کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ نام کم از
کم وہاں سے نہیں ہے-

جناب محمد صدیق خان کانجو: جناب چیئرمین! جب یہ امیدوار open
competition میں امتحانات دیتے ہیں تو وہاں پر اپنا ڈومیسائل دیتے ہیں سی ایس
ایس میں جب ان کی گریڈنگ ہوجاتی ہے

They are sent to certain services.

اس کیٹیگری کے مطابق یہ ہمارے پاس آ چکے ہیں- اور یہ ٹریننگ کرکے انشاء اللہ
اب اپنی باقاعدہ سروس کی ابتداء کریں گے- یہ سی ایس ایس جب دیتے ہیں
اس وقت اپنا ڈومیسائل اور پتے وغیرہ وہاں پہ دیئے جاتے ہیں-

جناب چیئرمین: شکریہ جی اگلا سوال نمبر 44-

*44. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state the total number of persons recruited in PIMS and F.G.S.H., Islamabad, during the period of present government, indicating also their grade-wise and province-wise break-up?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Requisite inforamtion is annexed.

Annex I

PIMS

Total 493 persons were recruited in PIMS during the period of present government. Grade-wise and province-wise break-up of the persons employed in PIMS is as under :—

BPS	Punjab	NWFP	Sind(R)	Sind(U)	Baluchistan	Merit	AJK	FATA	Total
20	4	—	—	—	—	—	1	1	6
19	—	1	—	—	—	—	..		1
18	6	—	—	—	—	1	—	—	7
17	71	8	10	2	—	—	—	2	93
16	20	—	—	—	—	—	—	-	20

BPS	Punjab	NWFP	Sind(R)	Sind(U)	Baluchis-tan	Merit	AJK	FATA	Total
15	3	—	—	1				—	4
14	94	1	—	1				—	96
12	1	3	—	1				—	5
11	1	2	—						3
10	1					1			2
9	7	6				2		1	16
8	1								1
7	6	2				1			9
6	22	1	—	—	—	4	—	—	27
5	20	8	1	1	—	—	—	3	33
4	03	—	—	—	—	—	—	—	03
3	02	—	—	—	—	—	—	—	02
2	62	9	—	—	—	—	2	—	73
1	67	22	—	—	—	—	3	—	92
								Total :	493

F. G. S. H.

Annex II

Total 161 persons were recruited in F.G.S.H., during the period of present government, Grade-wise and province-wise break-up of the persons employed in F.G.S.H., is as under :—

BPS	Punjab	NWFP	Sindh (R)	Sindh (U)	Baluchistan	Merit	AJK	FATA	Total
18	01	—	—	—	01	—	—	—	02
17	23	5	—	—	—	—	02	02	32
14	14	—	—	—	—	—	—	—	14
09	07	1	—	—	—	—	—	—	08
07	02	1	—	—	—	—	—	—	03
06	06	1	—	1	1	—	—	—	09
5	04	3	—	—	—	—	—	—	07
4	08	2	—	—	—	—	—	—	10
2	26	04	—	—	—	—	01	—	31
1	37	04	—	—	—	—	04	—	45
								Total :	161

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: جناب میں وزیر موصوف کی صاف گوئی کا مشکور ہوں کہ اس جواب میں صاف بتا دیا کہ پانچ سو بندوں میں سے ایک بھی بلوچستان سے نہیں لیا گیا تو اسکی وجہ بتا سکیں گے کہ کیا ہے؟

سید تسنیم نواز گردیزی: گزارش یہ ہے کہ جناب یہ جس وقت ban lift ہوا تھا جو مختلف عرصے میں، تو اس دوران یہ posts fill کی گئی ہیں۔

اور جس کوٹے کے خلاف جو بھی پوسٹ خالی ہوتی ہے اسی پوسٹ کو fill کیا جاتا ہے۔ overall جہاں تک situation ہے.....

سید عبداللہ شاہ: جناب ایک اجنبی شخص مختلف زاویوں سے فوٹو گراف لے رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی I have requested وہ ہمارے جو بروشر وغیرہ بن رہے ہیں اس کے لئے میں نے کہا تھا کہ ہال کی تصویر آپ جب بیٹھے ہوں تو لی جائے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: اچھااس میں گزارش یہ ہے کہ for his satisfaction میں پورا ریکارڈ منگوا رہا ہوں کہ کتنی sanctioned posts ہیں کتنا کوٹہ صوبہ وار بنتا ہے۔ اور اس وقت صحیح تصویر سامنے آئے گی۔ یہ انہوں نے مانگا ہے کہ کتنے appoint ہوئے ہیں تو appoint میں naturally جو بلوچستان کے against سیٹ خالی ہوگی تو اس کو وہاں fill کیا جائے گا۔ تو پنجاب کی خالی ہوگی تو پنجاب سے فل ہوگی۔ اس سے کوئی overall picture کا پتہ نہیں چلتا۔ تو میں ان کو تمام فیڈرل گورنمنٹ کے اداروں کی پوری تفصیل پیش کردوں گا۔

سید فصیح اقبال: جی وزیر صاحب نے صحیح فرمایا ہے لیکن مجھے جہاں تک علم ہے جب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے تو یہ کوٹہ visible ہوتا ہے۔ اور جیسے ڈاکٹرز کا ہوتا ہے تو اس میں دو فیصد بلوچستان سے ہونا چاہیئے۔ اور آپ کے PIMS میں Nil ہے FGSH میں ایک ہے شیخ زید ہسپتال میں ایک ہے۔ جبکہ آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان میں ڈاکٹرز بے روزگار ہیں ۔ ٹیکنیشنز بے روزگار ہیں۔ ڈیمانسٹیٹر بے روزگار ہیں۔ تو آپ بتائیے کہ ہسپتال میں اسی قسم کی jobs ہیں نرس، میل نرس ہیں۔ آپ بتائیں کہ ان تینوں ہسپتالوں میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔ یعنی یہ تو ایک عجیب چیز ہے کہ یہ چونکہ critaria میں نہیں آتی۔ تو یہ لازم ہے کہ جب اختیار آئیں تو اس میں جو بلوچستان کا کیا visible تھا حصہ، بلوچستان کے لوگ نہیں آئے۔ اس میں یہ بتائیے؟

سید تسنیم نواز گردیزی: گزارش یہ ہے جی کہ میں پہلے عرض کرچکا

ہوں کہ یہ جو اس وقت جواب ہے اس سے کوئی صحیح کوٹے کا پتہ نہیں چلے گا اور چونکہ یہ وہ سٹیں ہیں جو خالی تھیں یا against leave vacancy تھیں اور جو overall situtation ہے position ہے اس کی۔ انشاء اللہ ان کے سامنے پیش کر دوں گا۔ اس میں پتہ چلے گا اگر اسمیں کوئی خامی غلطی ہوئی اس کو درست کر دیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال: یہ overall ہی آپ نے لکھا ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: یہ نہیں ہے ناں یہ وہ ہیں جو خالی سیٹیں تھیں۔

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں خود جواب کو پڑھوں گا۔ جناب والا! یہاں جو بی پی ایس 20 میں پنجاب چار، 19 میں نہیں ہے، 18 میں چھ ، 17 میں 71---،

جناب چیئرمین: جی اس میں ساری تفصیل ہے اور سب نے پڑھ لئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میں آپ کی توجہ کے لئے پڑھ رہا ہوں۔ جناب والا 16 میں 20 ، 15 میں 3، بہرصورت ٹوٹل میں 493 میں سے 381 پنجاب کے، باقی تمام جو ملک ہے، تمام ملک میں ایک بلوچستان نہیں، تمام ملک میں کتنے بنتے ہیں کیوں، جبکہ گورنمنٹ نے 90 میں کہا کہ 90ء کے بعد ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے۔ پھر یہ نیچے جو ہے FGSH اس میں 161 میں 128 پنجاب کے، تو ہم یہ پوچھتے ہیں جناب والا! کہ یہ 90 کے بعد آپ نے اتنی بڑی بڑی سینئر پوسٹوں پر لگایا اور پھر اس کے بعد آپ نے وعدہ کیا کہ 92ء میں، یکم جنوری 92 کے بعد رولز کے مطابق advertisement ہوں گے۔ باقاعدہ امتحان ہوں گے میں یہ کہوں گا کہ یہ آپ نے نہیں کیا۔ مسلسل ان وعدوں اور اصولوں کی بھی خلاف ورزی کی اور دوسری یہ کہ آپ نے اس کے لئے

اشتہار دیا؟

سید تسنیم نواز گردیزی: گزارش یہ ہے کہ پہلے دو سینیٹرز حضرات نے یہی سوال کیا ہے اور یہی میں نے ان سے پوچھا ہے اور انہوں نے ایک specific question پوچھا ہے اور اس کا میں نے یہاں جواب دیا ہے اور اس میں آپ کو کوٹے کا پتہ نہیں چلے گاoverall جو پوزیشن اس وقت ہمارے ہسپتالوں میں ہے کتنے posts available ہیں منظور کتنے posts ہیں اس میں کوٹہ وائیز کس طرح تقسیم ہوئی ہے اس کے لئے عرض ہے کہ وہ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا اگر اس میں کوئی غلطی یا خامی ہو تو پھر اس کا جواب میں آپ کو دوں گا۔ یہ صرف وہ پوچھا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ پوسٹیں صرف ایک مخصوص صوبے کے کوٹہ کی ہوں یا یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ ٹیکنیکل پوسٹیں ہیں وہاں پر انہوں نے اشتہار دیا ہو اور اس صوبے کا available نہ ہو تو جب میں overall position لے آؤں تو پھر آپ یہ سوال کرسکتے ہیں کہ اس میں کوٹہ کے مطابق سیٹیں ملی ہیں یا نہیں۔ اس کا پھر میں جواب دوں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پھر جناب اس سوال کو ڈیفر کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں اس پر میرا خیال ہے کہ اگر آپ مزید اطلاع کل دے دیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی: کل نہیں مجھے چار پانچ دن دے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں جی ٹھیک ہے کوئی دن مقرر کریں ناں۔

Let us say, next Monday

کو کر لیتے ہیں۔

جناب اعجاز علی جتوئی: جناب اربن سندھ کی بھی فکر دیکھ لیں ذرا۔

جناب چیئرمین: وزیر موصوف صاحب نوٹ فرمائیں کہ اس میں دیکھیں

کہ تناسب کیا ہے۔ سندھ کا بھی ریشو دیکھ لیں جی، اگلا سوال راجہ محمد افضل خان نمبر 45-

*45. Raja Muhammad Afzal Khan (on his behalf): Will the Minister for Health be pleased to state the total number of persons recruited in Sheikh Zayed Hospital during the period of present regime, with grade-wise and year wise breakup?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Requisite information is annexed.

Annex I

TOTAL 275 PERSONS WERE RECRUITED IN THE SHAIKH ZAYED POSTGRADUATE MEDICAL INSTITUTE. LAHORE DURING THE PERIOD OF PRESENT REGIME YEAR-WISE.

S. No.	BPS	November to December. 1990	1991	1992	1993	Total
1.	01	06	—	69	—	75
2.	02	—	—	04	—	04
3.	03	—	—	02	—	02
4.	04	—	—	04	—	04
5.	05	04	—	15	—	19
6.	06	—	—	30	—	30
7.	07	—	—	07	—	07
8.	08	—	—	—	—	—
9.	09	—	—	01	—	01
10.	10	—	—	01	—	01
11.	11	—	—	02	—	02
12.	12	—	01	03	—	04
13.	13	—	—	—	—	—
14.	14	—	—	54	—	54
15.	15	—	—	—	—	—
16.	16	—	—	03	—	03
17.	17	01	01	49	—	51
18.	18	—	—	15	01	16
19.	19	—	—	—	—	—
20.	20	—	—	01	01	02
21.	21	—	—	—	—	—
22.	22	—	—	—	—	—
					Total :	275

Mr. Chairman: Supplementary question? Same problem
~~جی وہی آرہا ہے۔ کہ کوئٹہ بلوچستان ور سندھ کا۔ اس میں کوئٹہ دیا ہوا ہے؟~~

سید فصیح اقبال: نہیں، نہیں ایک ہے جناب، ایک بلوچستان کا 17 میں بس -

جناب چیئرمین- کہاں لکھا ہوا ہے؟

Mr. Chairman: Suplementary question? Same problem.
جی وہی آ رہا ہے کہ کوئٹہ بلوچستان اور سندھ کا- اس میں کوئٹہ دیا ہوا ہے؟

سید فصیح اقبال: نہیں، ایک ہے- جناب، ایک بلوچستان کا 17 میں بس -

جناب چیئرمین: کہاں لکھا ہوا ہے؟

Syed Faseih Iqbal: From 1 to 22.

جناب چیئرمین: لیکن یہاں تو کوٹہ دیا نہیں ہوا- بہرحال جی یہ مسئلہ بار بار آرہا ہے-

سید تسنیم نواز گردیزی: یہ next Monday کو ٹیک اپ کرلیں- میں انشاء اللہ پورا اس پر جواب دوں گا-

جناب چیئرمین: او کے جی- ٹھیک ہے جی ....(مداخلت)

Chiarman: Next 46 - Raja Afzal Khan Sahib.

Raja Muhammad Afzal Khan (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of meetings held at Secretary level with India for the solution of the dispute of Siachin Glacier;

(b) the number of meetings held at Foreign Affairs Minister level with India for the solution of the said dispute; and

(c) the progress so far in the solution of this dispute in the light of said meetings?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) The Siachin Glacier area was occupied by India in total contravention of the Simla Agreement in 1984. Pakistan and India have been negotiating at various levels to resovle this issue. Since January, 1986 the two sides have held six rounds of talks at Defence Secretaries level to find an amicable solution.

(b) No meeting at the level of the Foreign Minsiters has taken place specifically on this issue. However, the subject has figured at the various meetings held between the Foreign Ministers of India and Pakistan.

(c) At the fifth round of Defence Secretaries level talks at Rawalpindi in June, 1989, the two sides had agreed to resolve the issue on the basis of redeployment of forces to pre-Simla positions. It could not be implemented as India appeared to the resiling from this commitment. The sixth round of Defence Secretaries level talks was held in New Delhi in November, 1992 on the explicit understanding from India that the terms of reference for the talks would be implementation

of the June, 1989 agreements. However, at the talks India insisted on the recognition of on ground realities which was not acceptable to Pakistan. The talks, therefore, failed due to Indian efforts to set up pre-conditions.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب وزیر صاحب نے فرمایا کہ تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ جتنے بھی آپ کو سروسز کی ضرورت ہے لوگوں کی ہم آپ کے پاس لاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پھر چپڑاسی سے لے کر 21 گریڈ تک آپ کی مرضی ہے آپ مشتہر کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

سید فصیح اقبال: کیا جناب وزیر خارجہ صاحب فرمائیں گے کہ یہ تین کے جواب انہوں نے دیئے۔ انڈیا پاکستان کے سلسلے میں آپ کی جو فنی مہارت ہے وہ بڑی ناکام ہو رہی ہے۔ کہ کوئی فیصلہ آپ کا نہیں ہوا۔ جوں کا توں ہے۔ سوائے وہ۔ سیاچین پر آپ سے 92 میں ڈیفنس سیکرٹریز کی میٹنگ کی تھی۔ اس کے بعد follow-up نہیں ہوا۔ جب کہ انڈیا نے اس سلسلے میں کافی اپنی پوزیشن ڈپلومیٹک سرکل میں۔ جب کہ human rights کی violation بھی وہاں ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے اپنے نیشنل ڈے پر جان میجر اور یلسن کو بلوا کے پاکستان کے خلاف تقریریں کروائی ہیں۔ تو میں وزیر خارجہ صاحب کو بتاؤں گا کہ اس قسم کی گفتگو سے آپ وقت ٹال رہے ہیں۔ یا کوئی مثبت اقدامات ہو رہے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے عوام بھی چاہتے ہیں کہ انڈو پاکستان سے برابری کی بنیاد پر دوستی ہو اور اس طرح ہوں کہ ہم کسی معذرت خواہانہ رویہ کا شکار نہ ہوں۔ bilateral talks لیکن ساتھ ہی ساتھ پاکستان کا پوائنٹ آف ویو دنیا میں پھیلے۔ کہ جہاں human

rights کی وائلیشن ہیں- اس کے ملک پر دوسرے ممالک اور آپ اعتراض نہ کریں-

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر مملکت امور خارجہ-

مخدوم جاوید ہاشمی: جی تقریر کی اجازت ہے-

جناب چیئرمین: جی تقریر کی اجازت نہیں- اس لئے میں ان کو cut short کر کے کہا ہے کہ سوال کا جواب دیں- وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمارا جو رویہ ہونا چاہیئے وہ معذرت کیا فرمایا تھا آپ نے؟

سید فصیح اقبال: معذرت خواہانہ-

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایسے لفظ میں نے نہیں سنے- بہرحال یہ اہل زبان ہیں-

شیخ رشید احمد: فصیح اقبال کی اردو بڑی فصیح ہے تو میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ کیا معذرت خواہانہ کوئی لفظ ہے؟

جناب چیئرمین: دیکھیں جی اگر نہیں بھی ہے- تو فصیح صاحب اہل زبان ہیں- اگر وہ استعمال کرتے ہیں تو ہم بھی شروع کر دیں گے-

جناب محمد صدیق خان کانجو: شکریہ جناب چیئرمین! جو ان کا آبزرویشن ہے کہ ہمارا defensive positive ہے اس معاملے میں تو اتنا عرض کروں گا کہ قطعاً نہیں ہے- انہوں نے جان میجر صاحب کی visit کا ذکر کیا کہ وہ وہاں تشریف لے گئے- میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس دن بھی پورے جموں و کشمیر میں مکمل طور پر ہڑتال رہی- جس کے متعلق واضح طور پر برٹش گورنمنٹ پر جو یہ ثابت کرنا چاہ رہے تھے- انڈین گورنمنٹ والے-

جناب چیئرمین: نہ تو یہ تو ان کا رویہ آپ بتا رہے ہیں- وہ یہ کہہ رہے کہ اپنا رویہ آپ بتائیں-

جناب محمد خان صدیق کانجو: جناب یہی میں بتا رہا ہوں۔ کہ قطعاً ہمارا معذرت خواہانہ وہ جو خانہ ہے۔ وہ نہیں ہے۔

It is not apologetic at all in fact.

ہمارے جو جتنے بھی different issues ہیں جناب ان کے بارے میں آپ کو یہ سن کے خوشی ہوگی اور آپ بھی بہت سے ڈیلی گیشن خود بھی اور فاضل ممبران بھی یہاں سے آپ جاتے رہے ہیں۔

سید فصیح اقبال: نہیں لے گئے آپ نہیں لے گئے انڈیا تو نہیں گئے۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: آپ بات تو سن لیں۔ انڈیا جانا۔ میں اوروں کی بات کر رہا ہوں بابا۔ جناب یہ کراس ٹاک والی بات تو سینٹ سے تو کم ازکم نہیں یہ تو میرے بزرگ ہیں۔ جناب یہ میں اتنا عرض کروں گا کہ معذرت خواہانہ بالکل نہیں ہے۔ ہمارا بنیادی کور ایشو جو difference جو ہے وہ ہے جموں اور کشمیر اس کے بارے میں اتنا عرض کروں گا کہ وہ انٹرنیشنل ایجنڈا پر آ چکا ہے۔ میں یہ واضح طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ یہ OIC Human Rights Commission یہ یونین پارلیمنٹ یہ آج کی نہیں بنی ہوئی ہیں۔ اس سے پہلے summit level ہوتی رہی ہیں۔ مختلف ان اداروں کی۔ مگر پہلی دفعہ اس گورنمنٹ کے ہوتے ہوئے واضح طور پر concreet آپ کے resolution آئے ہیں۔ آپ کی fact finding teams جونسی ہیں۔ وہ وہاں پر گئی ہیں۔ ان کو refuse کیا گیا ہے and you Sir would understand۔ کہ اس سے مزید build-up یہ کیس تو ہمارا قطعاً معذرت خواہانہ نہیں ہے۔ اور میں یقین دلاتا ہوں آپ کے ذریعے اپنے محترم فاضل سینیٹر صاحب کو کہ ہم اس ایشو کو موجودہ گورنمنٹ بہت واضح طور پر۔ جہاں تک سیاچین کا سوال ہے یہ ایک dialogue کی ابتداء ہوئی 86 سے 92 تک۔ 89 میں ایک معاہدہ agreement ہوا۔ اس understanding کے ساتھ 92 میں یہ میٹنگ ہوئی کہ اس کی implementation کے متعلق بیٹھ کے بات کریں۔ جب وہاں پر پہنچے تو انڈین اس سے withdraw کرکے اوروہ پھر ground reality کے متعلق انہوں نے باتیں شروع کیں جو کہ ہمارے موقف کے بالکل برخلاف ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ شملہ معاہدہ کے بعد یہ انہوں نے ابتدا کی ہے 84 میں اس کی agreement ہوا 89 میں

bilaterally کہ گے چاہیں ہم اور -ہیں چاہتے ہم کی اس implementation
ہم اس چیز کے سلسلہ کو آگے جاری رکھیں۔

withoutcompromisingonourgivenpositionSir,ThankyouSir.

جناب چیئرمین: اچھا جی اب سومرو صاحب جانا چاہ رہے ہیں۔ ان کا سوال نمبر 57 ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ پٹ کردوں۔ جناب 57 ہے مندوخیل صاحب کا عبدالرحیم خان صاحب کا نمبر 57- جی۔

Syed Abdullah Shah: Sir, you have the right to suspend the rules.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں آپ کی اجازت سے آپ کی اجازت اسی لئے میں نے مانگی تھی۔ کہ اگر آپ اجازت دیں کہ He has some commitment تو آپ کیا کہتے ہیں۔ کہ اجازت نہ دی جائے۔ To be taken out of turn.

Abdullah Shah: Sir, I am saying that if the rule is suspended for Ministers.

جناب چیئرمین: نہیں میں نے اسی لئے آپ سے پوچھا ہے۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو I will allow the member to ask a question.

اگر آپ اجازت نہیں دیتے ہیں تو نہیں کریں گے۔ آپ اجازت دیتے ہیں؟ رحیم خان صاحب نمبر 57-

*57. Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the names and locations of institutions which are attached

to the Minsitry; and

(b) whether the rules and regulations adopted in Federal Government Offices and Institutions are also applicable to the institutions mentioned in (a) above?

Mr. Illahi Bakhsh Soomro: (a) The names and locations of the institutions placed under administrative control of the Ministry of Science and Technology are given in Annexure-I.

(b) All organizations are required to draft rules/regulations for their employees subject to Government approval. In the absence of such rules, Government Rules and Regulations are applicable to the employees of autonomous organizations under the administrative control of Ministry of Science and Technology.

Annexure I

Sl. No.	Name of Organization	Location
1.	Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR)	
	(a) Head Office	Press Centre 2nd floor Shahrah-e-Kamal, Ataturk, Karachi.
	(b) PCSIR Labs. Complex	Off. University Road, Karachi.
	(c) PCSIR Labs. Complex	Jalaluddin Roomi (Ferozepur) Road, Lahore.
	(d) PCSIR Labs. Complex	Jamrud Road, Peshawar
	(e) PCSIR Laboratories	131-B/F, Block-3, Satellite Town, Quetta.
	(f) Solar Energy Research Centre (SERC)	H. No. 12, Unit-2, Latifabad, Huderabad.
	(g) National Physical and Standards Laboratory (NPSL).	Sector H-9, Islamabad.
	(h) Pak. Swiss Training Centre (PSTC)	Off University Road, Karachi.

Sl. No.	Name of Organization	Location
2.	Council for Works and Housing Reserch (CWHR)	F-40, SITE, Hub River Road, Karachi.
	— National Building Research Institute (NBRI)	F-40, SITE, Hub River Road, Karachi.
3.	National Institute of Oceanography (NIO).	37-K, Block 6, PECHS, Karachi.
4.	Pakistan Council of Appropriate Technology (PCAT).	1-B, St. 47, F-7/1, Islamabad.
5.	Pakistan Science Foundation (PSF)	Al-Markaz F-7, P. O. Box 121, Islamabad.
	(a) Pakistan Museum of Natural History (PMNH)	Al-Markaz F-7, Islamabad.
	(b) Pakistan Scientific and Technological Information Centre (PASTIC)	Quaid-e-Azam University Campus, Islamabad.
6.	National Institute of Electronics (NIE).	Plot No. 17, Sector H-9, Islamabad
7.	National Institute of Silicon Technology (NIST).	Plot No. 25, H-9, Islamabad.
8.	National Institute of Power (NIP).	14-C-I, Gulberg-III, M.M. Alam Road, Lahore.
9.	Pakistan Medical Research Council (PMRC).	72-West 2nd Floor, Blue Area, Islamabad.
10.	Pakistan Council for Science and Technology (PCST).	Shahrah-e-Jamhuriat, G-5/2, Islamabad.
11.	National Centre for Technology Transfer (NCTT).	House No. 31 & 33 St. 39, F-6/1, Islamabad.
12.	Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR)	House No. 3, St. 17, Margala Road, F-6/2, Islamabad.
	(a) Drainage & Reclamation Institute of Pakistan (DRIP).	DRIP Campus, Tandojam.
	(b) National Documentation Centre, Library and Information Network (NADLIN).	House No. 5, St. 17, F-6/2, Islamabad.

Mr. Chairman: Supplementary question.

Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: No supplementary question.

جناب چیئرمین: چلیں جی بات ختم ہوگئی۔

*47. Syed Iqbal Haider (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names and designations of the delegates who represented Pakistan in the UNO in its last session?

Mr. Muhamamd Siddique Khan Kanju: The list of the names of the delegates who represented from Pakistan in the UNO in its last session from 15 September to 24 December is as under :-

1.	Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo, Minister of State for Foreign Affairs.	*Leader*
2.	Mr. M. Akram Zaki, Secretary General, Ministry of Foreign Affairs.	*Alternate Leader*
3.	Mr. Shaharyar M. Khan, Foreign Secretary.	*Alternate Leader*
4.	Mr. Jamshed K. A. Marker, Ambassador & Permanent Representative.	*Deputry Leader*

Non-Official Members of the Delegation

5.	Syed Sharifuddin Pirzada.	*Alternate Leader*
6.	Mr. Khalil-ur-Rehman, Senator.	
7.	Makhdoom Khaliq-uz-Zaman, Senator.	
8.	Shaikh Aftab Ahmad, MNA.	

9. Mr. Aftab Ahmad Daha.
MNA.

10. Nawabzada Iqbal Mahdi.
MNA.

11. Mr. Tariq C. Qaiser.
MNA.

12. Mr Justice Akhtar Ali Qazi.
Judge. Sindh High Court.

13. Mr. Justice Fazal Mahmud.

14. Mr. Muhammad Saeed Ansari.
Advocate. Lahore High Court and ex-President of Lahore High Court Bar Association.

15. Mr. Mateenur Rehman Murtaza.
ex-Head of Department and Professor of Mass Communication. Jamia Karachi.

16. Lt. Gen. (Retd) Syed Rafaqat.

17. Mr. Mukhtar Masud.
Former Secretary to Government of Pakistan

Officials from the Ministry of Foreign Affairs and other Missions

18. Mr. Ahmad Kamal.
Ambassador and Permanent Representative of Pakistan to the UN. Geneva.

19. Mr. Javaid Hussain.
Additional Secretary.
Ministry of Foreign Affairs.

20. Mr. Munir Akram.
Additional Secretary.
Ministry of Foreign Affairs.

21. Mr. Shaukat Umer.
Director General.
Ministry of Foreign Affairs

22. Mr. A. Moiz Bokhari.
Director.
Ministry of Foreign Affairs.

23. Mr. Masood Khan.
Director.
Ministry of Foreign Affairs.

24. Mr. M. Abdul Mateen Khan.
Director.
Ministry of Foreign Affairs.

In adition the officials of the Pakistan Mission in New York were included the delegation.

Mr. Chairman: Abdullah Shah Sahib supplementary question.

Syed Abdullah Shah: Sir, will the honourable Minister of State say whether in the delegation any member taken from the opposition also?

Mr. Chairman: Minister of State for Foreign Affairs.

جناب محمد صدیق خان کانجو: بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ جب ملک سے باہر جاتے ہیں تب اپوزیشن یا گورنمنٹ کی بات نہیں ہوتی- نمائندے بہرحال وہاں پر elected بھیجے گئے تھے جنہوں نے پاکستان کی بھرپور نمائندگی کی-

Syed Abdullah Shah: Were they putting up the case of Pakistan or just the Government of IJI?

جناب محمد صدیق خان کانجو: یہ بہت واضح طور پر باہر independent ہے نہ کوئی opposition کا ہے- اور کیس پاکستان کا ہی پلیڈ کیا گیا تھا-

جناب چیئرمین: فضل آغا صاحب-

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب وزیر موصوف صاحب یہ فرمائیں گے یہ جو non-official delegate جو ہے جس میں چھ بندے انہوں نے بھیجے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ بلوچستان سے اگر کسی آدمی کو بھیجتے کوئی ریٹائرڈ

ہائی کورٹ کا جج ہوتا یا کوئی ایڈووکیٹ ہوتا۔ ایکس سروس کیڈر کا جیسے باقی صوبوں سے بھیجے ہیں تو انہوں نے بلوچستان کو کس بنا پر نظر انداز کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر آف سٹیٹ فار فارن آفیئر۔

جناب محمد صدیق خان کانجو: یہ بہت اچھی تجویز ہے انشاء اللہ ضرور consider کریں گے۔

Mr. Chairman: Next question - 48, Syed Fasieh Iqbal Sahib.

*48. **Syed Fasieh Iqbal:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the number of centres established by the PASSCO for purchase of wheat during the last three years; and

(b) the number of centres, at which shortage or losses has been shown indicating also the amount of losses recovered so far with yearwise and province-wise break-up?

Lt. Gen. (Retd.) Malik Abdul Majeed:

(a)	Year	No. of centres
	1990	287
	1991	356
	1992	277

(b)	*Province*	No. of centres on which shortage losses shown	Shortage Amount of losses (Rs)	Amount recovered so far (Rs)

1990 Crop			
Punjab	07	143,656.80	5,296.80
Sindh	04	332,304.00	264,724.80
Balochistan	13	123,000.00	123,000.00
		598,960.80	393,021.60
1991 Crop			
Punjab	08	697,350.60	697,350.60
Sindh	11	220,095.90	220,095.90
Balochistan	03	42,255.00	42,255.00
		959,701.50	959,701.50

Mr. Chairman: Supplementary question?

سید فصیح اقبال: جی ہاں سپلیمنٹری - میں نے پوچھا تھا کہ 93-92 میں نصیر آباد میں پاسکو کے کتنے سنٹر کھل رہے بلوچستان میں۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب۔

Rana Nazir Ahmed Khan: On his behalf, Sir.

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

رانا نذیر احمد خان: 93-92 کی جناب میرے پاس لسٹ موجود نہیں نہ ہی انہوں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ نصیر آباد میں کہاں کہاں-----

سید فصیح اقبال : بلوچستان میں سینٹرز کی تعداد یہ 92 کی میرے پاس ہیں۔ جو پچھلے سال تھے۔

رانا نذیر احمد خان: ایک جناب والا! جیکب آباد میں تھے منگولا، الہ آباد اور علی آباد تھے۔

سید فصیح اقبال : سندھ میں ہیں۔

رانا نذیر احمد خان: یہ بلوچستان لکھا ہے جی لیکن وہاں تو پروکیورمنٹ ہوئی نہیں، ہاں بلوچستان میں۔

Mr. Chairman: Next question.

حافظ حسین احمد : جناب ان مراکز پر جہاں گندم کی خریداری ہوئی ہے کس نرخ پر پاکستانی کاشتکاروں سے گندم خریدا جاتا ہے اور بیرون ملک سے کس نرخ پر منگوایا جاتا ہے؟

جناب چیئرمین : جی جناب وزیر صاحب۔

رانا نذیر احمد خان: جناب والا! کاشتکاروں سےprocurementہوتی ہے 124 روپے 40 کلو کے حساب سے خریدی جاتی ہے اور جو انٹرنیشنل ہے وہ تو ٹینڈر فلوٹ کیا جاتا ہے۔ کبھی کسی وقت 160 روپے قیمت ہوتی ہے، کبھی 150 روپے، کبھی 155 اور اسی کے درمیان فلوٹ ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔

حافظ حسین احمد : کیا جناب یہ ممکن نہیں ہے کہ جو ملکی گندم ہے، کاشتکاروں کو 124 روپے دیتے ہیں اور بیرون ملک سے 160 روپے میں منگواتے ہیں۔ تو یہ تفاوت کیوں ہے؟ تو پھر ان حالات میں کس طرح لوگ کاشت کاری کی طرف توجہ دیں؟

رانا نذیر احمد خان : جناب والا! پاکستان چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور حکومت کو فیصلہ کرتے وقت کاشتکاروں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہوتا ہے اور غریب پاکستانی مزدوروں اور محنت کشوں کا بھی خیال کرنا ہوتا ہے۔ اور زراعت میں ہم 80 کروڑ سے زائد سبسڈی دے رہے ہیں۔ اسلئے ہر سال جتنا ان کی input cost آتی ہے۔ اس کے اوپر منافع کی شرح تعین کر کے ایگریکلچر پرائس کمشن کے مطابق ہر سال اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Next questin No. 49.

*49. Prof. Khurshid Ahmed (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the amount spent on the renovation and re-furnishing of the official residence of Pakistan High Commissioner in India during 1991-92;

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: The total expenditure incurred during the financial year 1991-92 on the renovation of the Residence of Pakistan's High Commissioner to India was Pak Rs.26920.61 (Rupees twenty-six thousand nine hundred twenty and sixty-one paisas).

Mr. Chairman: No supplementary question. Next No. 50.

*50. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is a ban on hunting of Houbara Bustard; and

(b) whether it is also a fact that during the last year and current year permits for hunting of the said bird were issued to foreign nationals; if so, its details?

Mr. Muhammd Siddique Khan Kanju: (a) Houbara Bustard is declared a protected bird in Pakistan and accordingly its hunting is banned.

(b) In view of the general ban, the hunting of Houbara Bustard can only be done with the help of special permits. The Ministry of Foreign Affairs has been issuing such permits to members of the ruling families of the Gulf countries. The details of the hunting permits issued for the last year as well as the current year may be seen at Annex-I and II respectively at Annex-I and II respectively.

Annex-I

PERMITS ISSUED TO THE FOLLOWING DIGNITARIES

Sl. No.	Country/Name of dignitary	1991-92
1.	SAUDI ARABIA	
	(a) HRH Prince Sultan Bin Abdul Aziz	
	(b) HRH Prince Naif Bin Abdul Aziz	
2.	UNITED ARAB EMIRATES	
	ABU DHABI	
	(a) HH Shaikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan	
	(b) HH Shaikh Khalifa Bin Zayed Al-Nahyan	
	(c) HH Shaikh Mohammad Bin Khalid Al-Nahyan	
	(d) HH Shaikh Suroor Bin Mohammad Al-Nahyan	
	DUBAI	
	(a) HH Shaikh Makhtoum Bin Rashid Al-Makhtoum	
	(b) HH Shaikh Mohammad Bin Rashid Al-Makhtoum	
3.	QATAR	
	(a) HH Shaikh Khalifa Bin Hamad Al-Thani	
	(b) HH Shaikh Nasser Bin Hamad Al-Thani	
	(c) HH Shaikh Hamad Bin Khalifa Al-Thani	
	(d) HH Shaikh Ahmed Bin Jasim Bin Fahd Al-Thani	
	(e) HH Prince Abdul Aziz Bin Jasim Bin Hamed Al-Thani	
4.	BAHRAIN	
	(a) HH Shaikh Hamad Bin Issa Al-Khalifa	
	(b) HH Shaikh Muhammad Bin Issa Al-Khalifa	
	(c) H.E. Shaikh Khalifa Bin Ahmad Al-Khalifa.	

Annex-II

PERMITS ISSUED TO THE FOLLOWING DIGNITARIES

S. No.	Country/Name of dignitary	1992-93

1. SAUDI ARABIA

   (a) HRH Prince Sultan Bin Abdul Aziz
   (b) HRH Prince Naif Bin Abdul Aziz
   (c) HRH Prince Bandar Bin Abdul Aziz
   (d) HRH Prince Mohammad Bin Bandar Bin Mohammad Al-Saud
   (e) HRH Prince A. M. Abdul Aziz Al-Saud

2. UNITED ARAB EMIRATES

   ABU DHABI

   (a) HH Shaikh Zayed Bin Sultan Al-Nahyan
   (b) HH Shaikh Khalifa Bin Zayed Al-Nahyan
   (c) H.E. Mohammad Bin Khalid-Al-Nahyan
   (d) H.E. Shaikh Suroor Bin Mohammad Al-Nahyan

   DUBAI

   (a) HH Shaikh Makhtoum Bin Rashid Al-Makhtoum
   (b) HH Shaikh Mohammad Bin Rashid Al-Makhtoum

3. QATAR

   (a) HH Shaikh Khalifa Bin Hamad Al-Thani
   (b) HH Shaikh Nasser Bin Hamad AlThani

4. BAHRAIN

   (a) HH Shaikh Rashid Bin Issa Al-Khalifa
   (b) HH Shaikh Muhammad Bin Issa Al-Khalifa
   (c) H.E. Shaikh Khalifa Bin Ahmad Al-Khalifa.
   (d) HH Shaikh Rashid Bin Issa Bin Salman Al-Khalifa

جناب چیئرمین : ضمنی سوال جی۔

سید فصیح اقبال : کیا جناب وزیر خارجہ صاحب بتائیں گے کہ ایک طرف تو انہوں نے لکھا ہے کہ یہ protected bird ہے۔ Houbara Bustard کے سلسلے میں لیکن اتنے فیاضیانہ طریقے سے پرمٹ ایشو ہوئے ہیں۔ یعنی میرا خیال ہے کہ یہ تو اتنے پرمٹ ہیں کہ آپ اندازہ کریں کہ میں نام لوں ویسے فارن ریلیشنز ہمارے بڑے اچھے ہیں ان ممالک سے۔ لیکن یہ ہوبارہ کے پیچھے جو پڑے ہوئے ہیں یہ تو بڑے liberal permits ہیں۔ اس میں تو یہ protected لگتے ہی نہیں ہیں کہ کوئی آپ نے آرڈرز دیئے ہیں بلکہ مجھے یہاں تک معلوم ہے کہ صوبائی گورنمنٹ نے بھی کچھ لوگوں کو اپنے طور پر بھی پرمٹ دے دیئے ہیں۔ فارن آفس کے علاوہ اس سے duplicity ہوئی ہے اور ہمیں بڑی embarassment ہوئی ہے۔ بلوچستان میں بعض جگہوں پر کہ ایک ہی جگہ پر دو دو پرمٹ ایشو ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین : تو آپ کا کہنا ہے کہ جی بہت زیادہ liberally issue ہوئے ہیں۔

سید فصیح اقبال : بہت liberal ہیں اور اس سے تو وہ protected bird ثابت نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب یہ آبزرویشن بجا ہے and we will try to take care of that کہ اس قسم کا نہ ہو کہ پروونشل گورنمنٹ بھی ایشو کرے۔

جناب چیئرمین : نہیں۔ دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ بہت Liberally

آپ ایشو کر رہے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : نہیں جناب۔ اگر دیکھا جائے تو اتنا زیادہ نہیں ہے اس کو مزید rationalize کر لیں گے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, will the honourable Minister state as to under what law the Ministry of Foreign Affairs has the authority to issue permits for shooting the birds in Pakistan?

جناب چیئرمین : جی وہ کہہ رہے ہیں کہ کس قانون کے تحت منسٹری آف فارن افیئرز ایشو کرتی ہے birds کی shooting کے پرمٹ۔

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Very good question Sir, I must say. I think, I will have to consult the Law Department for that.

Syed Abdullah Shah: Sir, why all these permits have been issued to the Heads of Gulf States?

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I am asking a question. Syed Abbas Shah will bear me out that there is a large number of sexually impotent people in our country, so whether the honourable Minister will allow the permits to them?

Mr. Chairman: I do not know how the Minister of

State for Foreign Affairs can answer a question.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : کیوں جی منسٹر صاحب۔
Would you like to answer that question?

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب گزارش یہ ہے کہ coming back firstly to Abdullah Shah Sahib's کہ پاکستان کے لاء کے مطابق سپیشل پرمٹ دیئے جاتے ہیں۔
I think what our honourable Dr. Rehan Sahib has just said.
کہ سینٹ کے کئی فاضل ممبران کے فائدے کی بات کی ہے انہوں نے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Dr. Sahib you don't have to get excited about it.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Sir, I always thought that doctors were well equipped in potency and impotency of people and the last person ever to be consulted over such an issue are doctors. Doctors are very well equipped in the shape of Dr. Rehan Sahib, our honourable Senator, we have an excellent doctor who can make a lot many people potent.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انٹرنیشنل ایک wild life organization اسی طرح کی Houbara Bustard ہندوستان میں بھی موجود ہیں

تو کیا ہندوستان میں بھی اس طرح کے پرمٹ ایشو کئے جاتے ہیں اور ہمارے یہاں پر جو پرمٹ ایشو کئے جاتے ہیں ان کا کرائٹیریا کیا ہے- کوئی چاجز نہیں، کوئی سپیشل انہوں نے رکھا ہوا ہے اور wild life پر کس طرح affect کرتے ہیں-

جناب چیئرمین : جی منسٹر آف سٹیٹ فار فارن افیئرز- وہ کہہ رہے ہیں جی کیا ہندوستان میں بھی اسی طرح پرمٹ ایشو کئے جاتے ہیں- اور یہاں پر بھی ایشو کرنے کا کوئی کرائٹیریا ہے-

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب ہندوستان کے متعلق وہاں ایشو ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے یہ تو میں چیک کر کے فاضل سینیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا- یہاں پر کرائٹیریا جناب بنیادی طور پر جو دوست ممالک ہیں اور ہم نے لسٹ بھی ساتھ دی ہے- ان کو سامنے رکھ کر اور limited bags کے لئے ایشو کئے جاتے ہیں اور جہاں تک WWF کے ساتھ

We are all trying to set together, we are talking to our guests, we are talking to the WWF and we will try to rationalize it.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب میرا سوال wild life کے متعلق ہے تو اس میں ہم نے کوئی وہاں commitment تو کی ہوں گی- تو اسے ہم کس طرح ڈیل کرتے ہیں-

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں ناں کہ we are in close contact with them اور ان کے نقطہ نظر کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے-

Next is question No. 51 - Syed Faseih Iqbal Sahib.

*51. Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Industries be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to establish export processing zones in various regions of Balochistan provinces if so, its details?

Sheikh Rashid Ahmed: The government proposes to establish an Export Processing Zone in Balochistan province.

The Provincial Government has earmarked 200 acres land in Quetta Industrial and Trading Estate for Establishment of export processing zone.

The Export Processing Zones Authority is engaging consultants for preparation of feasibility study and PC-I of the project.

Mr. Chairman: Supplementary question?

سید فصیح اقبال : جناب انہوں نے تو کہہ دیا کہ وہاں زون بن رہا ہے بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ لیکن صرف جو جگہ انہوں نے طے کی ہے وہ کوئٹہ میں فیل ہو گئی وہ بوستان ایریا ہے جو export processing zone کے لئے زیادہ بہتر ہے وہ سی آئی اے کے روٹ پر بھی ہے اور اس میں یہ ہے کہ وہاں پانی اور تمام چیزیں ہیں۔ کوئٹہ میں سریاب کے علاقہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنی ہے وہ فیل ہو چکی ہے۔ لہٰذا وہاں زون بنانے سے کوئی مقصد حل نہیں ہو گا۔

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جی ہم نے تو اس صورتحال میں زیادہ جانے کی بجائے اپنے سٹینڈرڈ بنا کر صوبائی گورنمنٹوں کو دے دیئے ہیں کہ یہ بتائیں۔ چاروں گورنمنٹوں کو۔ تا کہ کل یہ مسئلہ نہ ہو کہ جی سینٹر نے فلاں زمین خرید لی اور وہ زمین ٹھیک نہیں تھی اور اتنے میں خرید لی۔ انہوں نے یہ زمین دی ہے۔ یہ اگر صوبائی گورنمنٹ سے بات کر لیں فصیح صاحب۔ تو ہم نے تو اسی زمین کو approve کرنا ہے جو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس available ہے۔

سید فصیح اقبال : میں اس میں صرف وزیر موصوف کو بتاؤں گا کہ جو سلیکٹ کمیٹی ہے اس میں ایک سی بی آر کا ممبر، آپ کے انڈسٹری کا ممبر، فنانس کا ممبر اور پرونشل گورنمنٹ ہوتی ہے- تو یہ مل کر ہی کوئی کام کرتے ہیں- بوستان میں میرے علم میں ہے کہ وہاں سرکاری اراضی بہت آسانی سے مل سکتی ہے اور وہ جگہ بہتر ہے- میرا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی چیز پلان کرنے سے پہلے وہ جگہ پانی اور باقی چیزیں بھی دیکھی جائیں تا کہ وہ فیصلہ ہو- صرف صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے- بعض وقت فیڈریشن کے بہت سے مسئلے ہیں جس میں مل جل کے ہی فیصلے ہوتے ہیں-

شیخ رشید احمد : جی ان سے بات کر لیتے ہیں لیکن ابھی تو جو انہوں نے بتائی ہے وہ ہم بتا سکتے تھے-

جناب چیئرمین : شکریہ جی- Next is question No. 52 - Khial Said Mian Sahib.

*52. Malik Khial Said Mian (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the family of Mr. Javaid Mahmood Akhtar S/o Muhammad Bux Senior Engineer NESPAK Lahore, who was on deputation to Messers MAHABGODS-consulting Engineer Tehran, Iran as a consultant has approached Ministry of Foreign Affairs several times to locate, whereabouts of Mr. Javed Mahmood Akhtar, who is missing since 11th November, 1992; and

(b) have the whereabouts of Mr. Javaid Mahmood Akhtar been located through Diplomatic channels if so his whereabouts?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a)

Yes, the family of Mr. Javaid Mahmood Akhtar has submitted petitions to the government for assistance to find his whereabouts.

(b) Mr. Javaid Mahmood Akhtar was travelling with Iranian engineers in an army aviation helicopter in the province of Khuzestan to choose the site for a dam. The helicopter has been reported missing since November 11, 1992. The Embassy of Pakistan in Tehran had taken up the matter with the Iranian authorities and have been in contact with the family of Mr. Javaid Mahmood Akhtar in Tehran. The Iranian Embassy in Islamabad has also been requested by the Ministry of Foreign Affairs to use their good offices to trace the whereabouts of Mr. Akhtar.

The Iranian Foreign Office, in their note of January 25, 1993, have informed the Pakistan Embassy in Tehran that unfortunately, whereabouts of the helicopter and its passengers could not be traced so far, despite the constant efforts made in this regard. We are continuing to pursue this matter actively through our Embassy in Tehran and the Iranian Mission in Islamabad.

Mr. Chairman: Supplementary question. No supplementary question. Next question No. 53 - Dr. Muhammad

*53. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the

steps taken by the Government to pay back the amount deposited by the investors of the cooperative finance corporations in the NWFP?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: The matter primarily relates to the Government of Punjab and secondarily to the Government of NWFP, MINFA therefore, requested the Government of NWFP, in the first instance, to furnish material for a reply to this question. The NWFP Government has intimated that they had taken up the case of depositors (belonging to NWFP who had deposited their money in the branches of collapsed CFCs located in NWFP) with the Govt. of Punjab because the head offices of the CFCs are located/registered in the province of Punjab.

2. For the reason that the jurisdiction of the Punjab Cooperatives Liquidation Board set-up under the Punjab Undesirable Cooperative Societies Ordinance 1992 allegedly extends only to the Province of Punjab, the Board has declined to provide relief of the affectees belonging to NWFP.

3. MINFA has examined the matter and is of the firm view that refund to NWFP's depositors by the defunct corporations is duly covered by the law.

4. This Ministry has, therefore, taken up the matter with the Chief Secretary to the Government of Punjab with the request to reconsider the matter seriously keeping in view the humanitarian factor involved in this case.

5. According to the information furnished by the Government of NWFP an amount of Rs.7 crore (approximately) belonging to the people of NWFP is payable by the defunct CFCs.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, we have been reading in the newspapers that those unfortunate persons who had deposited persons who had deposited in these cooperative societies or banks, whatever they were, are being returned their deposits in instalments in the province of Punjab, so I would like to know what policy is there in respect of the depositor of NWFP?

رانا نذیر احمد خان : جناب والا! جو پالیسی پنجاب میں ہے defunct cooperatives کی ہے وہی NWFP میں ہے تو اس سے پیشتر بھی میں ان دونوں صوبائی حکومتوں سے coordinate کر رہا ہوں کہ اگر ان cooperatives کی جائیداد NWFP میں نہیں اور صرف پنجاب یا کسی دوسرے صوبے میں ہی ہے تو انہیں coordinate کر کے اسی province کی payment کی جائے اور جلدی ہی دونوں صوبوں کے چیف سیکرٹریوں کو میں نے بلوایا ہے and we will get sort it out.

جناب چیئرمین : جی next

Dr. Muhammad Rehan: He said that the return or refund has already been started in Punjab but the people over there in NWFP are very much upset and worried and are in agony, Sir, so kindly tell me how long it will take? Sir, it should be done on priority basis.

رانا نذیر احمد خان : جناب والا! یہ چونکہ صوبائی مسئلہ ہے اور

گورنمنٹ پنجاب نے اس پر legislation کی ہے تو میں نے NWFP کو بھی پریس کیا تھا کہ وہ بھی اسی طرف ایک liquidation board بنائے اور اس طرح legislation کرے لیکن ابھی تک انہوں نے یہ کی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں دونوں صوبائی حکومتوں کو بلوا کر اس مسئلہ کو sort out کر کے انشاء اللہ جلد ہی ----- جس طرح ایک ہی پالیسی ہے یہ نہیں کہ پنجاب کے depositors کی اور ہے اور NWFP کی اور ہے لیکن چونکہ صوبائی حکومت نے ابھی تک وہ اقدامات نہیں اٹھائے ہیں جو کہ صوبہ پنجاب نے، تو میں چاہوں گا کہ صوبہ NWFP کی صوبائی حکومت سے مل کے اس مسئلہ کو sort out کیا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب۔ جی تھرڈ عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, will the Minister state the total number of affectees of Cooperative Scandal and how many have been compensated so far?

Mr. Chairman: On Pakistan basis.

Syed Abdullah Shah: Yes, on Pakistan basis.

رانا نذیر احمد خان : کیا claimants کتنے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں کہہ رہے ہیں کہ کتنے لوگ ہیں جو متاثر ہوئے ہیں۔

سید عبداللہ شاہ : کتنے کھائے ہیں اور کتنے واپس کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین : اور کتنے لوگوں کو پیسے واپس مل چکے ہیں۔ متاثرین کتنے ہیں۔

رانا نذیر احمد خان : جناب والا! سب سے پہلے ہم نے 25 ہزار تک کی payment کے لوگوں کو accommodate کرنے کی کوشش کی ہے جس میں کہ اب تک جو لوگوں کو ہوئی ہے وہ 73,343 لوگوں کو 25 ہزار تک کی payment ہو گئی ہے اور اس کے بعد ہم نے 50 ہزار تک کے لوگوں کو آفر کیا ہے جن کی تعداد 25,232 ہے۔

جناب چیئرمین : یہ صرف پنجاب میں ہے یا تمام پاکستان میں۔

رانا نذیر احمد خان : یہ جناب والا! تقریباً 97 فیصد پنجاب ہی ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا یہ claimant جو-----

(مداخلت)

رانا نذیر احمد خان: ابھی تک 97 فیصد وہ پنجاب ہی سے ہے۔

جناب چیئرمین : 73 ہزار والے جن کو Payment ہوئی ہے۔ 25 ہزار والے 73 ہزار اور 50 ہزار والے کتنے ہیں؟ جی۔

رانا نذیر احمد خان : 25 ہزار -------

(مداخلت)

جناب چیئرمین : 25 ہزار ہیں وہ۔

رانا نذیر احمد خان :25,232 کو ہم نے offer for payments کے جو letters ہیں وہ despatch کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین : تو یہ یعنی is a small number ایک لاکھ تقریباً۔
It must be less were effected.

Next question No. 54 - Syed Ishtiaq Azhar Sahib.

*54. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Industries be pleased to refer to a news item appearing in the daily "Muslim" dated 16-1-1993 that 8 out of 12 ghee units of the Ghee Corporation of Pakistan are inoperative and the motive is to increase prices by creating artificial shortage and give assurance that prices will remain unchanged even after privatisation of GCP, as has been decided by the privatisation commission?

Sheikh Rashid Ahmed: Only one ghee unit out of 12 is closed from 1984. Now GCP share in market is 12% only and private sector is free to fix the price.

Mr. Chairman: Supplementary question.

سید اشتیاق اظہر : سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ یہ گھی کارپوریشن آف پاکستان میں میری اطلاع تو یہ تھی کہ بارہ میں سے آٹھ گھی ملیں بند ہیں یہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ صرف ایک ہی بند ہے تو کیا یہ بات صحیح ہے، اخباری اطلاع غلط ہے یہ۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

شیخ رشید احمد : جی میں نے جواب دیا، ظاہر ہے یہ غلط ہے تبھی میں نے یہ جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین : جی وہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔

سید اشتیاق اظہر : میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ پرائیویٹ سیکٹر کو آپ نے اجازت دی ہے کہ کھلے عام وہ گھی کی قیمتوں میں اضافہ کرے یہ کہاں سےjustified ہے- کیا اس میںconsumer کا بھی خیال رکھا جائے گا یا رکھا گیا ہے یا نہیں رکھا گیا-

جناب چیئرمین : جی شیخ رشید صاحب-

شیخ رشید احمد : ایک تو سر کسی زمانے میں ہمارا شیئر تھا 40 سے 50 فیصد Now we are hardly 10% سو وہ بھی میرا خیال ہے مہینہ پندرہ دن کی اور بات ہے اور جو Prices ہیں اس میں palm oil کی پچیس سو سے تین ہزار کر دی گئی ہے- سویا بین کی1,000 to 2,000 کر دی گئی ہے اور ایڈیبل آئل کا مارکیٹ میں دیکھیں کہPalm Oil ا 388 یو ایس اے 440 ہو گئی ہے جی اور 489 سے 540 ہو گئی ہے جو گھی ہمارے پاس بچا ہے اس کے لئے دو روپے اس لئے بڑھائے ہیں- غریب آدمی کا تو فائدہ ہوتا نہیں تیسری پارٹی بیچ میں سے کھا جاتی ہے تو ابھی بھی ہمارا تیس روپے کا مارجن ہے تو جو ایک مہینہ سے کم کم نقصان ہو جائے تا کہ جب تک یہ بکے دس بارہ کارخانے- تو یہ ہے سارا جواب-

جناب چیئرمین : جی شکریہ جناب-

*55. Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of Stenographers/Stenotypists presently working at the Head quarters since 1st November, 1992;

(b) seniority lists of future abroad posting including names and place of domicile; and

(c) total existiang strength of Stenographers/Stenotypists at Pakistani missions abroad, country-wise?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanjo: (a) The number of Stenographers/Stenotypists presently working at Headquarters since 1st November, 1992 is as under:-

S. No.		*Total No.*
1.	Stenographers	79
2.	Stenotypists	77

(b) A list of officials to be posted abroad till end of 1993 showing the requisite detail is placed at Annexure-A.

(c) The total strength of Stenographers/Stenotypists at Pakistan Missions abroad is as under:—

S. No.		*Strength*
1.	Stenographers	129
2.	Stenotypists	47

A list showing names of the Missions is enclosed at Annexure-B.

Annexure A

LIST OF STENOGRAPHERS/STENOTYPISTS TO BE POSTED ABROAD FROM 1-1-1993 TO 31-12-1993

S. No.	Name	Place of Domicile
1.	M/s. Munir Ahmad Gondal.	Punjab
2.	M/s. M. Yousaf Bangash.	N.W.F.P.
3.	M/s. Muhammad Siddique.	Punjab
4.	M/s. Amanullah Toor.	Punjab
5.	M/s. Sher Rehman.	NA FATA
6.	M/s. Malik Rashed.	Punjab
7.	M/s. Muhammad Iqbal.	Punjab
8.	M/s. Abdul Wahid Raja.	Punjab
9.	M/s. Abdul Shakoor.	Punjab
10.	M/s. Muhammad Saleem-II.	Punjab
11.	M/s. R.A. Cheema.	Punjab
12.	M/s. Shaukat Hussain.	Punjab
13.	M/s. Nazir Ahmad Paracha.	Punjab

S. No.	Name	Place of Domicile
14.	M/s. Nazir Baig.	Punjab
15.	M/s. Muhammad Idris.	Punjab
16.	M/s. M. Yousaf Khan	N.W.F.P.
17.	M/s. Abdul Rauf.	Punjab
18.	M/s. Zaheer-ul-Haq Khan.	Punjab
19.	M/s. M. Rafique Lodhi.	Punjab
20.	M/s. Muhammad Ilyas.	N.W.F.P.
21.	M/s. Ghulam Hussain.	Punjab
22.	M/s. Muhammad Ashraf.	Sindh (U)
23.	M/s. Muhammad Ishaque.	Punjab
24.	M/s. Abdul Rashid Khan.	Punjab
25.	M/s. Shakil A. Siddiqui.	N.W.F.P.
26.	M/s. Bashir Ahmad.	Punjab
27.	M/s. Zia Hussain.	N.W.F.P.
28.	M/s. Shamim Akhtar.	Sindh (U)
29.	M/s. Khaliq Dad.	N.W.F.P.
30.	M/s. Munir Ahmad.	Punjab
31.	M/s. Zafar Iqbal.	N.W.F.P.
32.	M/s. M. Farooq Bhatti.	Punjab
33.	M/s. Asghar Ali Shah.	Punjab
34.	M/s. Rehmatullah.	Punjab
35.	M/s. Manzoor Hussain.	Punjab
36.	M/s. Muhammad Aslam.	Punjab
37.	M/s. Shamim Raza.	Sindh (U)
38.	M/s. Muhammad Anwar.	Punjab
39.	M/s. Riaz M. Jadoon.	N.W.F.P.
40.	M/s. Muhammad Iqbal-II.	Punjab
41.	M/s. Amjad Nasrullah Khan.	Punjab
Stenotypists		
1.	M/s. Muhammad Ali Lodhi.	Punjab
2.	M/s. S. Safdar Raza Naqvi.	Punjab
3.	M/s. Zafar Ahmad Shah.	A.J.K.
4.	M/s. Muhammad Arif.	A.J.K.
5.	M/s. S. Zahid Ali Shah.	Punjab
6.	M/s. Umer Badshah.	N.W.F.P.
7.	M/s. Muhammad Mukhtar.	Punjab
8.	M/s. Ibrar-ul-Haq.	Punjab
9.	M/s. Sharifullah.	N.W.F.P.
10.	M/s. Asif Mehmood.	Punjab
11.	M/s. Muhammad Tayyab.	Punjab
12.	M/s. Abdur Rahim.	N.A.
13.	M/s. Badshah Khan.	F.A.T.A.

S. No.	Name	Place of Domicile
14.	M/s. Khalid Hussain.	N.W.F.P.
15.	M/s. Anwar Hussain.	A.K.
16.	M/s. Muhammad Ishaq.	Punjàb
17.	M/s. S. Ijaz Hussain.	Punjab

Annexure B

EXISTING STRENGTH OF STENOGRAPHERS AND STENOTYPISTS AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD

S. No.	Name of Mission	Existing Stenographers	Existing Stenotypists	Remarks
1.	Abu Dhabi.	1	2	
2.	Accra.	1	—	
3.	Algiers.	2	—	
4.	Alma Ata.	1	—	
5.	Amman.	1	1	
6.	Ankara.	2	1	
7.	Athens.	1	—	
8.	Ashkabad.	1 (Vacant)	—	Newly created post. Official stands selected for posting against this post.
9.	Bahrain.	1	1	
10.	Bonn.	3	1	
11.	Bangkok.	2	—	
12.	Brunai.	1	—	
13.	Baghdad.	2	—	
14.	Belgrade.	1	1	
15.	Berlin.	1	1 (Vacant)	
16.	Budapest.	1	—	
17.	Bern	1	1	
18.	Brasilia.	1	—	
19.	Brussels.	2	—	
20.	Bucharest.	1	—	
21.	Beijing.	3	1	
22.	Bombay.	1	—	
23.	Beirut.	1	—	
24.	Baku.	1 (Vacant)	—	Newly created post. Official stands selected for posting against this post.
25.	Caior.	2	1	
26.	Canberra.	2	—	
27.	Colombo.	1	1	
28.	Dushambe.	1 (Vacant)	—	Due to crisis the Mission has been closed temporarily and the official been repatriated.
29.	Dakar.	1	—	
30.	Dhaka.	3	1	
31.	Dar-es-Salam.	1	—	
32.	Damascus.	1	1	
33.	Doha.	2	1	
34.	Dubai.	1	1	

S. No.	Name of Mission	Existing Stenographers	Existing Stenotypists	Remarks
35.	Geneva.	3	—	
36.	Harare.	2	—	
37.	Hong Kong.	—	1	
38.	Istanbul.	—	1	
39.	Jalabad.	1	1	
40.	Jakarta.	1	1	
41.	Jeddah.	2	2	
42.	Kabul.	2 (Vacant)*	1	*Due to crisis the officials have been repatriated recently.
43.	Kandhar.	1 (Vacant)	1 (Vacant)	Newly created posts. Officials and selected for posting against this post.
44.	Khartoum.	1	1	
45.	Kuala Lumpur.	1	1	
46.	Kathmandu.	1	1	
47.	Kuwait.	2	1	
48.	Lagos.	1	2	
49.	London.	5	2	
50.	Lisbon.	1	—	
51.	Mazar-e-Sharif.	1 (Vacant)*	1	*Newly created post. Officials stand selected for posting against this post.
52.	Manial.	1	—	
53.	Maputo.	1	—	
54.	Madrid.	1	—	
55.	Maxico.	1	—	
56.	Male.	1	1	
57.	Moscow.	2	1	
58.	Muscat.	2	—	
59.	Meshad.	—	1	
60.	Nairobi.	1	—	
61.	Parepun New York.	4	—	
62.	New Delhi.	5	1	
63.	C.G. New York.	1	—	
64.	Oslo.	1	—	
65.	Ottawa.	1	1	
66.	Paris.	2	—	
67.	Prague.	1	1	
68.	Pyong Yong.	1	—	
69.	Rabat.	1	—	
70.	Riyadh.	3	—	
71.	Rangoon.	1	—	
*72.	Rome.	1	1	
73.	Seoul.	1	1	
74.	Sana'a.	1	—	
75.	South Africa.	1 (Vacant)	1 (Vacant)	Newly created post. Official stand selected for posting against this post.
76.	Stockholm.	1	1	
77.	Singapore.	1	—	
78.	Tehran.	2	2	
79.	The Hague.	2	—	
80.	Toronto.	1	—	
81.	Tokyo.	3	—	
82.	Tripoli.	2	—	
83.	Tunis.	1	—	
84.	Tashkant.	2	—	
85.	Vienna.	1	1	
86.	Washington.	3	—	
87.	Warsaw.	1	—	
88.	Windhok.	1	—	
89.	Zahidan.	—	1	

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال جی فرمایئے، جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : تو جو جواب دیئے گئے ہیں 77 ہیں سٹینوگرافرز اور سٹینو ٹائپسٹس ہیں 79 اور یہ stregnth ہے 129 کی اور سٹینو ٹائپسٹس 47 ۔ اچھا جناب بات یہ ہے کہ میں صرف وزیر صاحب کو اس میں پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ وہ کہیں گے ہر چیز بلوچستان۔ بات یہ ہے کہ ایک دو سٹینو گرافر تھے کوئٹہ کے جو یہاں ڈیپوٹیشن پر تھے۔ میں نے کوشش کی تھی کہ ان کی پوسٹنگ کسی بھی باہر کے ملک میں ہو جائے کیونکہ چھوٹی پوسٹنگ کے لئے لوگ کوشش کرتے ہیں اس پورے میں بلوچستان کا کوئی بھی نہیں ہے۔ اب میں کہوں تو پھر منسٹر صاحب کہیں گے کہ آپ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ دیکھیں اس میں ایک بھی نہیں ہے۔ کم از کم federating units visible تو ہوں۔ کانجو صاحب آپ بھی ماشاء اللہ ایسے علاقے سے ہیں جو پنجاب کا تو علاقہ ہے لیکن سرائیکی بیس کہلاتا ہے۔ آپ بہت شور کرتے ہیں وہاں کہ cotton crops خراب ہو گئی ہے فرٹیلائزر نہیں ہے لیکن جب ہم اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں تو تھوڑا اسی انداز میں کریں جیسے cotton crops اور fertilizer کی کمی ہے۔

جناب چیئرمین : جی جناب کانجو صاحب۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب چیئرمین!بلوچستان ہمیں بہت پیارا ہے بہت عزیز ہے اور فصیح صاحب بالکل اپنا حق ادا کرتے ہیں جو ان کا اس صوبے سے یہاں ہونے کے ناطے حق بنتا ہے۔ میں ایک چیز واضح طور پر کر دوں۔ یہ عملاً کبھی بھی نہیں ہوتا۔ ایک چیز جو میں واضح طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ emphasis دیتے رہے ہیں یہاں اپنے ہیڈکوارٹرز میں۔ اگر ہمارے پاس اچھے لوگ ہوں گے۔ یہاں پر سٹینوگرافر سے لے کر اوپر تک اگر ٹھیک ہوں گے تو ہماری بہت بہتری ہو گی اس کے علاوہ جو ان کا حکم ہے میں اس کی تعمیل کرنے کی کوشش کروں گا اگر ایسی کوئی difficulty ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ جو ہیڈکوارٹرز میں رہتے ہیں شاید ان کی ----- یہ ----- اس قسم کا آفس نہیں ہے جہاں یہاں Head Quarters post ان کو ایک minus پوائنٹ سمجھا جائے بلکہ plus پوائنٹ سمجھا جانا چاہیئے۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین : جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : ایک چھوٹا سا ہے ہماری طرف کہ ایک آدمی تقسیم کررہا تھا کوئی خیرات تو اس میں گوشت تقسیم کر رہا تھا۔ تو ایک ایسا گوشت کا حصہ لیا اور اپنے بچے کو کوئی گالی دے کر کہا کہ لے لو یہ حصہ۔ دوسرا حصہ لیا اور پھر گالی دے کر کسی دوسرے بچے یا بھتیجے کو کہا کہ یہ لے لو تمہارا گزارا ہو جائے۔ تو ایک غریب بیٹھا تھا تو اس نے کہا مجھے بھی ایک گالی دے کر کوئی حصہ دے دو۔ یہ جو آپ کو اتنا پسند ہے اسلام آباد ایسا اچھا ہے اور اس میں سپیشلسٹ چاہیئے تو آپ اس میں بھی اپنے لوگ رکھئے۔ بے ادبی معاف، میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہر روز یہ جو اچھے ہیں۔ وہ یہ ہمیں رکھیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اور دوسری بات یہ جناب والا---

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے آپ کا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : سوال میرا یہ ہے کہ یہ جو مسلسل پوسٹنگز ہیں اس میں بھی یہ پوزیشن ہے۔ recruitments ہیں اس میں بھی یہی پوزیشن ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کو حق نہیں مل رہا ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! ایسا explanation کرتے ہیں اور وہ explanation ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ frankly یہ تسلیم کریں کہ یہ ایک بات ہے، ہوئی ہے اور آئندہ نہیں کریں گے اور یہ جناب ہمارے فصیح اقبال صاحب کا یہ جو رویہ تھا یہ معذرت خواہانہ ہے وہ جو کہتے تھے جناب عالی ---

جناب محمد صدیق خان کانجو : لا حول ولا قوۃ سر میں معذرت چاہتا ہوں اگر میں نے یہ impression دیا ہے میں حقیقتاً عرض کررہا ہوں کہ ہم ہیڈ کوارٹرز میں اچھے لوگ رکھنا چاہتے ہیں یہ قطعاً اگر وہ یہ سمجھ رہے ہیں اور جس طرح recruitment کا تعلق ہے اس میں کوئی تفاوت نہیں ہے اس میں آپ افسروں سے لے لیں نیچے آ جائیں بلکہ میں یہاں فلور پر عرض کروں گا کہ جو ہمارے گریڈ I سے 16 تک کے ہیں اس میں اگر ہمارے فاضل ممبران یہاں بھیجیں جو یہاں اس کام کے لئے ہوں لوکل کے لئے ہم حاضر ہوں گے وہاں پر تھوڑی سی discrepancy ہے- to the extent کہ وہاں سے لوگ نہیں آ سکتے- بھیجیں ہم welcome کریں گے- ہمیں بلوچستان موجودہ گورنمنٹ کو بہت زیادہ عزیز ہے- جس طرح اور دوسرے صوبہ جات ہیں اور یہ حکم کر کے تو دیکھیں جہاں تک پوسٹنگ کا تعلق ہے اگر کوئی specifically ان کا کوئی ہے تو مجھے ضرور حکم کریں- اگر وہ اس سلسلے میں آتا ہو تو ہم ضرور------ مگر یہ تصور قطعاً نہ کیا جائے جو ہمارا اہل کار یہاں ہیڈ کوارٹرز میں کام کر رہا ہے کہ نااہلی کی وجہ سے ہم نے اسے یہاں ہیڈ کوارٹرز میں بٹھایا ہوا ہے یہ امپریشن غلط ہے- میں بار بار یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہیڈکوارٹرز میں ہم اچھے لوگوں کو جو بہت زیادہ اچھے ہوں یہاں رکھیں-

جناب چیئرمین : جی عبداللہ شاہ صاحب کچھ پوچھنا چاہ رہے تھے-

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister state whether the provincial quotas are being observed because I do not find anybody from Sindh rural in the whole list.

(interruption)

Syed Abdullah Shah: When you will try? Please do it.

So that جناب چیئرمین : جی شکریہ- جناب وقت پورا ہو چکا ہے- brings us to the end of the Question Hour. The remaining questions will be treated as read.

*56. **Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Industries be pleased to state whether it is a fact that the Ghee Corporation of Pakistan has further increased the price of vegetable ghee by Rs. 2 per K.G; if so, its reasons?

Sheikh Rashid Ahmed: Yes. The increase in price was made due to the increase in cost of production of GCP. Detailed cost analysis is attached as Annexure-I.

Annexure I

COST OF PRODUCTION OF VEGETABLE GHEE PER TON

Oil	Rs.	16216
Packing	Rs.	2281
Conversion	Rs.	804
Fixed (based on production of 11084 ton)	Rs.	3646
Bye product contribution		(21)
Selling and Distribution	Rs.	208
Total Cost	Rs.	23134
Selling price	Rs.	20187.50
Net Loss	Rs.	2946.50

*58. **Khawaja Muhammad Asif:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that the office of the Ambassador in U.A.E. is vacant, if so, the time by which diplomat will be posted there?

The question hour is being over. The remaining questions and answers were placed on the table of the House.

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: The office of the Ambassador in U.A.E. is vacant since June, 1992 following the appointment of the former incumbent as Pakistan's Ambassador in Kabul. The appointment of an Ambassador in UAE is under consideration and a new Ambassador will be sent to Abu Dhabi as soon as the selection is finalized.

*59. **Khawaja Muhammad Asif:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the date of posting of the present Counsel General in U.A.E., and

(b) whether it is a fact that posting order of the said diplomat was issued but cancelled later on, if so, its reasons?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) Mr. Aftab Hussain Syed, present Counsel General in Dubai, UAE assumed charge of his post on July 8, 1989.

(b) the presumption that the posting order of Mr. Aftab Hussain Syed was issued but cancelled later on is not based on facts.

*60. **Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the steps taken by the Government to return amounts to all investors of the Cooperatives Schemes?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: The matter mainly relates to the Government of Punjab, who have been requested to furnish the position. However, the information already available with the Ministry of Food, Agriculture and Cooperative is given below :-

(a) In the light of the recommendations of the Lone Commission the Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) Ordinance, 1992, has been promulgated and 102 Cooperatives Societies have been declared as undesirable Cooperative Societies under the Ordinance. The Punjab Cooperative Board for Liquidation has been appointed as interim Liquidator of these societies and has started payment to the depositors with accounts upto 50,000 of the following five Undesirable Cooperative Societies, after obtaining approval from the Supreme Court of Pakistan and Cooperative, Judge :-

(i) National Industrial Cooperative Finance Corporation Ltd.
(ii) National Industrial Cooperative Credit Corporation Ltd.
(iii) Services Cooperative Credit Corporation Ltd.
(iv) Pasban Cooperative Finance Corporation Ltd.
(v) Merchantile Cooperative Finance Corporation Ltd.

(b) The Board has started payment to the depositors, with accounts upto Rs.50,000 of the above mentioned five defunct Corporations, who had lodged their claims with Lone Commission. Payments are being made to depositors after verification of claims.

*61. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Special Education and Social Welfare be pleased to state the time by which construction work of the Disabled Children School, opposite Noori Hospital, Islamabad, will be completed?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Construction work of the said project can be completed within 22 months of the date from which balance of Rs.30 million of the approved cost of the project is made available through Annual Development Programme.

*62. Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Production be pleased to state whether it is a fact that Pakistan Steel has announced formation of CBU in all the productive units instead of one CBA, if so, its reasons?

Engr. Islam Nabi: No.

*63. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to state when the Government is going to make it obligatory for all Blood Transfusion Centres in the country to test the blood for HIV of all Donors?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: All the major hospitals are already screening the blood for HIV/AIDS and thus whatever blood is transfused in the public sector is being tested for HIV/AIDS. The Government plans to cover all the NGOs as well as privately run hospitals as part of this programme. Since it is very expensive to buy equipment, diagnostic kits and train manpower at all levels to ensure

screening of blood for HIV/AIDS, this screening would be made obligatory for all blood transfusion centres as and when resources permit.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Next leave applications.

قاضی حسین احمد صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : خورشید احمد صاحب ملک سے باہر ہیں۔ انہوں نے مورخہ 22 فروری تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : یحیٰی بختیار صاحب علاج کی غرض سے امریکہ تشریف لے گئے ہیں انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید مزمل شاہ صاحب نے خرابئ صحت کی بنا پر 18، 22 اور 23 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ کی ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

DISCUSSION ON THE ADDRESS OF THE PRESIDENT

جناب چیئرمین : اب ہم صدر صاحب کے خطاب پر بحث شروع کرتے ہیں، عبداللہ شاہ صاحب آپ بحث شروع کرنا پسند کریں گے لیکن پہلے وزیر صاحب move کر لیں۔

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I move this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his Address before the two Hosues assembled together on the 22nd December, 1992.

Syed Abdullah Shah: Sir, I oppose and I have given an amendment also to this.

Mr. Chairman: O.K. It has been moved by the Minister for Law and Justice that this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for is Address to the two Houses assembled together on 22 December, 1992.

Abdullah Shah Sahib, would you like to open the debate on this Address?

(interruption)

حافظ حسین احمدؒ : جناب والا! ابھی تو وزیر صاحب نے صدر صاحب

کے خطاب پر بحث کی یہ تحریک پیش کی تو اب اس پر بحث کیسے ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین : آج بحث شروع کرنی ہے یہ admit تو پہلے ہو چکا تھا۔ آج fix ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : تو آج کیا ہے پہلے نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، آج ہم نے بحث کے لئے فکس کر دیا ہے۔ یہ باقاعدہ فیصلہ ہوا تھا آج بحث شروع ہونی ہے۔

حافظ حسین احمد: آپ نے فرمایا تھا کہ اجلاس کے بعد آ جائیں اور فیصلہ کریں گے۔

جناب چیئرمین : نہیں، اب شروع کرنے لگے ہیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں آج جب move ہوا ہے تو کیسے آج کریں گے۔

جناب چیئرمین : آج اس لئے جی کہ move تو پہلے ہو چکا ہے آج فکس کیا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : سینٹ میں move نہیں ہوا جی، کہاں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب آج فکس کیا ہے بحث کے لئے۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب آج جب move ہوا ہے------

جناب چیئرمین : تو کوئی بات نہیں آج ہی ڈیبیٹ ہونی ہے

It was laid on the table about 3, 4 weeks before. Today has

been fixed for discussion on this. یعنی move کا یہ نہیں کہ move ہو تو اس کے بعد ایڈجرن کر دیں۔

جناب منظور احمد گچکی : پہلے سیشن میں یہ move نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جس وقت صدر صاحب خطاب کر لیتے ہیں تو وہ address lay ہو جاتا ہے lay ہو گیا. چار ہفتے پہلے یا جب بھی ہوا اس کے بعد مجھے آپ سے مشورہ کر کے فکس کرنا ہوتا ہے بحث کے لئے۔ آج میں نے فکس کر دیا ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! عرض یہ ہے کہ صدر صاحب کی تقریر کے بعد خودبخود lay نہیں ہوتا بلکہ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ متعلقہ وزیر جو ہے پارلیمانی افئیرز کا وہ اس کو ایوان کے اندر move کرتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ move نہیں کرتا lay کرتا ہے، lay ہو گیا۔

جناب منظور احمد گچکی : آج lay ہوا۔

جناب چیئرمین : آج lay نہیں ہوا آج اس پر بحث کی موشن ہے، lay تو پہلے ہو چکا ہے this was laid before the House about for weeks ago اس کے بعد میں نے ممبران سے مشورہ کر کے آج کی تاریخ اس پر بحث کے لئے فکس کی ہے اورمیں چاہتا ہوں کہ یہ شروع کیوں کہ اس پر وقت لگے گا اور جو وقت مقرر کیا ہے وہ بھی خاصا ہے تو اس میں لگے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر بحث شروع ہو جائے۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! جو تحریک التوا آج کے لئے تھی اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ڈیفر ہو گئی اور جب یہ بحث ختم ہو جائے تو ہم پھر یہ تحاریک التوا لیں گے اسی نمبر کے تحت جس طرح کہ یہ ہیں۔

اور مجھے فہرست دی جائے ان معزز ممبران کی جواس بحث میں حصہ لینا چاہیں گے اور ہم نے ٹائم یہ رکھا ہے کہ آدھا گھنٹہ پارٹیز کے لیڈران کرام اور بیس منٹ برائے معزز اراکین ایوان۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! اس پر مجھے اعتراض ہے-------

جناب چیئرمین : اس میں پھر یہ ہو گا کہ ایک آدمی تین گھنٹے بول رہا ہے اگر چار آدمی اکٹھے ہو گئے تو سارا وقت لے جائیں گے-----

جناب منظور احمد گچکی: تو وہ دو آدمیوں کے behalf پر بول رہا ہو گا۔

جناب چیئرمین: چلیں شروع کرتے ہیں آدھا گھنٹہ کافی ہوتا ہے، جی شاہ صاحب شروع کریں۔

سید عبداللہ شاہ: جناب چیئرمین! یہ جو صدر صاحب کی سالانہ تقریر ہوتی ہے یہ آٹھویں ترمیم کے بعد ہمارے لئے ایک دستوری فریضہ بن گیا کہ جائنٹ سٹنگ کو صدر صاحب کا جو فرمان ہے وہ سننا پڑے گا۔ اس سے پہلے ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ جو آئینی پروویژن ہے وہ یہ ہے کہ He may address the House لیکن اس کے بعد یہ ہوا کہ نہیں آپ کو سننا پڑے گا اور He shall address the Joint Sitting of the Parliament ہم نے اگلے سال جائنٹ سٹنگ میں اعتراض کیا تھا صدر محترم کی تقریر پر۔ ہمارے اوپر کافی نکتہ چینی ہوئی تھی۔ ہمارا مقصد یہی تھا کہ جو غلط کام ہو رہے ہیں شاید صدر محترم ہمارے اتنے شدید احتجاج کو دیکھ کر کیااس پر توجہ فرمائیں گے،اس کا ازالہ کچھ ہو گا لیکن ہوا کچھ بھی نہیں اوراس لئےاس مرتبہ جو ایڈریس ہوا تھا میری پارٹی نے ہاؤس کا بائیکاٹ کر دیا تھا کہ ہم سننا نہیں چاہتے اس لئے کہ اگر ہماری کوئی نہیں سنتا توہم کسی اور کی کیوں سنیں اور سننا ان کافرض بنتا ہے کیوں کہ وہ اس وقت ایسی مسند پر بیٹھاہوا ہے، ایسی پوزیشن میں ہے کہ وہ سن بھی سکتے ہیں اور اس کا کچھ ازالہ بھی کر سکتے ہیں۔

میں نے تقریر کا متن پڑھا ہے اس میں شروع میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ موجودہ حکومت نے جو بھی پرفارمنس کی ہے اس کا بھی ہم ذکر کریں گے اور جو مستقبل کا پروگرام ہے اس کا بھی ذکرکریں گے لیکن مہربانی کر کے آپ اس پوری تقریر کو غور سے پڑھیں۔ نہ تو یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت کی کارکردگی کیا ہے اور نہ یہ کہ آئندہ کیا کرنا ہے۔ صرف ایک sermon دیا گیا ہے، خطبہ پڑھا گیا ہے کہ یہ ہونا چاہیئے اور یہ نہیں ہوا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہی صدر کی تقریر کا مقصد ہے تو اسی بنا پر میں عرض کروں گا کہ جو آٹھویں ترمیم میں سارے اختیارات ایک شخص کو دے دیئے گئے ہیں ان کی کوئی تُک نہیں بنتی۔ شکر ہے کہ ابھی، میں نے کچھ اخباروں میں پڑھا ہے کہ موجودہ حکومت نے یا وزیراعظم صاحب نے یا ان کی پارٹی نے بھی سوچنا شروع کر دیا ہے کہ یہ آٹھویں ترمیم جو ہے ایک ڈکٹیٹر نے دی تھی اور اب وقت آ چکا ہے کہ اس کا کچھ ازالہ کریں، اس کو کچھ تبدیل کرلیں۔ بڑی اچھی بات ہے میری پارٹی تو شروع سے۔

Mr. Chairman: Chaudhry Sahib please make sure that Ministers attend the discussion.

میرے خیال میں آپ کا یا چوہدری امیر حسین کا یہاں ہونا بھی لازمی ہے اور کوئی نہ کوئی موجود ہو۔

سید غوث علی شاہ: جناب والا! میں بھی موجود ہوں اگرچہ میرا بزنس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بھی ہیں لیکن میرے خیال میں یہاں پر چونکہ بہت سے مسئلے آتے ہیں تو مناسب ہے کہ اور وزراء بھی ہوں۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں لیکن میرے خیال میں اور بھی وزراء صاحبان ہونے چاہیئں۔ جی عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہماری پارٹی نے شروع ہی سے کہا تھا کہ یہ جو آٹھویں ترمیم ہے جس کے تحت صدر صاحب کو پورے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور پارلیمنٹ کا جو وجود ہے جو زندگی

ہے وہ بھی ایک فرد واحد کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے، یہ غلط ہے۔ اور اب یہ اچھی بات نظر آ رہی ہے کہ ہمارے جو حکومت کے ساتھی ایوان کی دوسری طرف ہیں، انہوں نے بھی سوچنا شروع کر دیا ہے کہ یہ غلط بات ہے۔ صدر محترم نے اپنی تقریر میں صرف wishful thinking کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ بھی ہونا چاہیئے، یہ بھی ہونا چاہیئے اس میں اتنے تضادات ہیں۔ اسی پیرا میں اسی صفحہ پر ایک طرف تو وہ پارلیمنٹ کو بڑا سراہ رہے ہیں کہ جی پارلیمنٹ کا فنکشن گزشتہ سال میں بڑا اچھا رہا ہے۔ پھر اسی وقت یہ بھی فرماتے ہیں کہ کورم کا مسئلہ ہے، وزراء ایوان میں نہیں ہوتے ہیں تو یا تو پارلیمنٹ بطور کل اچھی ہے یا تو صحیح کام نہیں کر رہی ہے، یا صحیح کام کر رہی ہے، دو متضاد باتیں انہوں نے اپنی تقریر میں کہی ہیں۔

اسی طرح صدر محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ آرڈیننسز کے ذریعے قانون سازی ہو رہی ہے، یہ غلط بات ہے۔ جناب والا! آرڈیننسز پر دستخط تو وہ خود فرماتے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ--- اگر آپ وہ بات کرتے نہیں ہیں تو وہ کسی اور کو کہو کو مت۔ انہی وجوہات کی بنا پر ہم نے ان کی تقریر نہیں سنی اور ہم نے ان کی تقریر کا بائیکاٹ کیا۔ صدر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے لوگ جمہوریت کے بارے میں کبھی کبھی شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ شکوک کا سبب ان کی اپنی ذات ہے۔ کیونکہ پارلیمنٹ جو منتخب ہو کر آتی ہے، جو خود اس کو منتخب کرتی ہے۔

He is the creation of the Parliament. Now Sir, creation can not get the authority to kill the creator and the 8th amendment amounts to that.

تو شکوک و شبہات لوگوں کے ذہنوں میں پائے جاتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں کہ اگر کسی وقت بھی صاحب کو کوئی الہام ہو جائے تو منتخب نمائندوں کو گھر بھیج سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات ہوتے ہیں۔

دوسرا سبب یہ ہے سر۔ یہ جو 1990ء کے انتخابات ہوئے، ہم پیپلز پارٹی کے لوگوں نے اسی دن سے شور مچانا شروع کیا تھا کہ یہ انتخابات فئیر نہیں ہیں۔ rigging ہوئی ہے اور بڑے پیمانے پر rigging ہوئی ہے۔ ہماری تو کسی نے بات نہیں سنی لیکن شکر ہے اللہ کا کیونکہ اللہ کے پاس انصاف ہے، آج نہیں تو کل

وہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس وقت کے قائم مقام وزیراعظم، انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ rigging ہوئی لیکن مجھے پتہ نہیں تھا۔ اب جو سابق چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ جو ابھی سپریم کورٹ کے سامنے کھڑا ہے۔ وہ بھی کہتا ہے کہ اگلے الیکشن میں فرشتے اپنا کام کر گئے، نہ ہارنے والے کو پتہ چلا کہ میں کیسے ہارا اور نہ جیتنے والے کو پتہ چلا کہ میں کیسے جیتا۔

Now Sir, they were the part of the ruling establishment.
اگر اس طریقے سے transparency of elections نہیں رہتی ہے۔ اس طریقے سے جو sanctity of ballot وہ آپ فرق نہیں رکھتے ہیں تو لوگوں کے ذہنوں میں لازماً شکوک و شبہات ہوں گے اس قسم کی پارلیمنٹ اور اس قسم کی جمہوریت کا مستقبل کیا ہے۔ لوگوں نے کسی ایک بندے کو ووٹ دیا، کسی ایک بندے کو کامیاب کرنے کی کوشش کی، اور ہاؤس میں دوسرا کوئی بیٹھ گیا۔ تو یہ بھی شکوک کو جنم دیتا ہے۔ ہمارے اوپراس طرح کی criticism ہوتی رہتی ہے کہ آپ لوگ کہتے رہتے ہیں کہ الیکشن rigged ہیں۔ تو پھر آپ لوگ ہاؤس میں کیسے بیٹھے ہیں۔ سر اس کا جواز اور جواب یہ میں عرض کروں گا، کہ ہمیں تو لوگوں نے ووٹ دیا ہے۔

We have been validly, correctly, properly elected. The other side, the Government side has not been elected properly, they have come by rigged election and therefore they do not have the right to sit in the House.

تو اس میں کوئی contradiction نہیں ہے۔ اور ہمارا مطالبہ مسلسل جاری ہے کہ آپ مہربانی کریں فئیر الیکشن کرائیں، صحیح الیکشن کرائیں۔ صدر نے خود کہا ہے کہ بار بار الیکشن کرانے سے جمہوری ادارے مضبوط ہوں گے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ پھر سے fresh election کراتے ہیں کیونکہ یہ الیکشن ایک تنازعہ بن گیا ہے، disputed ہے تو کیوں نہ آپ اس کو سیدھا کر لیں۔ چیئرمین صاحب! آپ کو یاد ہے کہ جب آپ نے مہربانی کی اور ہمیں ساؤتھ کوریا لے گئے۔ وہاں پر صدر کے الیکشن ہو رہے تھے۔ اور وہاں پر صدر کو دوسری ٹرم میں الیکشن لڑنے کا اختیار نہیں ہے۔

He can not contest for the second term.
وہاں پر آپ کو اپوزیشن کے ممبر جو تھے، ان سے آپ کی ملاقات ہوئی تھی ۔

انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے مطالبہ کیا ہے حکومت سے کیونکہ صدر ایک پاور میں بیٹھا ہے

He might interfere in the elections, in the election process.

تو اس میں وہ مداخلت نہیں کرے گا۔ اور جو الیکشن کمیشن ہے وہ دونوں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے مشورے سے neutral election commission appoint کریں گے تب جا کے صدر کے انتخابات ہوں گے۔ آپ نے ان سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ کیا آپ کے دستور میں ایسی کوئی provision ہے، تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے دستور میں ایسی کوئی provision نہیں ہے۔ لیکن ہم نے الیکشن کو غیر متنازعہ بنانے کے لئے، ہم نے ایک extra constitutional step لیا ہے۔ تو جب وہ جو Law of necessity کے تحت آپ سب کچھ کر گزرتے ہیں تو کم از کم یہ جو الیکشن ہیں ان کو آپ غیرمتنازعہ بنائیں اور جو اپوزیشن مطالبہ کر رہی اور صحیح مطالبہ کر رہی ہے کہ الیکشن کمیشن غیرمتنازعہ ہو اور حکومت کی مداخلت نہ ہو۔ اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ لیکن صدرمحترم نے اس کی طرف کوئی غوروخوص نہیں فرمایا۔ اور جو اگلی مرتبہ بات کی تھی اسی کو دہرایا ہے۔ اور صدر صاحب نے کہا ہے کہ

there is lack of accountablity amongst the parliamentarians or elected representatives.

وہی میں عرض کروں گا کہ ان سے کوئی پوچھنے والا ہے کہ آپ کو اتنے اختیارات دیئے گئے، ہم کہتے ہیں کہ وزیراعظم کو اختیارات نہیں دو کہ وہ بہت بڑی طاقت بن جائے گا۔ کم ازکم وزیراعظم میری پارٹی کا نہیں ہے لیکن وزیراعظم یا اس کی کابینہ کو اس ہاؤس میں جواب دینا ہے۔ صدر ایک مرتبہ منتخب ہو گیا تو پھر اس کو پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ اور صدر صاحب کی جو شخصیت ہے ایک عام انسان کی حیثیت سے، ان کی اپنی ذات ، جس دن سے اس نے اپنی زندگی شروع کی ہے۔ پہلے بیوروکریسی میں اس کے بعد سیاست میں، ہم تو کئی accountability کے ادوار سے گزر چکے ہیں، ہم disqualify ہوتے ہیں، ہم جیل میں بھی جاتے ہیں۔ ان کو تو کسی مکھی نے بھی نہیں چھوا ہے تو accountablity خود اس کی نہیں ہو رہی ہے۔ یہاں جو سیاست دان بیٹھے ہیں

Either on this side or on that side rightly or wrongly, they have been accounted, they have been prosecuted and they have been called in question.

لیکن صدرمحترم کو آج تک کسی نے نہیں پوچھا- یہ تو ان کو اپنے آپ کو مخاطب کرنا چاہیئے تھا کہ کیا آج تک ان کی کوئی accountability ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے-

صدر محترم نے فرمایا کہ لوگوں کو پارلیمنٹ سے بہت سی توقعات تھیں لیکن وہ اس پر پوار نہیں اتر رہے ہیں- میں نے گزارش یہ کی کہ ایک طرف تو فرمایا ہے انہوں نے اپنی تقریر میں کہ پارلیمنٹ نے بڑا اچھا کام کیا ہے- اس تقریر کی دوسری لائن میں وہ فرماتے ہیں کہ نہیں جی لوگوں کے معیار پر آپ پورا نہیں اتر رہے ہیں- تو یہ متضاد باتیں ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں - یہ بھی فرمایا ہے کہ جو نمائندے منتخب ہو کر آ جاتے ہیں، حالانکہ دستور میں ہے provision کہ ان کا character اور conduct کے بارے میں کچھ qualifications ہونی چاہیئیں لیکن اس پر پورا عمل نہیں ہو رہا ہے- میں چیئرمین صاحب! عرض کروں گا کہ وہ بندہ جس کو لوگ منتخب کر کے بھیجتے ہیں- آپ لوگوں کو کیا بیوقوف، غیرذمہ دار سمجھتے ہیں ؟

This amounts to a this thing and I think the people are intelligent and I believe in the people.

لوگ اتنے نہیں ہیں انجانے- وہ صحیح لوگوں کو چنتے ہیں بشرطیکہ آپ ان کے جو verdict کی respect کریں- اگر آپ کسی ایک بندے کو یا کسی ادارے کو یہ اختیار دے دیتے ہیں کہ آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ بندہ ہاؤس میں جانے کا اہل ہے یا نہیں؟ اور یہ criteria آپ لیتے ہیں تو میں کہوں گا کہ خود جو ہمیں sermon دے رہا ہے ان کے بارے میں لوگوں کا کیا خیال ہے- کبھی انہوں نے ایوانِ صدر سے باہر نکل کر لوگوں کی باتیں سنی ہیں- سنیں کہ لوگ آپ کے لئے کیا فرما رہے ہیں- تو وہی بات کہ آپ وہ بات نہ کہیں جو کرتے نہیں ہیں- دوسروں پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آپ کے بارے میں لوگوں کا کیا خیال ہے- صدر صاحب نے گذشتہ جو سیلاب اور بارشیں ہوئی ہیں اس میں موجودہ حکومت کو بڑی داد دی ہے کہ انہوں

نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اس موقع پر جناب چیئرمین! میں آپ کو عرض کروں گا کہ کم ازکم صوبہ سندھ میں جو تباہی مچی تھی، وہ بھی پہلے کبھی ایسی نہیں ہوئی۔ لیکن حکومت نے وہاں پہ جو کام کیا ہے، میں پہلے بھی یہاں پر یہ بات کہہ چکا ہوں لیکن صدر کی تقریر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں دوبارہ اپنی بات دہراؤں گا کہ جو بھی پیسہ مرکز نے بھیجا یا صوبائی حکومت نے بھیجا وہ لوگوں تک نہیں پہنچا۔ اتنا وہاں اندھیر مچا ہوا ہے، اور اتنا کنٹرول ہے کہ جو لوگ پاکستان پیپلز پارٹی سے وابستہ ہیں ان کو تو کسی قسم کا بھی فائدہ یا aid نہیں مل رہا۔ آپ جانتے ہیں کہ سندھ میں تو کم سے کم I will be saying that in Punjab and other province we are a majority party... آپ کتنے لوگوں کو نکال دیں گے اس بنیاد پر کہ ان کی وابستگی پیپلز پارٹی سے ہے۔ اور انہیں یہ کر کے دکھائے جس طرح وہ rigged الیکشن تھی جس طرح انتظامیہ پر ان کا کنٹرول ہے جس طرح انتظامیہ کرپٹ ہے سارا پیسہ جو یہاں سے گیا وہ لوگوں کو تو قطعاً نہیں ملا لیکن جس طرح ایم پی ایز کو پرچیز کیا جا رہا ہے ہارس ٹریڈنگ سندھ میں ہو رہی ہے سب ادھر divert ہو گیا۔ عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ملا ہے آپ جا کے دیکھ سکتے ہیں اس وقت پرائم منسٹر صاحب وہاں بڑا گھومتے ہیں سندھ میں کہ میں آپ کو زمین دے رہا ہوں یہ کر رہا ہوں۔ لیکن میں ان کو دعوت دوں گا کبھی آپ تو جاتے ہیں سرکاری خرچے پر سرکاری انتظامات پر ہم غریب کی طرف سے بھی آجائیں ہم آپ کو دال روٹی کھلائیں گے۔ آپ چل کے دکھا دیں حالانکہ آپ کوئی ہماری پارٹی سے نہیں ہیں۔ لیکن جو آپ کو دیا جاتا ہے impression کہ بہت ہی کلین ایڈمنسٹریشن ہو رہی ہے لوگوں کے اوپر بڑی مہربانی آپ کی ہو رہی ہے۔ قطعاً یہ نہیں ہو رہی ہے اس کو غلط بات بتائی جا رہی ہے۔ میرا خیال اس کو پتہ بھی ہے اتنا تو وہ انجانہ ہو نہیں سکتا آخر کار پرائم منسٹر ایسے تو الیکٹ نہیں ہوتا ہے۔ کچھ تواس کی qualification ہے جس کی وجہ سے پرائم منسٹر وہ ہوگیا ہے۔ یہ ساری جو ایڈ ہے وہ ویسٹ گئی ہے It has gone in wrong pockets اور عام آدمی کو اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور صدر محترم کی اس کے بارے میں جو رائے ہے بالکل ہی بے بنیاد ہے۔

صدر صاحب نے اس حکومت کی پرائیویٹائزیشن پالیسی کو بھی بڑا سراہا ہے۔ جناب چیئرمین! اس پالیسی پر بھی اس ہاؤس میں یا نیشنل اسمبلی میں کافی باتیں

ہو چکی ہیں - کس طرح پرائیویٹائیزیشن ہو رہا ہے یا ہوا ہے - کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ہماری پارٹی نے خود یہ پروگرام شروع کیا تھا کہ we will go for privatisation لیکن جس طریقے سے یہاں پر کیا گیا ہے چند لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ایسے ہی بڑے بڑے profit making organisations تھے وہ دیئے گئے اس پر اعتراضات بھی ہوئے اور اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی یہاں پر صدر صاحب نے کہا ہے کہ جی monopolization جو ہے وہ نہیں ہونی چاہیئے صحیح فرماتے ہیں لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ اس پرائیویٹائیزیشن پالیسی کے تحت monopolize create ہوئی ہیں دولت چند لوگوں کے ہاتھ میں جا رہی ہے - یہاں تک کہ جو چیئرمین پرائیویٹائزیشن کمیشن کا unfortunately he is not here وہ ہمارا کولیگ ہے سینیٹر صاحب انہوں نے تو اخبار میں یہ فرما دیا تھا you can not trust everybody with money that means money should be only in few hands, Sir we are against it. This is not privatisation, this is monopolization.

اور لوگوں کو صرف چند لوگوں کو امیر بنانا اور باقی لوگوں کو بھوکا رکھنا ہے یہ ہماری پالیسی نہیں ہے - یہ نہ اسلامی پالیسی ہے نہ صحیح پالیسی ہے - یہ پالیسی موجودہ گورنمنٹ نے اپنا رکھی ہے وہ اسی بنیادوں پر چل رہی ہے کہ صرف چند لوگ امیر بن جائیں باقیوں کا اللہ ہی حافظ ہے - ابھی یہاں question hour میں بھی یہ کہا گیا لیکن وزیر صاحب مکر گیا اس سے کہ جی مہنگائی بڑھ رہی ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہم کیا کریں - ہمارا پہلے تو اتنا فیصد تھا گھی کارپوریشن میں ابھی بارہ فیصد ہے تو بعد میں وہ بھی نہیں رہے گا - تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مہنگائی اور بڑھے گی آپ پڑھیں اخباروں میں کہ گاڑیوں کی قیمتیں - سوزکی کار جو پاکستان میں بنتی ہے - اس سے پہلے اس کی کیا قیمت تھی اب کیا بن رہی ہے - ٹریکٹرز کی قیمت جو پرائیویٹ سیکٹر میں آپ نے کھلا چھوڑ دیا ہے آپ نے سیٹھ کو کھلا چھوڑ دیا ہے کہ جس طرح چاہے خون چوستا رہے عوام کا اور عوام آپ کے سامنے اس حکومت کے سامنے کوئی معنی نہیں رکھتی - تو اور اس حالت میں بھی صدر نے اس پالیسی کو سراہا ہے جس کا میں کہتا ہوں کہ یہ ان کی غلط سوچ ہے - اسلامک سسٹم کی بات کرتے ہیں مجھے تو چیئرمین صاحب! سمجھ نہیں آ رہی کہ کون سے اسلام کی یہاں بات ہو رہی ہے میں نے تو اسلامک ہسٹری میں جو تھوڑا بہت میرا علم ہے کہیں نہیں دیکھا کہ کوئی بڑا سیٹھ بھی تھا کوئی بڑا

امیر بھی تھا ایک دور آیا تھا حضرت عثمان کے زمانے میں کچھ امیر بنے تھے لیکن اس کے نتائج جو تھے بہت غلط نکلے - تو امارت یا دولت کا اکٹھا ہونا یا امیر بنانا یا عیاشی کی زندگی گزارنا اسلام کے حساب سے قطعاً درست نہیں ہے - لیکن اسلام کی بات بھی کرتے ہیں اور عمل جو ہے وہ بالکل برعکس اس کےopposite ہوتا ہے -

جناب یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت نے بڑے اقدامات کئے ہیں کہ جو کمی ہے بجٹ آمدنی اور خرچے میں اس gap کو کم کیا جائے اسی جگہ پر یہ بھی فرمایا ہے جو steps لئے گئے ہیں first quarter میں اس سے کوئی اچھے نتائج نہیں نکل رہے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ جو بھی اس وقت ہمارے سامنے مسائل ہیں کہا یہ گیا ہے اس تقریر میں کہ یہ بڑے برسوں سے جمع ہوتے گئے ہیں - اور ایک وہ جو ہے حل نہیں ہو سکتے ہیں- تو جناب چیئرمین! صدر محترم خود as a secretary finance, Minister finance کافی عرصے رہے ہیں- تو میں کس کو دوش دوں جب آپ خود اقتدار میں تھے، ہیں اب بھی، اور رہے ہیں continuously, politicians کی حکومت تو وہ دن آئی چلی گئی- پھر لمبے مارشل لاء کے gaps آئے پھر چلے گئے- اور politician کس طرح کام کر سکتے ہیں وہ بھی آپ جاتے ہیں جب former COS یہ کہہ سکتا ہے کہ ایم کیو ایم کو میں نے کہا تھا کہ ادھر سے اٹھ کر ادھربیٹھ جاؤ یہ بھی کھلی بات ہے یہ شکر ہے کہ کم سے کم جو حقائق ہیں وہ ظاہر ہو رہے ہیں- ایک close سوسائٹی سے آپ improvement کی امید نہیں کر سکتے اور باتیں کھل کے کہی جاتی ہیں - ججز پر critiscism ہوتی ہے پارلیمنٹیرینز پر ہوتی ہے جنرلز پر ہوتی ہیں - صحیح ہے پتہ ہونا چاہیئے کہ کون کیا کر رہا تھا اور کیا کر رہا ہے - اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آئندہ جو ہے اس میں اصلاح ہوگی - تو صدر صاحب نے یہ کہا ابھی تک جو کچھ ہوا ہے یا جو steps اس گورنمنٹ نے لئے ہیں اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا ہے- - تو اگر نہیں فائدہ ہوا تو پھر آپ نے اس کے لئے کون سے steps لئے ہیں - ایک طرف تقریر میں یہ کہا گیا کہ میں تقریر اس لئے کر رہا ہوں کہ past میں گورنمنٹ نے کیا کیا ہے اور اگلے سال ان کا پروگرام کیا ہے لیکن اس قسم کی کوئی اس میں چیز نہیں سوائے اس کے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ خطبہ دیا گیاہے کہ ایسا ہونا چاہیئے - .....

wishful thinking, no practioally steps, no practially suggestions,

no programme has been given.

صدر محترم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنی زندگی میں سادگی کو اپنانا چاہیئے - ہمارا لائف سٹائل چینج ہونا چاہیئے - جناب میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ کا لائف سٹائل کیا ہے - اس گورنمنٹ نے جو ہمارے پورے پاکستان کے سڑکوں کی اور amenities کی جو حالت ہے اس کو دیکھ کر کے آپ نے موٹر وے پراجیکٹ شروع کر دیا - کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں یہ سب سے زیادہ expensive روڈ بن رہا ہے پاکستان میں - یہ ہے آپ کے لائف سٹائل کی چینج - یا اتنے جب بجٹ کی (stringencies) کے باوجود پرائم منسٹر صاحب نے ایک بہت ہی expensive ہوائی جہاز اپنے لئے خرید لیا - کیا یہی چینج آف لائف سٹائل ہے - جس طریقے سے آپ کے وزراء آپ کے وزیر اعظم آپ کا صدر آپ کے بیوروکریٹس رہتے ہیں وہ کہتے کہ عربی میں ایک کہاوت ہے الناس علی دین ملوکھم لوگ اپنے بادشاہوں کو دیکھ کر چلتے ہیں - اگر آپ کا لائف سٹائل یہ ہے تو پھر آپ کی sermon آپ کا خطبہ کیا لوگوں کے اوپر کرے گا - اس میں سچ تو ذرا بھر بھی نہیں ہے - یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں ایگریکلچرل اور انڈسٹری میں ماڈرن ٹیکنالوجی کو اپنانا چاہیئے - وہی بات کہنے کی میں عرض کررہاہوں کہ ہم پہلے بھی یہ کہہ چکے ہیں حالانکہ سینٹ میں بجٹ کے اوپر discussion نہیں کر سکتے ہیں - لیکن آپ بجٹ پرویژن دیکھ لیں گورنمنٹ آف پاکستان کی کیا وہ share رکھتے ہیں. تعلیم کے لئے ٹیکنالوجی کے لئے ریسرچ کے لئے - ادھر آپ سے کیا توقعات رکھ سکتے ہیں - کل بھی ایگریکلچرل پالیسی پر یہاں ڈسکشن ہوا سب اس ہاؤس کا consensus تھا کہ ایگریکلچرل جو ہے وہ ختم ہو رہا ہے یہاں - انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اب جو ہم دیکھتے ہیں - کہ سندھ اور فرنٹیئرمیں ہوتا نہیں سارا کا سارا پنجاب کے مختلف حصوں میں لایا جا رہا ہے - so you can't have islands of oil prosper in the country آپ کو جو prosperity اورincentives جو دی ہے وہ پورے پاکستان کے لئے کھولنی پڑے گی - لیکن اس طرح نہیں صرف یہ کہنا کہ ٹیکنالوجی کو اپنایا جائے - یا ایگریکلچرل کو آپ اس طرح کر سکتے ہیں - اس کے لئے کوئی فیوچر پروگرام جس طرح اس نے فرمایا تھا address میں کہ ہم آئندہ سال کا لائحہ عمل بتائیں گے آپ کو اس تقریر میں ایسا کوئی بات نہیں ہے - سوائے اس کے یہ بھی ہونا چاہیئے تھا یہ بھی ہونا چاہیئے - کوئی specifics نہیں ہے صدر محترم نے یہ فرما دیا ہے کہ قیمتیں بڑھ رہی ہیں - لیکن یہ نہیں فرمایا کہ ان کو

کس طرح کنٹرول کر سکتے ہیں؟ اس کے لئے گورنمنٹ کوئی سٹینڈ لے رہی ہے یا گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ہے کہ اس کے لئے کوئی پروگرام ہے- نہیں ایک طرف پرائیویٹائزیشن کو سراہتا ہے پھر کہتا ہے کہ price-hike بھی ہو رہی ہے- ایک طرف کہتا ہے monopolies نہیں ہونی چاہیئیں اورmonopolies ہورہی ہیں- یہ بھی فرمایا ہے کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ ابھی کوئی پارلیمنٹ میں ایکٹ پاس ہوا ہے جس کی وجہ سے monopolies کو کنٹرول کیا جائے گا- وہ قانون کب آئے گا، کس وقت آئے گا؟ وہ صدر محترم جان سکتے ہیں اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی شدید ضرورت ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ ہے- تو آپ کا جو آرڈیننس جاری کرنے کا پاور ہے وہ کس مرض کا علاج ہے- آپ ایک واحد بندے کو جیل میں رکھنے کے لئے آرڈیننس جاری کر سکتے ہیں، اور جو یہاں پر کروڑوں بندے قیمتوں کی زیادتی کا شکار ہیں، ان کے لئے آپ کی کوئی قانونی طاقت اختیار نہیں ہے؟ تو آپ وہ بات کہتے کیوں ہیں جو آپ کر نہیں سکتے- کرنا نہیں چاہتے-

صدر محترم نے بڑاسراہا ہے کہ سندھ میں law and order restore ہو گیا ہے اور افواج پاکستان کو اسنے خراج تحسین پیش کیا ہے کہ فوج کے جانے سے یہ تبدیلی آئی ہے- جناب چیئرمین! جب انہوں نے ہماری گورنمنٹ dismiss کی تو ایک accusation یہ بھی تھا کہ یہ قانون کو برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے- اگر صوبائی حکومت سندھ میں فوج کو بلا کر قانون کو restore کرتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ ثابت ہو گیا کہ there they have proved a failure لیکن اس پر صدر صاحب کی کوئی نظر نہیں جاتی کیونکہ وہ directly rule کر رہا ہے سندھ کو- اگلا چیف منسٹر مرحوم وہ بھی ہمارے اوپر صدر محترم نے تھوپا- اب جو شاہ صاحب بیٹھا ہے وہ بھی صدر صاحب کا منظورِنظر ہے اور مظفر شاہ نے تو ابھی سے کہہ دیا ہے کہ میں تو صدر صاحب کی حمایت کروں گا اگر صدارتی انتخابات ہوتے ہیں- وائیں صاحب نے نہیں کہا ہے کہ آپ کے پنجاب کے وزیراعلی نے اس میں، میں فرق سمجھتا ہوں کہ کیوں کہ وائیں صاحب کو شاید وزیراعظم کے ذاتی منتخب کردہ ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہمارا اعتراض یہ رہا ہے please don't rule sindh from Islamabad ہمیں آپ اجازت دیں کہ ہمارے لوگ خود اپنے اوپر حکومت کر سکیں اور اسی کی وجہ سے یہ ساری مصیبت آئی-

پھر یہ فوج کوئی مستقل حل نہیں سندھ کے مسائل کا- کب تک

آپ فوج کو وہاں بٹھا کر رکھیں گے۔ مہربانی کریں آپ صحیح ڈیموکریسی سندھ کو دیں۔ وہ شہری علاقے ہوں یا دیہات کے علاقے ہوں۔ اس وقت شہری علاقوں سے جو ایم کیو ایم والے تھے، ہمارا ایم کیو ایم سے اختلاف ہے، ہمیں ایم کیو ایم کو کوئی سیاسی جماعت نہیں سمجھتا، لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں کہ اگر لوگ کسی ڈاکو کو منتخب کرتے ہیں تو جانے دو۔ وہ لوگوں کا اپنا اعتماد ہے۔ اتنی سیٹیں خالی پڑی ہیں قومی اسمبلی میں، صوبائی اسمبلی میں۔ سندھ کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ لوکل باڈیز الیکشن تک آپ نے نہیں کرائے۔ ایک طرف کہا جاتا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہے۔ اگر ٹھیک ہے تو الیکشن کرانے میں کیا حرج ہے۔ آپ الیکشن کیوں نہیں کراتے؟ یہ تضاد ہے۔ یہ لوگوں کو dis-enfranchise کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے اور صدر صاحب کی اس طرف کوئی توجہ نہیں ہے، اپنی پوری تقریر میں صرف سراہا ہے کہ بڑا اچھا ہو رہا ہے اور سندھ میں لوگ ابھی سڑکوں پر چل پھر سکتے ہیں۔ جناب والا! آپ یہ تو بات دیکھیں۔

جناب چیئرمین : آپ کا آدھا گھنٹہ پورا ہو رہا ہے۔

سید عبداللہ شاہ : Sir, I will just take two minutes. I will wind up Sir. آپ یہ تو دیکھیں ابھی جو بم بلاسٹس ہوئے تھے، میں نے اخبار میں پڑھا تھا، حیدرآباد میں کہ جو بم تھا وہ فیکٹری کا بنا ہوا تھا Is there any inquiry held against all athese things? اگر یہ باتیں غلط ہیں They should be clarified اور اگر صحیح ہیں تو for God sake find out something about it کہا جاتا ہے کہ جی یہ جو ہتھیار ہیں سمگل ہوئے افغانستان وار میں۔ لیکن جو لوکل ساخت کے ہتھیار یہاں برآمد ہوتے ہیں یا ان کی رپورٹنگ ہوتی ہے۔ اس کے لئے کچھ تو آپ کریں۔ کہ یہ کہاں سے نکلتے ہیں۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فارن پالیسی پر صدر صاحب نے فرمایا ہے۔ ہماری فارن پالیسی ہے کیا؟ افغانستان میں آپ نے کیا حشر مچا دیا۔ پہلے تو رشین فوج تھی وہ چلی گئی اور اب مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ اور ہم جو ہیں وہ spectators ہیں۔ یہاں سے قاضی صاحب جاتے ہیں، وہاں پر پتہ نہیں کیا کر کے آتے ہیں اور ایک سابقہ جنرل صاحب گل حمید صاحب جاتا ہے۔ وہ بھی پتہ نہیں

کیا کر کے آ جاتا ہے۔ کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائیوں کو مارا جا رہا ہے۔ کاٹے جار رہے ہیں لیکن پھر بھی آپ Pakistan is to be declared as a terrorist state کتنا اندھیرا ہے۔ یہ ہے آپ کی فارن پالیسی you are isolated. You have no friends آپ نے سب گنوا دیئے۔ آپ کی غلط پالیسی کی وجہ سے اور پھر بھی صدر صاحب نے کہا کہ Bosnia Herzegovena ہم کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں، مسلمانوں کے لئے ہمارا خون کھولتا ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ گلف میں تو اگر امریکن آئے تھے تو آپ نے فوراً اپنی فوج وہاں بھیج دی۔ یہاں بوسنیا میں آپ کیا کر رہے ہیں۔ اتنی فوج آپ کے پاس ہے۔ فوج مت بھیجو I am not saying that وہ آپ کے بھائی ہیں، آپ کا خون ہے۔ آپ کے مذہب والے ہیں۔ ان کے ساتھ جو ہو رہا ہے۔ ہمارے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شرم سے ہم مر جاتے ہیں۔ سب کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم نے جو یہاں سندھ پر حملہ کیا تھا وہ صرف یہ بات تھی کہ کچھ عورتیں یہاں پکڑی گئی تھیں تو اس وجہ سے پوری جنگ ہو گئی تھی۔ اب عورتوں اور بچوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے پوری اسلامی دنیا کے لئے شرم کی بات ہے اور غیرت کی بات ہے اور پاکستان جو اسلام کا قلعہ ہے، اس قلعے نے کیا کیا ہے؟ آپ خود اس کا جائزہ لیں۔

جناب بابری مسجد پر صدر نے کچھ فرمایا کہ ہندوستان نے بڑا برا کیا۔ میں بالکل مانتا ہوں لیکن حضور یہاں پر مسلمانوں کو لکم دینکم ولی دین ، لا اکراہ فی الدین ہمارے ایم این اے، ہمارے وزیر processions لے کر جاتے ہیں اور جا کر مندروں کو، گرجاؤں کو حتیٰ کہ بدھ کا کوئی پرانا مندر تھا، اس کو گراتے ہیں۔ اس کے لئے صدر صاحب نے صرف ایسے کہہ دیا۔ لیکن اس کے خلاف کوئی ایکشن ہوا۔ آپ اگر انڈیا کو accuse کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں اس نے غلط کیا۔ ظلم کیا مسلمانوں پر کر رہا ہے وہ اب بھی۔ اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ وہ رویہ آپ یہاں پر بھی روا رکھیں، پاکستان کے اندر ہمارا فرض ہے اقلیوں کا تحفظ کرنا، ان کی عبادت گاہوں کی عزت کرنا، ان کو عزت دینا، لیکن پھر بھی صدر صاحب نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے پورے اسلامی ممالک سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ جناب چیئرمین! ابھی تو مین نے یہ بھی پڑھا۔ حالانکہ آپ نے تو پورے شیوخ کو یہاں پر تلّور کے شکار کے پرمٹ دے دیئے ہیں۔ لیکن ایک statement میں نے اخبار میں پڑھی کہ سعودی عرب

کہتا ہے کہ اب ہم بھی دیکھیں گے کہ شاید پاکستانیوں کی آمد سعودی عرب میں
بند ہو جائے تو آپ کی کون سی فارن پالیسی ہے؟ آپ نے کیا مراسم رکھے ہیں
اپنے مسلمان ممالک ساتھ- آپ نے کیا مراسم رکھے ہیں جن کے ساتھ مثلاً امریکہ
ہے، ویسٹ ہے- ایک چین ہے جو پتہ نہیں کیوں اب تک ہم سے نبھا رہا ہے-
وہ ان کی اچھائی ہے- ہمارے میں کوئی اچھائی نہیں ہے- ہم نے چین والوں کے
ساتھ بھی کوئی اچھا رویہ نہیں رکھا ہے- سویت یونین ٹوٹ گیا ہے- روس الگ ہو گیا-
It was a bi-polar world لیکن اب بھی روس جو ہے، جب ان کا وزیراعظم
یا صدر ہندوستان جاتا ہے He supports occupation of Kashmir by
Indians جناب کشمیر میں اقوام متحدہ کے اتنے ریزولیوشن اور اس کے بعد اتنی
دیدہ دلیری سے ہیومن رائٹس کا وائیولیشن ہو رہا ہے پھر بھی ہم اپنا کیس جو
ہے وہ لوگوں تک نہیں پہنچا سکے- ہندوستان اب بھی اچھا ہے- پاکستان کے لئے
اب بھی کہا جاتا ہے کہ

It might be declared as a terrorist state. Thank you very much, Mr. Chairman, Sir,

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Muhammad Ali Khan, would you like to speak now or you want to speak later?

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, according to list, my name is on 13th.

Mr. Chairman: If you want to speak now, then please.

Mr. Muhammad Ali Khan: I would like to speak tomorrow.

Mr. Chairman: O.K. Dr. Abdul Ghaffar Jatoi.

Dr. Abdul Ghaffar Jatoi: Thank you Mr.

Chairman. It is pity that we have to speak to empty benches. As you have been crying hoarse, always you see. I suppose you will have to send the Sergeant-at-Arms to bring the honourable Ministers from somewhere.

Mr. Chairman: The nation is listening to you, that is more important and I don't mean just 'The Nation', newspaper, I mean the entire country.

Dr. Abdul Ghaffar Jatoi: Thank you, Sir. Sir, with utmost humility I would beg to differ with perceptions of honourable President Sahib. He has been made to read about the performance of the executive of the last year but unfortunately I do not share his wisdom. This government has been a citadel of misrule, mis-governance, mis-managment. It has been a government of compulsive worong doers, if I may say so, compulsive liars. People in power sitting high on the hills, sitting secure in their ivory towers, secure from the reach of accountability having ears do not hear, having eyes do not see, having the hearts do not feel the pangs and miseries of the people sitting down in the sweltering deserts.

Starting with the bragging of the political culture and their democratic virtues, I would like to remind them, I would like to remind the sawdust Caesar, the high preachers of politics who pontificate and sermonize about the virtues of democracies, they choose to forget that they themselves are the collaborators of the last dictator. These sawdust Caesar - little do they realize that they themselves have been a product of springs of a totalitarian system. This system was fathered by a

despot. It was conceived and nurtured in a womb of a despotic system. It was delivered and practised by the dictator. They grew up, their mind was moulded in a culture of a dictatorial system, they were launched from the GHQ in the political high orbit of the politics. How dare they say that they value the virtues of the democracy. Let us go into each province and look at their performance on the democratic plain. I will say a few words about my own province but the same is happening all over the country, the same is happening in Punjab. We have seen, the opponents are being beaten up, even the prospective President was beaten up, I mean the person who has come in the field he is seeking the nomination. Mr. Salman Taseer, again in Punjab everyone knows his fate but I will confine mostly myself to what has been happening in Sindh. As my colleague here said that one dictator one cruel and corrupt ruler after another has been foisted in my province from Islamabd through the barrel of the gun, through the weight of the mettle. They used violence to maintain themselves what has been acquired by force and forgery. They lashed peole into obedience. Those who do not submit to obedience they are tortured, beaten and umpteen number of nameless people. Numberless people are languishing in jails without trial somemtimes without even registering a case; their kith and kin still searching for them. Sometimes dead bodies were sent to them but I must tell, these people, Sir, that they may be able to temporarily keep themselves in power through the barrel of the gun but the people are the moving force of history.

The voice of the people eventually is the voice of God.

They cannot suspend themselves idefinitely. They should look at the verdict of history. Look what happened to Hitler, Masoliny, all these people were themselves of course product of the ballot. They started a clan pirans and eventually the world knows their fate, they cannot lose their minds and memories to the awful lessons of history. Sir, granted that the Army has done a wonderful job in Sindh today but we must pause to ponder why in the first place the Army had to be sent to Sindh. The basic problems of Sindh still remain the same. The total package still remains to be worked out for Sindh. If Pakistan today is to survive and prosper then a social contract, the new social contract will have to be re-drawn, re-written. The social contract between the people and the Government, the social contract between the Centre and the Provinces, there will have to be drastic reforms - soicial, political, economic, administrative and even electoral. We now hear murmurs in the corridors of powers. We hear the murmuring in the palaces that the Eighth Amendment has to be done away with but we are not sitting in England or Europe, in the Westminster. Today we cannot afford to give unlimited powers to a single man. Son of Adam is neither good enough nor wise enough to be entrusted with unlimited powers, with unaccountable powers. We have been creating a Frankenstein monster, we will be giving a swinging sward in the hands of the monkey. We will be creating elected dictators-masked Martial Law. So, Sir, I would like to warn the people before hand that let us not embark on such experimentation. We have had enough experimentations in the past. Going back to the labyrinth of history in this country, if we go into the roots of malady we have seen the early 50s,

no less than seven Prime Ministers were sent packing through the conspiracies in the palaces. We have gone through four Martial Laws and four dictators. Granted that the honourable President Sahib is a kind and a learned gentleman but I would like to suggest something which I have been broaching with some of my colleagues and at many places it has found favour, I would like to submit my little proposal, my humble proposal. The honourable President of course is a man who has got wisdom, tempered with experience but we are not talking about individuals, we are talking of institutions, of countries. Individuals run their race and then they are replaced by different people. So, I suggest that all the powers of hiring and firing which the Eight Amendment gives to the President should be given to a committee which I name as Supreme National Council. It should comprise of all the Speakers of the Provincial Assemblies all the Chief Ministers of the Provinces, all the Chief Justices of the Provincial High Courts. It should be headed by the President of Pakistan. It should have the Prime Minister its member. Chairman of the Senate, Speaker of National Assembly, Chiefs of Army, Air Force and Navy and their Joint Chairman Chief of Staff Committee and Chief Justice of the Supreme Court, Chairmen of the Federal Shariat Court and Islamic Idealogy Council. This in my counting comes to about 23 people. Out of which 12 are elected people. 12 again come from the Provinces. Now these people of this Committee would comprise of the people who are mature. The hiring and firing of the people such as Chief of Army Staff, hiring of the Judges, you see, sometimes there is a burning of the heart, you see, that many who have been superceded. So, all the important institutions are represented in

this group. There will be no heart burning after that. Besides, as I said, it is collective wisdom not the whims of an individual which will be at work. I would request our honourable President that during his life time, like in Turkey, Kamal Ataturk, during his life time he sorted that democratic traditions were set-up. Like the great liberator of some of the countries of South America, the great Simon Bolivia, he liberated not less than 6 countries. So, I would request the honourable President that he himself should see to it that committee is made so there are no bad loses in the future.

Coming back to other reforms, I sugget that the long over due provincial autonomy should be strengthened. Provinces should be allowed to work out their own destiny. I see no point in having duplication of many portfolios, many ministries e.g., having Ministry of Health in the Centre and in the Provinces, Ministry of Forest, Ministry of Education and by the same token many other ministries. We are a poor country. We can ill-afford to spend so much money on duplication. Each ministry costs a lot of money on its maintenance. So, these subjects should be given back to the Provinces where they actually belong. By the same token administrative reforms should see to it that this Central superior system, the system of the Brahmans, should be done away with. Every province should have their own service structure from the clerk to the Chief Secretary. There should be no need of sending Chief Secretaries and Inspector Generals of Police from Islamabad for running the provinces. Again each department should have its own service structure specializing in that. It is pity to see a CSS officer heading the Ministry of Health or the Ministry of

Works, you see why not the doctor, why not the engineer who specializes in his own field should go up to the top. So, these are my humble submissions about these reforms.

Again we must have electoral reforms. We see a lot of horse-trading going on. We must, first of all, make sure that there is strengthening of democracy in the parties. Even the party elections should be conducted under the Election Commission and after that if any member deserts the party, he should be removed by the committee of the party. This is the ill, you can see now in Sindh like in Centre more than 40-50 Ministers or Deputy Ministers, you see. This country can ill-afford this luxury. We must bring an end to it. This is the only way to bring stability to the country.

From this, Sir, I would now go on to the economic side. Unfortunatley again hear the economic czars. Rightly said so, Sir, they are also czars, I quite agree with you. Through their improprieties economic indiscretions they have brought to this country to a total ruin. The country is in total shambles today. The economy is in total shambles today. They take pride in saying that we have a free economy. Unfortunately it is not a free economy. It is a free distribution. It is a free distribution of industries which were making good profit to their beloved ones. They say that it is the planned economy. I say it was a planned extravagance by these Hatam Taies, dishing out harder money. It is not their own money that they are throwing around. As my honourable colleagues said that they have bought this plan. This is a cruel joke with the people. They have bought this plan worth about hundred crores

rupees. Unfortunately, not many people know that this is an American made plan purchased in Australia. It is so obvious, they wanted to make commission on this. Again, we are not naives, not to understand that the highways are the backbone of a developing economy. They are the yard stick of a developing country. But not a loot like this, when we already have a road from Islamabad to Lahore. We yet chose a longer route where we could have upgraded the same road. So, this loot and plunder goes on. For how long? Can this country afford this loot and plunder? Sir, the economic benefits, what little there are, what few there are, do not let trickle down to the forgotten man at the bottom of the economic parameter.

It seeks there are two nations here, the privileged and the people, today in this country poverty and pittance still remain. The sin shame of Pakistan, the curves and crives and crimes of Pakistan. They try to present their budget and economies with a big force of statistics backed by the power of publicity and propagnada. But you can not feed the poor people with statistics. A hungry man has no ears. Let us look at the real social and economic indicators. I ask the rulers to come out of their glass houses, to go to the streets, to the shanty towns, to the gattos in the cities, to go to the huts and hamlets of the poor in the villages and they will see, today our children go hungry, our women go in tatters, in un-womanly rags. A generation goes ignorant, the country goes bankrupt and our posterity and children remain mortgaged. Are these the economic indicators they are talking about? Then going the other way into the economic indicators, we have amongst the lowest literacy rate in the world. We have the

highest, mortality, infant mortality as well as adult mortality. You just have to take a peep in the Hospitals. You will see corridors full of innocent patients struggling for admission, struggling to be seen by a doctor, people from the villages lying outside of the gates. Other indicators, we are amongst the lowest consumers per capita consumers of sugar, of calories, of protiens in world. We have amongst the lowest yields in agriculture. These are the economic indicators, lthey should be looking at. They cannot hide these facts of life by bringing out these unrealistic statistics. So, this is the economy that these people preside over. They preside over a bankrupt nation, they preside over the mortgaged postarity, they preside over the borrowed prosperity. These Czars because of over-spending resort to deficit financing. The same figure is supposed to be 3.5%. We have exceeded more than nine percent, so we go out borrowing locally or internationally because of our bad foreign policy. We have lost the grants and the soft term loans. So we go in the money market, we borrow at exhorbitant prices and here again we resort to printing our notes which results in inflation. The purchasing power of the rupee is eroding, the poor man cannot make both ends meet. There is no development, there is unemployment, so we want end of inflation as well as stagnation, we can bring the economist under the system. You can bring the builder of the Germany, you can bring Adam Smith, you can bring even Lekong what can they do? It is simply bad book-keeping. We have to look at our means, we have a small country. We have a poor country. We can illafford to go on grandeur schemes. We look at the starved and stumbled the hungry famished nacked body down on the ground. So we must be realistic

much about economics.

Sir, I will go on to agriculture. This part of the country, which comprises of four provinces, uses to be once a granary and the bread basket of the British Empire of Asia. Even after the partition, we were exporting food grains to East Pakistan and the rest of the world. Unfortunately, later on sober intellectual came to preside over the destiny of the country-dweller. Later knowing his needs, his requirements, he started to rob the poor farmer, the country dweller of his rightful share in the national economy. He started depriving of the inputs which have become so expensive. In the good old days, I remember when I was a child, people were happy and contented in the willages. There were merriment of the children and the people and the maidens. They were producing enough grain for everybody. They were happy with their past days of life. Unfortunately, today there is not enough for them to eat with wavering hands and worn out figures. They gain under ground, an empty and a deserted ground today. They are looking for jobs in cities where unemployment stares at them. Yet, all this is not because of lack of resources. This is because of the bad planning. We have enough at door-steps. We have much to be grateful to Almighty God. We have been sitting on greenboard. All it has to be done due to facilities given to the farmers.

Sir, briefly again, I will go on to the Foreign Policy. I am very sorry to say that, I am ashamed to say that intellectually raised people, unimaginative to diplomacy, they have let us down. We have been isolated diplomatically,

economicaly. We are about to be named as a riot state, abut to be named a terrorist state. This is because of the bad management of the foreign policy. Well, again our all friends have turned false becauseof our bad policy, because of our emotional envolvement in Atom Bomb, which I call phantom bomb, the non-existing bomb. Even many rulers in the past used to say that we will eat grass. Yes it seems they were true. We are still eating grass. Unfortunately, look at the disgrace we have been exposed to, know our honourable Prime Minister because of the advise of his kitchen cabinet, which even did not have faith with him. They advise him not to go on BBC programme. We defaulted our opportunity to project our case internationally. This Prime Minister, he shrieks out, he had jelly needs, he was shivering in his shoes. Is this the kind of the prompt Prime Minister that we entrust our destiny to represent us? I had said before that a loiter man and higher places do not go together. You cannot expect fragrance from a lean. Honour and glory they are the reward of excellence and assigned to the good and the great.

Sir, he has disgraced us, dishonoured, enough is enough. We, the people impeach the government in the name of the country he has dishonoured. We the people impeach him in the name of the people whose money they have devoured. We the people impeach him in the name of justice which they have profaned. It is their moral obligation to quit now. People have lost, they have lost the mandate in the minds of the people. They have forefeited their right to do. We will request the honourable President to use his constitutional duty. It is his moral duty to the people and to the country to finish the fast

and send them back to perform an act of civilization. Sir, do I have little more time, Sir.

جناب چیئرمین : بس اب ختم ہی ہونے والا ہے۔

Dr. Abdul Ghaffar Jatoi: I have so much to say, but I will go back. Sir, this country, the result of the wisdom of the sages, blood of the martyrs, the vineyard of the dreams of the Quaids. Unfortunately, today is desolate and deserted, disappointed. Unfortunatley, this country today remains divided, remains poor with poverty, hunger, disease. There have been other countries who have gone through such difficulties in history throughout, both remote and recent. Noses had to have relieved the harborse from the farrow. Recently, Italy before Masoulini was divided. God had to send him to. bring unity and prosperity. Recently, Singapore and Malaysia granted these people's work good and great. Non the least they were people all the same. They were made of flesh and blood like any other human-being. We hope and pray that God Almighty sends us, this country, people of intellectual excellence, people of vision, vigour and vitality, people who do not sell their source, who would not have spindles behind them, people who will have courage, determination and the will to bring out this country from the morass we are in.

I thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much Dr. Sahib.

حافظ حسین احمد صاحب۔ اچھا جی جو غیر حاضر ہو اس کے بارے

میں کیا خیال ہے۔ پھر اس کو دوبارہ موقع ملنا چاہیئے یا نہیں ملنا چاہیئے۔

فاضل اراکین: ملنا چاہیئے جی۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I would request you to call from the Government benches also.

Mr. Chairman: That I will do. I agree with you.

Syed Abdullah Shah: Because two have spoken from this side.

(interruption)

Mr. Chairman: I agree with you (Syed Abdullah Shah).

وہ تو میں کروں گا۔ دراصل میں چاہ رہا تھا محمد علی خان صاحب اس طرف سے(آغاز) کریں لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کل کریں گے۔(لہٰذا) اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب اب (شروع کریں)۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: نہیں پھر کروں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا! اس جانب سے کون؟ Who would like to speak today?

جناب چیئرمین: عباس شاہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

سید عباس شاہ: سر میں کل تیار ہوں گا تقریر کے لئے۔

Mr. Chairman: Dr. Rehan on point of order.

Dr. Muhammad Rehan: Some minutes back Sir, you enquired from our colleagues, brother Senator Syed Faseih Iqbal about the pronounciation of 'Aiwan' or 'Ewan' and Sir, you said that perhaps in your mind he was the authority. Sir, I have got great respect for him, but Sir, that is an imported Urdu word. While in our way, I think, we should use it and there should not be any restriction. I have got high respect for that should not be censured if we - my brother Abdul Rahim Khan, myself or Akhunzada Sahib, if we are using a Pakistani style of Urdu, Sir.

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔ لیکن یہ ہے کہ کم از کم معلوم تو ہو کہ صحیح کیا ہے۔ اس کے بعد اپنی مرضی ہے۔ جو مرضی ہے کریں۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, Urdu should not be privatized.

جناب چیئرمین : نہیں، وہ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ صحیح کیا ہے ؟ اس کے بعد آپ "ایوان" کہیں وہ بھی ٹھیک ہے۔ "ایوان" کہیں وہ بھی ٹھیک ہے۔

Dr. Muhammad Rehan: So, care should be.

Mr. Chairman: No. What you are saying is - it should be privatized.

کہ جس کی جو مرضی ہے اپنی زبان چلائے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : اچھا جی ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین : دوسرا یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اردو بڑی وسیع زبان ہے۔ اس میں انگریزی کے الفاظ بھی آ گئے ہیں، فارسی بھی عربی بھی۔ میں سمجھتا ہوں ریجنل لینگویجز جو ہیں ہماری پشتو سندھی کے بلوچی اور پنجابی کے الفاظ جو اچھے ہیں اور ہماری زبان میں نہیں ہیں۔ وہ آنے چاہیئیں۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, to sum it up, we should be allowed to use our own style. We should be allowed to speak in the natural way and we may use any langauge, Sir.

جناب چیئرمین : بہرحال جی، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میرا خیال ہے -------

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اس وقت تو حل نہیں ہو سکتا۔

Dr. Muhammad Rehan: So, in the meantime, there should not be any restriction on it, Sir.

جناب چیئرمین : نہیں نہیں restriction لگائی کس نے ہے۔

I neither said, you see the word 'Ewan' or 'Aiwan'.

جو مرضی کہیں آپ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ آپ نے فرمایا ہے کہ جناب regional laguages میں request کروں گا کہ یہ جو ہیں یہ National

Languages ہیں۔

جناب چیئرمین: provincial languages کہہ لیں، نیشنل کہہ لیں، میرا خیال ہے قانون کے مطابق تو یہ provincial بنتی ہیں۔ نیشنل تو اردو ہے آئین کے مطابق۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا جو اس ملک کی اپنی زبانیں ہیں وہ نیشنل ہیں اور پھر یہ ------

جناب چیئرمین : بہرحال جی آپ جو مرضی کہیں لیکن آئین کے مطابق National Language اردو ہے اور یہ صوبائی کہہ لیں آپ، علاقائی کہہ لیں آپ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں، جناب والا! اس پر ہم ------

جناب چیئرمین: چلیں آپ (مداخلت) بہرحال جی آپ کا حق ہے کہ جو آپ مرضی کہیں میں تو قانون کی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نیشنل ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا!

Anybody from this side who wants to speak today.

آپ چاہ رہے ہیں آج اشتیاق اظہر صاحب، حافظ صاحب آپ بولنا چاہیں گے۔

حافظ حسین احمد: جناب میں گزارش کروں گا کہ جو لسٹ ہمیں فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق تو میں بولوں گا ضرور۔

جناب چیئرمین : بولیں، فرمائیں۔

حافظ حسین احمد: لیکن اس میں گچکی صاحب ہیں اور ایک بندہ اس طرف سے ہے کیونکہ میں نے جب-----

جناب چیئرمین : نہیں یہ جو لسٹ ہے یہ تو لسٹ ہے ناں میں چاہوں گا کہ ڈیبیٹ کو بیلنس کروں اور یہی-----

حافظ حسین احمد : یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس پر عمل کیا جائے جی-

جناب چیئرمین : ہاں! لیکن اس طرف سے کوئی -----

حافظ حسین احمد: وہ ہمارا قصور نہیں ہے جی، اگر آپ کہیں تو میں اس طرف سے جا کر بولوں گا جی-

جناب چیئرمین : نہیں نہیں لسٹ صرف لسٹ ہوتی ہے اس پر کوئی نمبر بازی نہیں ہوتی-

حافظ حسین احمد: میں گزارش کروں، میں نے جو نام دیئے تھے سب سے پہلے نام میرا گیا ہے، اس کے بعد میں نے ------

جناب چیئرمین : نہیں وہ صحیح ہے-

حافظ حسین احمد: میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس حوالے سے بات کریں گے- اصولی طور پر تو پہلا میرا حق بنتا تھا- اس کے بعد انہوں نے کہا کہ خود چیئرمین صاحب ترتیب دیں گے- ہم نے اسے قبول کیا ہے اور ہم گئے نہیں ہیں- لیکن اب چونکہ وہاں سے بولنا ہے ہم اس کا انتظار کریں گے-

جناب چیئرمین: نہیں میں وہی چاہ رہا ہوں ناں کہ اگر وہاں سے بول لیں تو اس کے بعد آپ بولیں- لیکن اس طرف سے کوئی میرا خیال ہے، تیار

نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد: کیوں تیار نہیں ہے جی، اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں صحیح بات ہے۔ ذمہ داری آپ پر ڈالی کس نے ہے۔

حافظ حسین احمد: آپ نے جی میں وہاں آ رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ غیر حاضر ہیں تو کیا کیا جائے۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں، وہ تو ویسے ہی جنرل سوال پوچھا ہے۔

حافظ حسین احمد: دس قدم ------

جناب چیئرمین : جناب آپ کو چھیڑنے کے لئے بھی تو باتیں کرتے ہیں، جی کوئی تیار ہے اس طرف سے جی۔ کوئی تیار نہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : اس طرف سے شرماتے کیوں ہیں جی؟

جناب چیئرمین: جی وہ تیار نہیں ہیں۔ خلیل الرحمٰن صاحب آپ بھی آج بات کریں گے یا کل بات کریں گے۔

جناب خلیل الرحمٰن : کل پرسوں کریں گے۔

جناب چیئرمین : اچھا جی، چلیں حافظ صاحب فرمایئے۔

حافظ حسین احمد: میری گزارش یہ ہے کہ وہاں سے جو بھی تقریر کرے گا اس کے بعد میں حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین : اچھا!

حافظ حسین احمد: جی ہاں، اصولی جو فیصلہ ہے اس پر آپ چلیں۔

سید عبداللہ شاہ: وزراء کو اس ڈیبیٹ میں موجود ہونا چاہیئے، میں ایک بھی نہیں دیکھ رہا ہوں فرنٹ بینچز پر۔

Would you kindly see that your observation Sir, at least respected?

جناب چیئرمین : بالکل صحیح ہے، میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو پیغام بھیجیں جی کہ

There is no Minister present in the House.

سید عبداللہ شاہ: حاجی گل شیر خان بیٹھے ہیں، وہ پیچھے بیٹھ گیا ہے۔

جناب چیئرمین : گل شیر صاحب بیٹھے ہیں لیکن وہ پیچھے بیٹھے ہیں۔ گل شیرصاحب آپ آگے آئیں ناں۔

ایک معزز رکن : یہ Minister of State ہیں۔

جناب چیئرمین : کوئی بات نہیں جی منسٹر تو ہیں ناں۔

سید عبداللہ شاہ : منسٹر تو ہیں۔

جناب چیئرمین : منسٹر تو ہیں جی---- آج ساری حکومت کا بوجھ گل شیر صاحب کے کندھوں پر ہے۔

ایک معزز رکن : یہ کمزور کندھوں پر ہے۔

حافظ حسین احمد: آپ کو نہیں دعوت دیتے تقریر کی۔

جناب چیئرمین : تو محمد علی خان صاحب اب اس جانب سے کوئی تیار نہیں ہے۔ کیا کیا جائے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: I told the Secretary that my name should be second on the list, afer Syed Abdullah Shah speaks. But I was told that we cannot make any changes in the list.

کیونکہ حافظ صاحب اور مندوخیل صاحب ناراض ہو جائیں گے۔

then I withdrew.

جناب چیئرمین : اچھا آپ اشتیاق اظہر صاحب بولنا چاہیں گے؟

سید اشتیاق اظہر: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: او کے۔ فرمایئے۔

Let us hear you

سید اشتیاق اظہر: شکریہ جناب چیئرمین! آج ہم صدر مملکت کی تقریر یا خطاب پر گفتگو کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ صدر مملکت کی تقریر کے حوالے سے مجھ سے پہلے بھی میرے کئی فاضل دوستوں نے اپنے اپنے انداز میں اظہار خیال کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ صدر مملکت کی تقریر کے بعض پہلو مثبت بھی ہیں اور بعض منفی بھی ہیں۔ جو پہلو مثبت ہیں ان کی تعریف کی جانی چاہیئے۔ جو پہلو منفی ہیں ان پر بھی اظہار خیال کی گنجائش ہونی چاہیئے۔ بہرحال ہمیں بحیثیت مجموعی صدر مملکت کی تقریر پر اظہار خیال کا جائز موقع ملنا چاہیئے اور جائزہ لینا چاہیئے۔ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں بہت سی اچھی باتیں کہی تھیں۔

من جملہ ان کی ایک بات یہ تھی کہ ہمیں سادگی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ سادگی بذات خود سنت رسولؐ ہے اور اگر زندگی میں سادگی اختیار کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے اقتصادی مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک میں لباس کے معاملے میں سادگی اختیار کی گئی اور اوپر سے کی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں پر ایک عام آدمی بھی انتہائی سادہ لباس اختیار کر کے اپنے آپ کو معزز سمجھتا ہے۔ ہمارے ملک میں صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے۔

صدر مملکت نے نج کاری کے بارے میں دو باتیں کہی ہیں۔ نج کاری بذات خود کوئی بری چیز نہیں ہے۔ لیکن نج کاری کا جو طریقہ یہاں اختیار کیا گیا ہے وہ questionable ہے۔ کوئی بھی پالیسی خواہ نج کاری کی ہو یا نیشلائزیشن کی ہو۔ جب بھی اس بارے میں کوئی غلط، مثبت رویہ اختیار کیا گیا تو وہ قابل اعتراض گردانا گیا۔ اب اسی حوالہ سے میں امن عامہ کی صورتحال کا جائزہ لوں گا۔ اس بارے میں جیسا کہ مجھ سے پہلے میرے ایک فاضل دوست نے کہاتھا امن عامہ کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوج بلائی گئی تھی۔ فوج کے بلانے میں ہماری پارٹی بھی شامل تھی۔ ہم سمجھتے تھے کہ سندھ میں دہشت گردی کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ دہشت گردوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیئے اور اسی مقصد کے لئے ہم نے بھی سندھ میں فوج بلانے کی حمایت کی تھی لیکن افسوس کہ 19 جون کے بعد سے سندھ میں فوج کا رویہ جو تھا وہ questionable ہوگیا اور میں نے یہی بات اپنے اس ایوان میں اپنی 22 جون کی تقریر میں بھی کہی تھی۔ آج 8 ماہ گزرنے کے بعد بھی سندھ میں امن عامہ کی صورتحال میں کوئی بہتری نمایاں نہیں ہوئی۔ فوج کے آنے کے بعد سے اب تک سندھ میں تقریباً ساڑھے چھ سو ڈکیتیاں ہوئی اور ڈاکے پڑے ہیں اور اسی حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ بعض ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ جو نہیں ہونے چاہیئے تھے۔ اگر فوج کی موجودگی میں بھی ڈاکے پڑتے رہے۔ بنک لوٹے جاتے رہے تو پھر اس کو کیا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 8 ماہ گزرنے کے بعد بھی جیسا کہ مجھ سے پہلے میرے فاضل دوست نے کہا تھا، سیاسی مسائل کے حل کرنے کے لئے طاقت کا استعمال اگر روا رکھا گیا تو اس سے کوئی مثبت پہلو برآمد نہیں ہو گا۔ سندھ میں کہا گیا تھا کہ فوجی اپریشن کے ساتھ ساتھ اکنامک پیکج بھی لایا جائے گا۔ لیکن وہ اکنامک پیکج آج تک معرض وجود میں نہیں آیا۔ صرف طاقت کے بل بوتے پر مسائل حل کرنے کی کوشش کی گئی اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ طاقت کے

بل بوتے پر جب مشرقی پاکستان میں مختلف مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی تو آج ہم دیکھتے ہیں کہ بنگلہ دیش وہاں بنا ہوا ہے۔

بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش ہو۔ بلوچستان ہو، چاہے دنیا کا کوئی ملک بھی ہو۔ طاقت کے ذریعے سے کبھی سیاسی نوعیت کے مسائل حل نہیں ہوتے ہیں۔ آج سندھ میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے طاقت کے بال بوتے پر کیا جا رہا ہے اور طاقت کے بل بوتے پر آج ایم کیو ایم پر اپنی مرضی کی قیادت مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ٹھیک ہے ہمارے بہت سے دوست اس پر خاموش ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اگر آج طاقت کے بل بوتے پر ایم کیو ایم پر اپنی مرضی کی قیادت مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو کل ایسی صورت حال دوسری سیاسی پارٹیوں کو بھی پیش آ سکتی ہے۔ اور اپریشن کلین اپ کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہاں صرف ایک سیاسی پارٹی کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اور پھر اس سیاسی پارٹی پر اپنی مرضی کے افراد مسلط کئے جائیں۔ سیاسی مسائل بہرحال سیاسی نوعیت سے ہی حل ہونے چاہئیں۔

جیسا کہ مجھ سے پہلے میرے ایک فاضل دوست نے کہا تھا کہ سیاسی مسائل کے حل کے لئے سیاسی نوعیت کے اقدامات ہی ضروری ہوتے ہیں۔ اگر سیاسی مسائل کے حل کرنے کے لئے بھی فوجی قوت استعمال کی جاتی رہی۔ جیسا کہ ہو رہا ہے اور ظلم و ستم کا وہ پہاڑ توڑا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کے ناک تک بمو کئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک ہو رہا ہے۔ اور لوگ تماشائی بنے ہوئے ہیں تو مجھے خطرہ ہے کہ یہ صورت حال ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پیش آئے گی۔ اور وہاں بھی ایسی صورت حال ہو گی کہ کوئی بولنے والا نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ جمہوریت مذاکرات کا نام ہے۔ افہام و تفہیم کا نام ہے۔ سیاسی عمل کا نام ہے اور سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کرنے کا نام ہے۔ طاقت کے ذریعے سے سیاسی مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اس سے یقیناً ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ صدر مملکت نے اس میں کوئی شک نہیں کہ سندھ میں فوجی کارروائی کی پذیرائی کی ہے۔ لیکن میں نے جیسے پہلے کہا تھا کہ ان کی تقریر کے بعض مثبت پہلو بھی ہیں اور بعض منفی پہلو ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تقریر کا ایک منفی پہلو یہ ہے کہ انہوں نے سندھ میں فوج کی پذیرائی کرکے اس کو وہ اختیارات دے دیئے ہیں کہ جو اس کو کسی صورت

میں بھی not under 47 کیونکہ سیاسی پارٹی کو انتقام کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اگر اسی طرح ہوتا رہا تو پھر ایسی صورت حال پیدا ہوگیکہ جس کا تصور کرتے ہوئے بھی اس وقت لرزہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں اس ایوان میں یہ بھی کہا گیا کہ ایم کیو ایم اسلم بیگ صاحب کے ذریعے سے معرض وجود میں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس تاریخ کا اس دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے یہ ایم کیو ایم 1947 میں نہیں بنی۔ 1956ء میں نہیں بنی۔ 1972ء میں نہیں بنی۔ یہ ادارہ 1978ء میں معرض وجود میں آیا یہ دراصل ان تمام ناانصافیوں کا، ان تمام مظالم کا ردعمل تھا جو ایک منظم طریقے سے پوری مہاجر قوم کے ساتھ کئے جاتے رہے ۔ آج بھی ان مظالم کا سلسلہ جاری ہے گو اس کی نوعیت مختلف ہے۔ میں سمجھتا ہیں کہ اگر اس ملک کو ایک رہنا ہے۔ پاکستان کو یکجہتی سے رکھنا ہے۔ سندھ میں جو قوت پاکستان کی بقا کی امین ہے جو قوت سندھ کو پاکستان میں رکھنے کی گارنٹی فراہم کرسکتی ہے۔ اگر اس کے خلاف یہ کارروائی کی گئی۔ اور اس کے خلاف کارروائی کا سلسلہ جاری رہا تو مجھے جو صورت حال نظر آرہی ہے۔ اس کی جانب جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ مبذول کراوں گا اپنے ساتھیوں کی توجہ مبذول کراوں گا ۔ اگر لوگوں کے ساتھ یہ ظلم و ستم اور یہ Inhuman کارروائی ہوتی رہی۔ ساٹھ ہزار کے قریب افراد کو FIA Centre میں غیر قانونی طور پر رکھا گیا۔ پورے ملک میں تتر بتر کر دیا گیا۔ تو یہ عنصر جو آج پاکستان کا حامی ہے۔ آج پاکستان کا وفادار ہے ہماری اولاد ہے۔ ہم جنہوں نے کہ اس ملک کو بنایا ہے۔ کل اگرایسے لوگ بھی دیکھیں گے کہ اسلام اور پاکستان کے نام پر کوئی ان کو protection نہیں دے سکتا۔ جیساکہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ لوگوں نے عیسائی بننا شروع کرکیا ہے کیونکہ اسلام اگر تحفظ اور آزادی وغیرہ فراہم نہیں کرتا اور کوئی اور مذہب فراہم کرتا ہے۔ لوگ اس طرف چلے گئے تو کیا اس سے اس ، ملک کی اکائی کو، اس کے اتحاد کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

میں صدر مملکت سے اپیل کرتا ہوں اپنے ان الفاظ کے ذریعے سے اس ایوان کے ذریعے سے آپ کے توسط سے کہ جب ہم ان کی تقریر پہ گفتگو کر رہے ہیں اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہاں قرارداد پیش کر دی گئی ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سندھ میں امن و امان کی وجہ

ہے، سندھ میں امن و امان کی وجہ سے، سندھ میں فوجی قوت کے نیگیٹو استعمال کے ذریعے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ لوگ عیسائی بننا شروع ہوگئے ہیں۔ لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ جب پاکستان اور اسلام ان کو تحفظ نہیں دے سکتا ہے تو وہ کوئی اور راستہ اختیار کریں۔ جو یہ بھی سوچ رہے ہیں اور اگر ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ اور جبکہ لوگوں کے دماغ میں ایسی باتیں پہلے سے موجود ہیں کہ جو سمجھتا ہے کہ پنجابی کو اور سانپ کو دیکھو تو پنجابی کو پہلے مارو۔ اگر یہی جذبہ ہماری اولادوں میں جن کے خلاف یہ ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ ہم ان کو روک نہیں سکتے ہیں۔ ہم ان کی مدد نہیں کرسکتے ہیں۔ اور اس شطرح بدامنی پیدا ہو گئی تو پھر سندھ کو پاکستان میں رکھنے کی کوشش کرنے والوں کو میں سمجھتا ہوں ان مقاصد میں ناکامی ہو گی۔

ہم پاکستان کے اتحاد کے حامی ہیں۔ ہم پاکستان کے اتحاد کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے۔ ایسا ظلم و ستم نہ کیا جائے کہ جس سے لوگوں کے دل پھر جائیں۔ نوجوانوں کے ذہن و فکر پر پردے پڑ جائیں۔ ابھی بھی وقت ہے صدر مملکت سے آپ کے ذریعے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ صورت حال کا جائزہ لیں۔ اور صورت حال کو خراب سے خراب تر ہونے سے بچائیں۔

سندھ کا مسئلہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ سندھ کا مسئلہ میں سمجھتا ہوں قومی سلامتی و یکجہتی کا مسئلہ ہے۔ اس کے حوالے سے اس صورت حال کے حوالے سے اگر ہم نے آج صحیح صورت حال کا جائزہ نہ لیا۔ صحیح کارروائی نہ کی تو کل اس کے جو نتائج نکلیں گے۔ اس کا ذمہ دار آئندہ کا مورخ جو بہت بے رحم ہوتا ہے ہم کو معاف نہیں کرے گا۔ اور اس قصور میں، اس کوتاہی میں اس لغزش میں ہم سب قصور وار پائے جائیں گے۔ اس میں ہم سب ننگے پائے جائیں گے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں، صدر مملکت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صورت حال کا جائزہ لیں اور وہ اقدامات کریں جس سے پاکستان سندھ کا حصہ رہے اور وہ عناصر جو پاکستان کو سندھ میں شامل رکھنے کی ضمانت فراہم کرتے رہے ہیں۔ جو آج بھی پاکستان کے وفادار ہیں ان کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا جائے اور اس ملک کی اتحاد و یکجہتی کے لئے ایسی کوششیں کی جائیں کہ جس سے ملک تباہ ہونے سے بچ سکے۔ اور سندھ میں جبکہ تمام قوتیں اس بات کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ فوجی کارروائی کا عمل ختم کیا جائے۔ یہ عمل ختم کرکے

سندھ کے سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کیا جائے۔ سندھ میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کی جائے۔ سندھ میں لوگوں کے دکھ درد کے لئے کوئی مداوا تلاش کیا جائے۔ اور اس کو اس طرح سے حل کیا جائے کہ جس سے کسی کو نقصان نہ ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ سندھ میں اربن کا اور پاکستان پر بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ سندھ رورل کا ہے۔ سندھ اربن کو اور سندھ رورل کو آخر کار ملنا ہے۔ آخر کار مل کر سندھ کو متحد کرکے، سندھ کو پاکستان کے اتحاد کا ذریعہ بنانا ہے۔ اس لئے میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سندھ اربن میں ہونے والے مسائل کا جائزہ لیں اور سب مل کر ایسی کوشش کریں کہ سندھ اور اس تصور میں۔ اس کوتاہی میں، اس لغزش میں ہم سب قصور وار پائے جائیں گے۔ اس میں ہم سب ننگے پائے جائیں گے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں، صدر مملکت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صورت حال کا جائزہ لیں اور وہ اقدامات کریں جس سے پاکستان سندھ کا حصہ رہے اور وہ عناصر جو پاکستان کو سندھ میں شامل رکھنے کی ضمانت فراہم کرتے رہے ہیں۔ جو آج بھی پاکستان کے وفادار ہیں ان کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا جائے اور اس ملک کی اتحاد و یکجہتی کے لئے ایسی کوششیں کی جائیں کہ جس سے ملک تباہ ہونے سے بچ سکے۔ اور سندھ میں جبکہ تمام قوتیں اس بات کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ فوجی کارروائی کا عمل ختم کرکے سندھ کے سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کیا جائے۔ سندھ میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کی جائے۔ سندھ میں لوگوں کے دکھ درد کے لئے کوئی مداوا تلاش کیا جائے۔ اور اس کو اس طرح سے حل کیا جائے۔ اور اس کو اس طرح سے حل کیا جائے کہ جس سے کسی کو نقصان نہ ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ سندھ پر اربن کا اور پاکستان پر بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ سندھ رورل کا ہے۔ سندھ رورل کا ہے۔ سندھ اربن کو اور سندھ رورل آخر کار ملنا ہے۔ آخرکار مل کر سندھ کو متحد کرکے، سندھ کو پاکستان کے اتحاد کا ذریعہ بنانا ہے۔ اس لئے میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سندھ اربن میں ہونے والے مسائل کا جائزہ لیں اور سب مل کر ایسی کوشش کریں کہ سندھ اور اس تصور میں، اس کوتاہی میں، اس لغزش میں ہم سب قصوروار پائے جائیں گے۔ اس میں ہم سب ننگے پائے جائیں گے۔ میں آپ

سے اپیل کرتا ہوں، صدر مملکت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صورت حال کا جائزہ لیں اور وہ اقدامات کریں جس سے پاکستان سندھ کا حصہ رہے اور وہ عناصر جو پاکستان کا سندھ کا حصہ رہے اور وہ عناصر جو پاکستان کو سندھ میں شامل رکھنے کی ضمانت فراہم کرتے رہے ہیں۔ جو آج بھی پاکستان کے وفادار ہیں ان کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا جائے اور اس ملک کی اتحاد و یکجہتی کے لئے ایسی کوشش کی جائیں کہ جس سے ملک تباہ ہونے سے بچ سکے۔ اور سندھ میں جبکہ تمام قوتیں اس بات کا مطالبہ کر رہی ہیں کہ فوجی کارروائی کا عمل ختم کیا جائے۔ یہ عمل ختم کرکے سندھ کے سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کیا جائے۔ یہ عمل ختم کرکے سندھ کے سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کیا جائے۔ سندھ میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کی جائے۔ سندھ میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کی جائے۔ سندھ میں لوگوں کو دکھ درد کے لئے کوئی مداوا تلاش کیا جائے۔ اور اس کو اس طرح سے حل کیا جائے کہ جس سے کسی کو نقصان نہ ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ سندھ پر اربن کا اور پاکستان پر بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ سندھ رورل کا ہے۔ سندھ اربن کو اور سندھ رول کو آخر کار ملنا ہے۔ آخر کا مل کر سندھ کو متحد کرکے، سندھ کو پاکستان کے اتحاد کا ذریعہ بنانا ہے۔ اس لئے میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سندھ اربن میں ہونے والے مسائل کا جائزہ لیں اور سب مل کر ایسی کوشش کریں کہ سندھ کے سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں طے کیا جائے۔ فوجی قوت کے بل بوتے پر مسائل حل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ فوج کے اس قوت کے بل بوتے پر اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور جس مقصد کے لئے کلین اپ اپریشن شروع کیا گیا تھا یہ اپریشن اسی حد تک محدود رکھا جائے اور اس کا دائرہ کار اسی حد تک رکھا جائے۔

اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ آپریشن اپنے مقاصد میں ناکام ہو گیا ہے۔ فوج کا کام اب وہاں پر یہ رہ گیا ہے کہ گاڑیوں کی چیکنگ ہو رہی ہے سڑکوں کی چیکنگ ہو رہی ہے جو فوج کا ہر گز مقصد نہیں ہے اس کے منشا اور مقصد کے خلاف ہے۔ فوج کا اصل کام سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے۔ آج جو صورت حال درپیش ہے اخبارات میں خبریں آرہی ہیں کہ سندھ کی بارڈر سیل کر دی گئی ہے۔ پنجاب بارڈر کی سیل ہو رہی ہے۔ تو فوج کا جو اصلی کام ہے اس کی طرف اس

کو متوجہ کیا جائے۔ اس سے وہی کام لیا جائے جس کی کہ وہ مستحق ہے اور سندھ میں سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کیا جائے اور سندھ کے لوگوں میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کی جائے۔ وہاں کے مسائل حل کرنے سے ہی میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے مسائل حل ہوں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں اس انداز سے صورت حال کا جائزہ لیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ملک و ملت کی بہتری اور مفاد ہو جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! تو اب میرا خیال ہے آج پھر ایڈجرن کر دیں۔

Voices: Yes. Yes.

Mr. Chairman: O.K. The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House adjourned to meet again at 10 O'clock on Tuesday, February 23, 1993]

PCPPI—192(96) Senate—4-2-96—180.